





## جُمْلہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب..... مقیاس صلوٰۃ  
 تصنیف..... مُناظرِ اعظم الحاج حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ  
 ناشر..... صاحبزادہ کلیم اللہ صدیقی  
 بن  
 خلف الرشید اعظم مولانا قاری حافظ فقیر اللہ اچھروی رحمۃ اللہ علیہ  
 طباعت..... آفٹ  
 بار..... نہم ۲۰۰۲ء  
 طابع..... حاجی حنیف پرنٹنگ پریس لاہور۔  
 صفحات..... ۳۳۸  
 قیمت مجلہ..... =/۱۶۵ روپے

## فہرست مضامین مقیاس صلوٰۃ

صفحہ	نمبر شمار
۲	۱
۳	۲
۹	۳
۹	۴
۱۰	۵
۱۰	۶
۱۱	۷
۱۱	۸
۱۲	۹
۱۲	۱۰
۱۳	۱۱
۱۵	۱۲
۱۹	۱۳
۲۲	۱۴
۲۳	۱۵
۲۶	۱۶
۲۸	۱۷
۳۰	۱۸
۳۱	۱۹
۳۲	۲۰
۳۳	۲۱
۳۴	۲۲
۳۶	۲۳
۳۷	۲۴

دو زنی صاف پانی سے محروم ہوں گے اور جنتیوں سے صاف پانی مانگیں گے





صفحہ

نمبر شمار

۶۹	صبح، عصر، مغرب اور عشا کی نمازوں میں بوقت قیام سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ	۵۰
۷۰	پانچوں نمازوں میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنے کا قرآنی حکم	۵۱
۷۲	مختصر ہیئت قضائے ترتیب نماز	۵۲
۷۳	اللہ اکبر کا ثبوت قرآنی	۵۳
۷۳	اسم ذاتی کا بیان	۵۴
۷۴	سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ جنتیوں کا کلام ہے	۵۵
۷۵	جنت کی دوسری اصطلاح	۵۶
۷۵	پورے الحمد للہ کی تشریح اور پورے نام کا ظہور	۵۷
۷۵	رکوع و سجود کا ثبوت	۵۸
۷۶	پانچ نمازیں پڑھنے والا مانع خیر بھی نہیں ہو سکتا اور جزع فزع بھی نہیں کر سکتا	۵۹
۷۷	پانچ نمازوں کے منکرین جہنم کی سیر کریں گے	۶۰
۷۷	نماز کے تارک کو عتاب خداوندی	۶۱
۷۸	ضرورت احادیث	۶۲
۷۹	نماز بغیر اطاعت مصطفیٰ ﷺ ادا کرنے والا رحمت خداوندی کا مستحق نہیں	۶۳
۸۰	مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت سے رُکروانی کرنے والا خود مہدار ہے	۶۴
۸۱	حدیث مصطفیٰ ﷺ سے اعراض پر وعید خداوندی	۶۵
۸۲	مصطفیٰ ﷺ کی حدیث کے بغیر قرآن کریم سے کوئی ہدایت نہیں پاسکتا	۶۶
۸۳	اوقات صلوٰۃ	۶۷
۸۴	صبح کی نماز کا فضیلت والا وقت	۶۸
۸۷	حضرت علی الرضیٰ کی نماز اسفار میں	۷۹
۸۷	صبح کی نماز کو صبح کی روشنی میں پڑھنا چاہیے	۷۰
۸۸	صلوٰۃ الظہر کا وقت	۷۱
۸۹	مسجد میں داخلے کی صورت	۷۲
۹۰	نماز میں عاجزی سے کھڑے ہونا	۷۳
۹۰	نماز میں ٹانگیں چوڑی کرنا خلاف سنت ہے	۷۴

نمبر شمار	عیاس صلوة	ت	فہرست کتاب
۷۵	ٹانگوں کے درمیان سے بھی گزر گاہ شیطان ہے	۹۲	صفحہ
۷۶	نماز میں آرام سے کھڑے ہونا چاہیے	۹۴	
۷۷	زبانی نیت	۹۵	
۷۸	فریضہ رمضان میں بھی زبانی نیت کی جاتی ہے	۹۷	
۷۹	نیت نکاح زبانی اقرار سے	۹۸	
۸۰	خداوند کریم کی ربوبیت کا اقرار بھی زبانی ہوا	۹۸	
۸۱	تمام انبیاء علیہم السلام نے رب العزت کے دربار میں عملی احاعت کا زبانی اقرار فرمایا	۹۹	
۸۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی عبادت خداوندی کا زبانی اقرار کر لیا	۱۰۱	
۸۳	بغیر زبانی نیت اعمال صالحہ مقبول نہیں ہوتے	۱۰۲	
۸۴	تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا	۱۰۳	
۸۵	لباس کے متعلق خدائی فیصلہ	۱۰۶	
۸۶	سرنگ کو کرنا	۱۰۷	
۸۷	عمامہ کی تاکید مصطفیٰ ﷺ کی زبانی	۱۰۹	
۸۸	نماز میں عمامہ کی فضیلت	۱۱۰	
۸۹	مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک عمامہ اور ٹوپی پہننا فطرت انسانی ہے	۱۱۰	
۹۰	نبی کریم ﷺ نے عمامہ بلا عذر کبھی ترک نہیں فرمایا	۱۱۱	
۹۱	مومن اور مشرک کے درمیان عمامے اور ٹوپی اکٹھے پہننے کا فرق ہے	۱۱۲	
۹۲	ملائکہ کا عمامے پہن کر حاضر ہونا	۱۱۳	
۹۳	نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوہ		
	أحد میں عمامے بندھائے	۱۱۴	
۹۴	چھپے ہوئے عمامے کا فیصلہ مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک	۱۱۵	
۹۵	نماز میں پکڑی نہ باندھنے والے قیامت کے دن دیدار الہی سے محروم رہیں گے	۱۱۵	
۹۶	صرف ابتداء نماز میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر اٹھانا	۱۱۶	
۹۷	داکل بن حجر کے متعلق تحقیق	۱۱۶	

۹۸	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی نبی کریم ﷺ کی نماز میں سوائے تکبیر اولیٰ کے رفع یدین نہیں	۱۲۵
۹۹	تمام متقدمین بوقت تکبیر تحریرہ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے	۱۲۷
۱۰۰	سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے	۱۲۸
۱۰۱	تمام متقدمین کے نزدیک سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے	۱۲۸
۱۰۲	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل حدیث سے	۱۳۰
۱۰۳	زور سے بسم اللہ شریف مصطفیٰ ﷺ نے جماعت میں نہیں پڑھی	۱۳۵
۱۰۴	زور سے بسم اللہ پڑھنے کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ	۱۳۶
۱۰۵	امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کا حکم	۱۳۷
۱۰۶	جماعت میں امام کو زور سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے	۱۳۹
۱۰۷	جماعت میں زور سے بسم اللہ پڑھنے کے متعلق محدثین کا مذہب	۱۴۳
۱۰۸	فاتحہ خلف الامام کی تحقیق	۱۴۴
۱۰۹	فاتحہ خلف الامام پڑھنے کی قرآنی ممانعت	۱۴۴
۱۱۰	قرآن پڑھتے وقت چپکے سے سننے کا قرآنی حکم	۱۴۶
۱۱۱	امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم	۱۴۸
۱۱۲	مصطفیٰ ﷺ کی اقتداء میں صحابی کا بغیر فاتحہ نماز پڑھنا اور حضور کا صحیح فتویٰ دینا	۱۴۸
۱۱۳	نبی کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے مقتدی کو منع فرمادیا	۱۵۰
۱۱۴	جہری نماز میں مقتدی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت	۱۵۱
۱۱۵	سری نماز میں مصطفیٰ ﷺ نے امام کے پیچھے پڑھنے سے روک دیا	۱۵۳
۱۱۶	امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک پڑھے تو مقتدی	۱۵۳
۱۵۵	صرف آمین کہے	۱۵۵
۱۱۷	امام اور مقتدی کو پڑھنے کا طریقہ حضور ﷺ کی زبانی	۱۵۶
۱۱۸	امام پڑھنے لگے تو مقتدی خاموش رہے مصطفیٰ ﷺ کی زبانی	۱۵۷
۱۱۹	إِذْ قُرِئَ الْقُرْآنُ کی تشریح حدیث شریف سے	۱۵۸
۱۲۰	امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے دلائل	۱۶۱

نمبر شمار	عہد سلسلہ	ث	فہرست کتاب
۱۲۱	انعامی اشتہار		صفحہ
۱۲۲	امام کی قراءۃ مقتدی کے لئے کافی ہے		۱۶۳
۱۲۳	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتویٰ فاطمہ خلع الامام نہ پڑھنے پر تھا		۱۶۵
۱۲۴	حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۶۹
۱۲۵	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۷۰
۱۲۶	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۷۰
۱۲۷	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۷۱
۱۲۸	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۷۳
۱۲۹	لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ کا جواب		۱۷۵
۱۳۰	ضاد اور غام کی وضاحت		۱۷۷
۱۳۱	ضاد کو غام پڑھنا شرعی جرم ہے		۱۸۰
۱۳۲	آہستہ آہستہ کے دلائل قرآنیہ		۱۸۱
۱۳۳	خداوند کریم عاجزی اور آہستہ پکارنے کو پسند فرماتا ہے		۱۸۵
۱۳۴	آہستہ آہستہ حدیث شریف سے		۱۸۶
۱۳۵	رکوع و سجود میں بغیر رفع یدین مصطفیٰ ﷺ کی نماز		۱۸۷
۱۳۶	نبی کریم ﷺ نے نماز کا طریقہ بغیر رفع یدین کے سکھایا		۱۸۸
۱۳۷	نبی کریم ﷺ کی نماز میں نہ رفع یدین عند الکرکوع والسجود اور		۱۹۳
	نہ ہی جلسہ استراحت		۱۹۵
۱۳۸	تمام مقتدی کی نماز بغیر رفع یدین عند الکرکوع والسجود		۲۰۶
۱۳۹	نماز میں بار بار رفع یدین سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا		۲۰۷
۱۴۰	نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور		
	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر نماز میں رفع یدین عند الکرکوع والسجود نہیں کیا		۲۱۲
	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر رفع یدین عند الکرکوع والسجود نہیں کیا		۲۱۳
	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل بھی اسی پر تھا		۲۱۴
۱۴۳	انعامی اشتہار		۲۱۴

۲۱۵	قنوت نازلہ سے رب کریم نے منع فرمایا	۱۴۴
۲۱۷	نبی کریم ﷺ کے بعد خلفاء راشدین نے بعد الکرکوع قنوت نازلہ نہیں پڑھی	۱۴۵
۲۱۹	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق	۱۴۶
۲۲۰	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق	۱۴۷
۲۲۲	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق	۱۴۸
۲۲۳	قنوت نازلہ اور بخاری شریف	۱۴۹
۲۲۴	قنوت نازلہ کے متعلق احناف کا فیصلہ	۱۵۰
۲۲۶	صبح کی سنتیں رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد پڑھیں	۱۵۱
۲۲۷	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صبح کی دو رکعت بعد از طلوع سورج پڑھنا	۱۵۲
۲۲۹	عشاء سے پہلے چار سنتیں	۱۵۳
۲۳۱	تین وتر واجب ہیں	۱۵۴
۲۳۳	تین وتر اور دعا قنوت رکوع سے پہلے	۱۵۶
۲۳۵	انعامی اشتہار	۱۵۷
۲۳۶	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل تین و تروں میں	۱۵۸
۲۳۷	تین وتر اور درمیان کا تشہد	۱۵۹
۲۳۸	سجدہ سہو بعد سلام	۱۶۰
۲۳۹	امام کی اقتداء میں بعد میں لٹنے والے کی کوئی رکعت ہوگی	۱۶۱
۲۴۲	باب الجمعہ	۱۶۲
۲۴۳	نماز ظہر کی فرضیت عین بلا شرط قرآن کریم سے	۱۶۲
۲۴۵	نماز جمعہ قرآن کریم سے با شرائط	۱۶۳
۲۴۶	جمعہ کی نماز کا حکم جن پر عائد نہیں ہوتا	۱۶۴
۲۴۹	جمعہ جماعت میں	۱۶۵
۲۵۰	جہاں تک جمعہ کی اذان کا آواز وہاں جمعہ فرض ہے	۱۶۶
۲۵۱	دیہات میں جمعہ نہیں	۱۷۶
۲۵۵	حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مصر جامع	۱۶۸

۳۵۵	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہر سے چھ میل پر ظہر پڑھنا	۱۶۹
۳۵۶	نوافل سے جمعہ معاف ہو جاتا ہے	۱۷۰
۳۵۶	عید کے دن جمعہ اختیاری ظہر فرض	۱۷۱
۳۵۸	نماز جمعہ بارش کے دن معاف نماز ظہر گھروں میں پڑھیں	۱۷۲
۳۵۸	نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں یوم حنین کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جمعہ ترک کیا	۱۷۳
۳۵۹	حدیبیہ میں مصطفیٰ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جمعہ ترک کر کے نماز ظہر علیحدہ علیحدہ پڑھی	۱۷۴
۳۶۰	جمعہ کے دن نماز جمعہ اور نماز ظہر دونوں کو ادا کرنے کا حکم	۱۷۵
۳۶۱	نماز جمعہ ترک کرنے کا گناہ صدقے سے ادا ہو جاتا ہے	۱۷۶
۳۶۲	جمعہ ترک اور نماز ظہر ادا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عمل	۱۷۷
۳۶۳	جمعہ اور صبح کی سنتیں	۱۷۸
۳۶۵	صبح کی سنتوں کی فضیلت	۱۷۹
۳۶۵	جمعہ کی نماز بغیر معراج جاز نہیں	۱۸۰
۳۶۶	انعامی اشتہار	۱۸۱
۳۶۷	قریش کا استعمال معراج پر قرآن کریم سے	۱۸۲
۳۶۹	جمعہ کے متعلق فقہائے احناف کا متفقہ فیصلہ	۱۸۳
۳۶۹	معراج کی تحقیق نقد سے	۱۸۴
۳۷۳	جمعہ اور ظہر کے متعلق علامہ شامی کا آخری فیصلہ	۱۸۵
۳۷۴	ملاحیون کا آخری فیصلہ	۱۸۶
۳۷۵	علامہ شامی کا فیصلہ	۱۸۷
۳۷۶	علامہ خیر الدین ربی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ	۱۸۸
۳۷۸	مکرمین کی کتابوں کے حوالے	۱۸۹
۳۷۹	باب النوافل	۱۹۰
۳۷۹	نوافل کا ثبوت قرآن کریم سے	۱۹۱

صفحہ	نمبر شمار
۲۸۰	۱۹۲ نقلی عبادت کرنے والے کا منہ قیامت کے دن سیاہ نہیں ہوگا
۲۸۱	۱۹۳ تاریکین کو اہل قیامت کے دن ذلیل رہوں گے
۲۸۳	۱۹۴ باب التراويح
۲۸۳	۱۹۵ نبی کریم ﷺ ہمیشہ بیس تراویح پڑھتے رہے
۲۸۴	۱۹۶ نبی کریم ﷺ نے تراویح سنت مقرر فرمائیں
۲۸۶	۱۹۷ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بھی بیس ۲۰ رکعات تراویح رائج رہیں
۲۸۸	۱۹۸ مصطفیٰ ﷺ کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی بیس ۲۰ رکعات تراویح رائج رہیں
۲۸۹	۱۹۹ اکابرین اصحاب مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں بیس ۲۰ رکعات تراویح اور تین و تر پڑھائے جاتے رہے
۲۹۳	۲۰۰ انعامی اشتہار
۲۹۳	۲۰۱ امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقدہ بیس ۲۰ تراویح پڑھا
۲۹۶	۲۰۲ نماز تراویح اور فوٹو الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۰۰	۲۰۳ باب الدعاء
۳۰۰	۲۰۴ دُعا کا حکم قرآن کریم سے
۳۰۲	۲۰۵ رب کریم سے دُعا مانگنے کا منکر منکبروں میں شمار ہوگا اور جہنمی ہوگا
۳۰۴	۲۰۶ دُعا سے منع کرنے والا بلا اہل جہنمی ہے
۳۰۵	۲۰۷ دُعا کا حکم حدیث مصطفیٰ ﷺ سے
۳۱۱	۲۰۸ دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا حدیث مصطفیٰ ﷺ سے
۳۱۹	۲۰۹ دُعا کے متعلق امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
۳۱۹	۲۱۰ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
۳۱۹	۲۱۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
۳۱۹	۲۱۲ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے
۳۲۱	۲۱۳ نبی کریم ﷺ جب بھی نماز سے سلام پھیرتے دعا پڑھتے
۳۲۲	۲۱۴ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور ﷺ کی وصیت ہے



۲۱۵	ہر نماز کے بعد دعا مانگنے والے کی مصطفیٰ ﷺ قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے	۳۲۲
۲۱۶	نبی کریم ﷺ کا ذاتی عمل	۳۲۵
۲۱۷	نبی کریم ﷺ جب بھی دعا فرماتے دروں دست پاک اٹھا کر دعا فرماتے	۳۲۵
۲۱۸	مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد کہ جب بھی تم دعا مانگو دروں ہاتھوں کی ہتیلیاں اٹھا کر دعا مانگو	۳۲۷
۲۱۹	دعا دروں ہاتھ اٹھا کر ہی ہوتی ہے	۳۳۰
۲۲۰	نوافل کے بعد دعا	۳۳۱
۲۲۱	ہر ذکر کے بعد دعا اور درود شریف	۳۳۲
۲۲۲	نماز کے بعد درود شریف اور دعا	۳۳۳
۲۲۳	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ درود شریف اور دعا کے متعلق	۳۳۶
۲۲۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ درود شریف و دعا کے متعلق	۳۳۷
۲۲۵	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ	۳۳۸
۲۲۶	دُعَا مِّنْ اِنِّ اللّٰہِ وَ مَلَائِکَتِہٖ، اور درود شریف پڑھنا	۳۳۸
۲۲۷	تین دفعہ دعا مانگنا	۳۳۳
۲۲۸	نماز جنازہ کے بعد کھڑے ہو کر دعا مانگنا	۳۳۶
۲۲۹	مومنوں کو مصطفیٰ ﷺ پر صلوة پڑھنے کا خداوندی ارشاد	۳۳۸
۲۳۰	جو شخص مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھے رحمت خداوندی کا مستحق ہے	۳۵۰
۲۳۱	درود شریف پڑھتے وقت نکل جانے والا جنت سے محروم رہے گا	۳۵۱
۲۳۲	تبارک صلوة اسلام دین سے خالی ہے	۳۵۳
۲۳۳	مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک قیامت کے دن بہترین امتی	۳۵۵
۲۳۴	فضیلت درود شریف	۳۵۵
۲۳۵	درود شریف کا حکم	۳۵۶
۲۳۶	درود شریف پڑھنے والے کا حضور ﷺ کو علم ہوتا ہے	۳۶۲
۲۳۷	مصطفیٰ ﷺ کو ہر جگہ سے درود شریف پہنچتا ہے	۳۶۳
۲۳۸	مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھ کر خداوند کریم سے مانگنا	۳۶۶

۳۶۹	اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کا ثبوت	۲۳۹
۳۷۰	صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو حضور ﷺ خود بھی جواب دیتے ہیں	۲۴۰
۳۷۰	خصوصاً نماز صبح اور نماز عشاء کے وقت درود شریف پڑھنا	۲۴۱
۳۷۱	آپ ﷺ کے اسم پاک پڑھتے وقت درود شریف پڑھنا	۲۴۲
۳۷۱	مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوٰۃ و سلام نبی ﷺ پر	۲۴۳
۳۷۲	مصلحے کے وقت درود شریف	۲۴۴
۳۷۲	جلے میں سب کامل کر درود شریف پڑھنا	۲۴۵
۳۷۵	مکرمین درود شریف کے لئے عتاب	۲۴۶
۳۷۶	مصطفیٰ ﷺ کے اسم پاک سے تکالیف کا دور ہونا	۲۴۷
۳۷۷	نعرہ رسالت بلند آواز سے پڑھنا	۲۴۸
۳۷۸	نعرہ تکبر بلند آواز سے پڑھنا	۲۴۹
۳۷۸	مراقبہ از احادیث	۲۵۰
۳۷۹	تمام رات قیام کرنا بدعت نہیں سنت ہے	۲۵۱
۳۸۰	حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل سینے پر	۲۵۲
۳۸۰	حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روزانہ ختم قرآن کرنا	۲۵۳
۳۸۱	حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیعینہ	۲۵۴
۳۸۱	ختم قرآن پر دعوت اجتماع درود شریف اور دُعا	۲۵۵
۳۸۲	ابن قیم	۲۵۶
۳۸۳	ختم میں قُلْ هُوَ اللّٰہُ شریف کا پڑھنا	۲۵۷
۳۸۳	فضیلت قُلْ هُوَ اللّٰہُ شریف	۲۵۸
۳۸۴	قرآن شریف ختم کر کے پھر شروع سے پڑھنا	۲۵۹
۳۸۴	موجودہ مروجہ ختم قرآن کا طریقہ	۲۶۰
۳۸۵	نوافل میں ختم قرآن کا یہی طریقہ	۲۶۱
۳۸۶	اکابرین کے ارواح کو ختم کا ایصال ثواب	۲۶۲
۳۸۶	پہلے پھل پر دُعا مانگنا پھر بچوں کو تقسیم کرنا	۲۶۳

نمبر شمار	عناص صلوٰۃ	فہرست کتاب
۲۶۴	کھانے پر قسم کا ثبوت قرآن سے	۳۸۷
۲۶۵	کھانے پر قسم کا ثبوت حدیث شریف سے	۳۸۸
۲۶۶	نذرانے پر دعا کرنا	۳۹۰
۲۶۷	کھانا سامنے رکھ کر دعائے تکناست ہے	۳۹۰
۲۶۸	قرآن کریم سے خدا خود سلام ہے	۳۹۱
۲۶۹	مصطفیٰ ﷺ کی زبانی کہ خدا خود سلام ہے	۳۹۲
۲۷۰	مصطفیٰ ﷺ پر سلام پڑھنا حکم خداوندی ہے	۳۹۳
۲۷۱	قبروں پر سلام کہنا	۳۹۶
۲۷۲	انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنا سنت اللہ ہے	۳۹۷
۲۷۳	تمام رسولوں پر سلام پڑھنا خداوندی سنت ہے	۳۹۸
۲۷۴	ولادت اور وصال کے دن خصوصاً سلام پڑھنا	۴۰۰
۲۷۵	قیامت کے دن تمام جنتیوں کو سلام خداوندی سے گواہ جائے گا	۴۰۱
۲۷۶	جنت میں ایک دوسرے کو زور سے سلام کہیں گے	۴۰۲
۲۷۷	اعراف والے بھی جنتیوں کو سلام کہیں گے	۴۰۲
۲۷۸	سلام کے معنی قرآن کریم سے	۴۰۲
۲۷۹	علماء دیوبند و سلام و قیام	۴۰۳
۲۸۰	حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و سلام و قیام کے متعلق	۴۰۴
۲۸۱	مولوی اشرف علی صاحب تھکے سے قیام و سلام پڑھتے	۴۰۴
۲۸۲	مولوی حسین علی صاحب کافوئی سلام کے متعلق	۴۰۴
۲۸۳	نجدیوں کی طرف سے گاندھی کو سلام	۴۰۶
۲۸۴	نجدیوں کو سلام	۴۰۷
۲۸۵	سلام اور مولوی شام اللہ امرتسری	۴۰۷

تت

# حمبارى تعالىٰ

الہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا  
 جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیان تیرا  
 زمین و آسمان کے ذرے ذرے میں تیرے جلوے  
 لگا ہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشان تیرا  
 ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے  
 سمجھ میں آنہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا  
 تیرا محبوب پیغمبر تری عظمت سے واقف ہے  
 کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک راز داں تیرا  
 جہاں رنگ و بو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے !  
 نہ کوئی مہر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا  
 تیری ذاتِ معنیٰ آخری تعریف کے لائق  
 ظہوری سارا عالم روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا  
 (جناب الحاج محمد علی صاحبِ ظہوری قصوری)

رَسُولِ مَقْبُولِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

# نعت

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں  
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ انکی آنکھیں  
اک دل ہمارا کیا ہے آزاد اس کا کتنا  
ان کے نصار کوئی کیسے ہی رنج میں رہو  
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے  
اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پتہ دیوں کے  
آنے دو یا ڈوبو اب تو تمہاری جانب  
دلہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو  
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا  
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

جس راہ چل گئے ہیں کوچے بادیئے میں  
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہٹا دیئے ہیں  
تم نے تو چلتے پھرتے مڑے جلا دیئے ہیں  
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں  
اب تو غنی کے در پر بستہ جلا دیئے ہیں  
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں  
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں  
مشکل میں ہیں براتی پر خار بادیئے ہیں  
رورو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں  
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رمنا مسلم  
جس سمت آگئے ہو کے بٹھا دیئے ہیں

# رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے  
جز ماں نصیب ہوں تجھے امید کہ کہوں  
گلزارِ قدس کا گل رنگیں ادا کہوں  
صبح و ظن پہ شام غریباں کو دوں شرف  
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں  
بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں  
جرم ہوں اپنے عفو کا سماں کروں شہا  
اس مردہ دل کو مژدہ حیات ابد کا دوں  
تیرے تو وصفِ عیب تنہا ہی سے ہیں بری  
کہہ لے گی سب کچھ ان کے شناخوات کی خاموشی

باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے  
جانِ مراد و کانِ تمتا کہوں تجھے  
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے  
بیکسِ نوازِ گیسوؤں والا کہوں تجھے  
اے جانِ جاں میں جانِ نجلِ کہوں تجھے  
بے خار گلبن چمنِ آراء کہوں تجھے  
یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے  
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے  
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے  
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا  
خالق کا بندہ خلق کا آفا کہوں تجھے

# رباعی

اے عزیز و فرض ہے ہر طرح سے تم پر نماز  
جان کو دل کو ہمیشہ رکھتی ہے خوشتر نماز  
بہر مقبولے خالق بہر محبوبے خلاق  
مرد و عورت لڑکا لڑکی خادم اور لڑندی غلام  
اٹھ اذانِ فجر سے پہلے کہ ہو تفریح دل  
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن  
اور سب اعمال نیک بد کی پریش چھپے ہو  
سب فرشتوں کو بھی پیدا ہے نمازی آدمی  
باغِ جنت قصرِ حورِ جنت اک طرف  
بارگاہِ حق تعالیٰ میں ہے وقتِ حاضری  
لوگ تو سو طرح سے کرتے ہیں زہد و ریاضی  
ہے بہت تاکیدِ قرآن میں نہیں ہوتی معاف  
تندرستی یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر  
یا نہ ہو پانی میسر یا کرے پانی ضرر  
جس کو بیماری سے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو  
ہیں وہ ہی مقبول درگاہِ خدائے دو جہاں  
دیکھو شاہِ کربلا کو قتل کے میدان میں بھی  
جب اذانِ جمعہ سن لے جانبِ مسجد تو آ  
وقت ہو جائے نہ تنگ دل تو سستی دور کر

ہے یہ واجب نہ خود مسجد میں ہو پڑھ کر نماز  
جامہ کور کھتی ہے پاک اور جسم کو اطہر نماز  
دونوں عالم میں ہوئی ہر کام سے بہتر نماز  
چاہیے پڑھتے رہیں چھوٹے بڑے گھر گھر نماز  
کر طہارت اور وضو پھر پڑھ اذان کہہ کر نماز  
پہنچا نہ پڑھ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز  
پوچھیں گے اول ملک ہنگامہِ ششتر نماز  
زینتِ اسلام اہل دین کا ہے زیور نماز  
حشر کے دن ہو کی خالق کی طرف راہِ نماز  
رکھ اید و بیم دل سے اور ادا تو کر نماز  
کیا کمال اس میں ہوا تو نے گزاری کر نماز  
شادی ہو یا تم کسی حالت میں مومن پر نماز  
گر نہ ممکن ہو آترنا پڑھ سواری پر نماز  
پڑھ تیمم سے برابر ہو کے توبے ڈر نماز  
تفاشارے سے پڑھے وہ صاحبِ بستر پر نماز  
جو ادا کرتے ہیں فوق و شوق سے اکثر نماز  
سامنے تھے موت کے میٹھے نہ چھوڑی پر نماز  
سنتیں پڑھ خطبہ سن پھر پڑھ جھکا کر سر نماز  
چاہیے ہر ساعت مسنون کے اوپر نماز

ایسی بے ترکیب مت پڑھنا خدا کے واسطے  
 ترک اس کو جو کرے کیا جانیں کیا ہوا کا حال  
 جو قصداً باقی ہیں ان کا یوں ادا کرنا ہے سہل  
 حال پر افسوس ان لوگوں کے جو پڑھتے نہیں  
 حق تو یہ ہے بے نمازی بھاگتے کوسوں تک  
 ہر کے مومن جو ادا کرتا نہیں اس فرض کو  
 دست دیا مینی وپیشانی گھس کچھ جائیں گے  
 مخیر کچھ انس و جن حور و ملک پر ہی نہیں  
 طولاً۔ مینا۔ شیر۔ آہو۔ مچھلی مرغابی سدا  
 جملہ حشرات اور نباتات اور ہائم اور حبال  
 ایک رکعت پڑھنے سے ہوا ایک رکعت کا ثواب  
 پاس کی مسجد میں تائیس کا پادے ثواب  
 ایک رکعت کے ادا سے ہو ثواب نصف لاکھ  
 ایک کے بدلے ملے گا لاکھ کا اس کو ثواب  
 لاکھ کا چوتھائی حصہ اس کو ہاتھ آئے ضرور  
 بے نمازوں سے کوئی پوچھے کہ پیر و کس کے ہر  
 پیشواؤں کے طریقے پر ہی چلنا چاہیے  
 پڑھتیں بی بی فاطمہ پڑھتے حسن پڑھتے حسینؑ  
 پڑھتے تھے محبوب سبحانی و خواجہ حبیب مدام  
 ان اماموں کے اگر قدموں پہ رکھو گے قدم  
 جو نمازی ہیں تیرے مقبول انکے صدقے میں

روزِ محشر جو الٹ ماریں تیرے منہ پر نماز  
 ہو معذب جس سے ہو جاوے قضا بھی گر نماز  
 پڑھے بعد اک ایک کے ہر وقت کھلی ہر نماز  
 کیا کسی سے کچھ طلب کرتی ہے مال و زر نماز  
 کوڑی پیسہ دینا پڑتا اگر انہیں پڑھ کر نماز  
 ہو بھلا اسکے جنازہ کی روا کیوں کر نماز  
 گر پڑھے گا حسب حکم حضرت دادر نماز  
 خلق ساری ہے نمازی جان کر بہتر نماز  
 پڑھتے ہیں کل ساکنان کوہ و بحر و بر نماز  
 صبح سے دن بھر پڑھیں اور شام سے شب بھر نماز  
 کوئی دکان میں پڑھے گا یا پڑھے گا گھر نماز  
 پانچ سو کا مسجد جامع میں پڑھے لے کر نماز  
 مسجد نبوی میں جو کوئی پڑھے جا کر نماز  
 جو نمازی جا کے پڑھے لے کعبہ کے اندر نماز  
 جو پڑھے بیت المقدس میں کھڑا ہو کر نماز  
 پیشوا تو جتنے تھے پڑھتے تھے افزوں تر نماز  
 پڑھتے آئے ہیں ہمیشہ پیرو پیغمبر نماز  
 پڑھتے تھے صدیق فاروق و غنی جید نماز  
 شاہ مدار و سید سالار پڑھتے ہر نماز  
 ہو کے شافع حشر میں دکھلائے گی جو نماز  
 کر تو علمی کی قبول اسے خالق اکبر نماز



# پیش لفظ

بَارگاہِ مناظرِ اعظم حضرت مولانا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

ہزاروں سال نگراں بی نوری پر روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وریدا

اہلسنت وجماعت کے مایہ ناز عالم دین، عوامی مناظر اور خطیب حضرت مولانا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی پورے برصغیر پاک و ہند میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ مسلمانان اہلسنت وجماعت کے علاوہ دوسرے عقائد کے لوگوں میں بھی مقبول عام تھے۔ جن میں اہلحدیث، دیوبندی، شیعہ، چکڑالوی، پردیزی، سکھ، عیسائی، روافض اور مرزائی عقائد شامل تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ جب کبھی مہندعین زمانہ کے کسی سب سے بڑے مناظر نے، برصغیر پاک و ہند کے کسی کونے سے بھی اہلسنت وجماعت کو لاکارا، تو حضرت مناظرِ اعظم ایک محافظ کی حیثیت سے اگے بڑھے اور اُس کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔ میدانِ مناظرہ میں اسی لازوال مہارت اور کمال کے پیش نظر پنجاب کے سنٹیوں کی طرف سے آپ کو ”شیرِ پنجاب“ کا خطاب ملا تھا، ان حقائق کے پیش نظر یوں کہنا مبالغہ نہ ہوگا، کہ حضرت مناظرِ اعظم ربیع اور ثانی کی حیثیت رکھتے تھے یعنی ان کے اوپر خطابت اور مناظرانہ اندازِ بیان اگر ختم ہو جاتا تھا۔

(۱) حالاتِ زندگی حضرت مناظرِ اعظم مولانا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کو موضع شیروکا نزد ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

والد گرامی کا نام مولوی محمد امین بن عبدالمالک صدیقی قریشی تھا۔ جو حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری کا سلسلہ نسب

سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

آپ نے قرآن پاک کی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ فارسی کتب کے حصول کیلئے مولانا صلاح الدین موضع چانوٹ پاکستان کے شاگرد ٹھہرے۔ علم صرف و نحو، فقہ اور اصول فقہ استاد گرامی مولانا محمد حسین اور عطاء اللہ لکھوی سے حاصل کیا۔ قصور کے مدرسہ فریدیہ میں آپ نے منطق و معقول پر عبور حاصل کیا۔ اور پھر بعض کتابوں کا مطالعہ مولانا محمد عالم سنبھلی کی رہنمائی میں نیلا گنبد لاہور میں کیا۔ دہلی کے مدرسہ رحمانیہ میں کتب کے سلسلے میں قیام پذیر ہوئے۔ مولوی محمد عبداللہ ترسری ثم روپڑی (دیوبند) سے سند حاصل کی۔ مولانا احمد علی مسیحی کی زیر نگرانی میں آپ نے صحاح ستہ کا مطالعہ کیا۔ جو محدث احمد علی سہارنپور کے شاگرد تھے۔ علاوہ ان میں آپ نے سکھوں اور عیسائیوں کی مذہبی کتابوں پر عبور حاصل کیا۔ جس کے باعث دوران مناظرہ کسی قسم کی کوئی شکلات پیش نہیں آتی تھیں۔ علیٰ هذا القیاس آپ ۱۹۱۵ء میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر قصور میں قیام پذیر ہوئے۔

آپ نے ٹھیکہ پنجابی زبان میں اپنی تقریروں کا آغاز اپنے آبائی قصبہ (۲) انداز بیان قصور سے کیا۔ آپ قرآن پاک نہایت عمدہ انداز و سوز کے ساتھ پڑھتے تھے۔ جس کے باعث تلاوت شدہ آیت کریمہ کا مفہوم بیان کرنے سے پہلے تمام سامعین کے دلوں و دماغ میں اتر جاتا تھا۔ زبان کی سادگی اور شیرینی اور لب و لہجہ کی دلکشی اور طنز و مزاح جیسی خمیوں سے جلسہ میں ایک عجیب و غریب اور طلسمانہ سماں پیدا ہو جاتا تھا۔

جب آپ ۱۹۳۳ء میں لاہور میں قیام پذیر ہوئے تو آپ کی شہرت پنجاب سے نکل کر پورے برصغیر پاک و ہند میں بھلی کی سی تیزی سے پھیل گئی۔ مناظرانہ انداز بیان میں لازوال مہارت کے پیش نظر آپ نے چھوٹے چھوٹے مناظروں کے علاوہ ۱۵۰ مناظرے جیت کر اپنے عقائد کی فتح کے سکے بٹھا دیے۔ معاندین کی کتابوں کے حوالے آپ کو زبانی یا دہوتے تھے۔ اور نادور نایاب کتابوں کا ایک ذخیرہ ”المقیاس کتب خانہ“ کے نام سے ہمیشہ آپ کے پاس رہتا تھا۔

(۳) مخطا برت قصور میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے کے بعد آپ نے لاہور میں حضرت دانا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں سولہ سال تک خطابت فرمائی۔ اس کے بعد آپ اپنے پیشوا کی بشارت پر زندگی کے آخری لمحات کے دوران لاہور میں خطابت پر مامور ہو گئے۔

(۴) بیعت آپ کی عظمت و شہرت حضرت مباح شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طفیل ہی سے اس دنیا میں اجاگر ہوئی۔ اور آپ انہی کے دستِ حق پر بیعت ہوئے۔ اور آپ کی دعا سے ہر میدانِ مناظرہ میں فتح یابی ہوئی۔

سیباک مردِ حق تھا مجاہدِ دلیر تھا

وہ شہرِ قبور کے شیرِ محمد کا شیر تھا

(۵) اولادِ ذکور مناظرِ اعظم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی کے پانچ صاحبزادے ہیں، آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے ناشرِ کتاب ہذا کا نام مولانا قاری حافظ فقیر اللہ اچھروی ہے۔ جو قرآنِ پاک کے قاری و حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ علومِ دینی پر اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ یہ اپنے باپ کے اندازِ بیان کی جڑ ہو تصور کیجئے کہ سامنے رکھ دیتے ہیں۔ وہی ٹھیکہ پنجابی زبان، وہی لہجہ کی دلکشی اور وہی زبان کی شیرینی اور وہی طنز و مزاح جیسی خوبیاں ان کے اندازِ بیان میں پائی جاتی ہیں۔ باقی چار صاحبزادوں میں ایک حافظ سلطان باہو بھی قرآنِ پاک کے حافظ ہیں۔ اور دوسرے تین صاحبزادوں میں دو مولانا عبدالوہاب صاحب مبلغ انگلینڈ اور مولانا عبدالنواب صاحب قرآنِ پاک کے حافظ تو نہیں، لیکن دینی علوم پر عبور رکھتے ہیں۔ سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد ظفر اقبال بقول اپنے والد ماجد کے دینی تعلیم حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔

یہ آپ ہی کی نظرِ عنایت تھی کہ مناظرِ اعظم کے سب سے بڑے صاحبزادے مولانا حافظ قاری فقیر اللہ اچھروی کے ہاں چار صاحبزادے پیدا ہوئے، جن کے نام بھی علی الترتیب

آپ کی زبان مبارک کے ارشادات کے مطابق رکھے گئے۔ جو حسب ذیل ہیں۔ سب سے بڑے پوتے کلیم اللہ صدیقی (راقم الحروف ہذا) ہیں۔ ان سے چھوٹے محمد سلیم صدیقی۔ محمد سلیم صدیقی، اور محمد سلیم صدیقی ہیں۔

آپ نے بد مذہب کے عقائد کے رد میں مندرجہ ذیل تصانیف لکھیں (۶) تصانیف کہ مخالفین کو ہمیشہ کیلئے خاموشی کی نیند سلا دیا، اور مخالفین کو یارا جواب نہ رہا۔ اور آج تک آپ کی تصانیف مخالفین کے لیے کھلا چیلنج ہیں۔ تصانیف یہ ہیں: ۱۔ مقیاس صلوة، ۲۔ مقیاس حنفیت، ۳۔ مقیاس نبوت، ۴۔ مقیاس خلافت، ۵۔ مقیاس مناظرہ، ۶۔ مقیاس نور، ۷۔ مقیاس دہائیت، اور باقی دیگر تصانیف مقیاس توحید، مقیاس میلاد، مقیاس حیات اور مقیاس اسلام ابھی تک مسودات کی شکل میں ہیں۔

ان دنوں مناظرہ عظیم نے ایک جماعت ”جمعیت المسلمین“ جماعت کا قیام کے نام سے قائم کی۔ اس جماعت کا ہیڈ کوارٹر ”دارالمقیاس“

اچھرہ تھا۔ اور اس سلسلے میں ایک دینی رسالہ ”المقیاس“ جاری کیا، علاوہ ازیں آپ نے ”المقیاس پریس“ بھی لگوا دیا۔ اور جماعت کی پوزیشن مضبوط بنانا شروع کر دی۔ مناظرہ عظیم نے ایک طوفانی دورہ کر کے ملک کے سارے علماء اور سنی لیڈروں کو جماعت کا رکن بنانا شروع کر دیا۔ آپ اس سلسلے میں بہت کامیاب رہے۔ ”جمعیت المسلمین“ کے قانونی مشیر مولانا محمد بخش مسلم، سیاسی معاون پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی اور پردہ پیگنڈہ سیکرٹری مولانا محمد شریف نورمی (مرحوم) تھے۔

آپ بمطابق ۲ ذیقعد ۱۳۹۱ھ یعنی ۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل  
 کو کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، آپ  
 کے جنازے میں سینکڑوں علماء کرام اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اور اس  
 طرح آپ اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۝  
 آپ کا نام تاقیامت زندہ رہے گا۔ اِنشَآ اللہ

راقم الحروف نے یہ مختصر تعارف اپنی بسط کے مطابق پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 مقبول فرمائے۔ آمین :- وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاِیْمَانِہِ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَالِیْمُ مَتَّابٌ ۝

راقم الحروف

کلیم اللہ صدیقی بن

مولانا قاری حافظ فقیر اللہ چھری

۲۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز جمعہ

کتبت: محمد عبدالرحمن صدیقی لاہور

# سبب تالیف کتاب مقیاس صلوٰۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا سَوَاعِیْ الطَّرِیْقِ وَطَهَّرَنَا مِنَ الْبَخْسَاتِ  
بِنَاءِ عَمَلِنَا وَدَفَقَنَا عَلٰی صَلَوَاتِهِ وَصَلَوَاتِ رَسُوْلِهِ فِیْ اٰلَاہِ وَضِیْقِ ؕ  
اَمَّا بَعْدُ فَفِیْرِہٖ تَفْصِیْرٌ حَقِیْرٌ سَے اِجَابِہٖ عَقِیْدَہٖ فِیْ چَندِ ضروری مسائل نماز پر اصرار  
فرمایا کہ ان کو اہلسنت و الجماعت کے لئے قرآن و حدیث کی تحقیق سے نماز کے ضروری اہل رافع کو  
کیونکہ عوام اہل سنت و جماعت ان مسائل پر عامل ہیں۔ لیکن دلائل سے ناواقف ہیں تو  
فقیہ نے قلم اٹھایا اور ان مسائل کی حسب توفیق قرآن و حدیث صحیحہ سے تحقیق کی۔ اللہ تعالیٰ  
اس سعی خیر کو منظور فرمائے۔ اور جو احباب پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھائیں ان سے ملتی  
ہوں کہ فقیہ کے حق میں بھی دُعا ئے خیر فرمادیں اور خود عمل کر کے ہر سجاہرت ظاہری  
و باطنی سے اجتناب فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فقیہ کو خفی بیان کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور  
سب مسلمانوں کو حق شن کر بلا نقص عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَلِیْہِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنْبِتُ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز کے لئے پہلے طہارت بدنی و لباسی و مکانی چونکہ شرط ہے اس لئے پہلے انشاء  
تعلیٰ طہارت کے مسائل بالترتیب عرض کروں گا۔ پھر نماز کے متعلق انشاء اللہ العزیز  
ضروری مسائل قرآن و احادیث صحیحہ سے پیش کروں گا

## مسائل طہارت

۱) حدثنا قتيبة بن سعيد انا ابو عوانه عن سماك بن حرب قال ناهنا  
ناويكع عن اساميل - (ترمذی ضعیف ۱/۲)

عن سماك عن مصعب بن سعد عن ابن عمر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْبَلُ صَلَوةٌ بِخَيْرٍ طَهُوْرًا - (ابوداؤد ۱/۲)  
عبد اللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا نماز بغیر پاک ہونے کے قبول نہیں کی جاتی۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب تک انسان پاک نہ ہو نماز  
مقبول نہیں ہوتی۔ اب پکیزگی کے لئے رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

۲- يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبُّكَ فَكَبِيرٌ وَنَبَأُكَ فَخَبِيرٌ وَالْوَحْيُ فَخَبْرٌ  
انہ کھڑا اوڑھنے والے اٹھیے اور کفار کو ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی اللہ

اکبر کہہ کر بیان فرمائیے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور پیدی کو پھر چھوڑ دیجئے۔  
 ربِّ کریم اپنے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے  
 کلمات کو مومنین کے سامنے فرما کر مومنوں کے ایمانوں کو تازہ فرماتا ہے کہ مجھے اگر اپنے  
 پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیدار فرما کر دیدار مقصود ہو تو ان محبت  
 بھرے کلمات سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد فرما کر بیدار کرتا ہوں ویسے  
 تو لیٹے ہوئے بھی ربِّ العزت سب کچھ ملاحظہ فرماتا ہے۔ لیکن اپنے پیارے محبوب صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو اپنے دربار میں بڑی شان سے کھڑا کر کے دیکھنا زیادہ پسندیدگی کا باعث  
 ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی بھی امتیازی صورت حاصل ہوتی ہے  
 جیسا کہ فرمایا اِنَّهُ يَبْدُوُكَ حَيْثُ تَقُوْهُ رَبُّكَ وہ ربِّ کریم آپ کا دیدار فرماتا  
 ہے۔ جب آپ کھڑے ہوتے ہیں۔ کیا شان ہے میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ  
 جس کے حسن و جمال کو کھڑا کر کے خالق خود ملاحظہ فرماتے جس مخلوق کے حسن و ناز کے دیدار  
 کا خالق خود مشتاق ہو بھلا اس کے جمال کا کوئی خلق اندازہ لگا سکتی ہے؟ یہ ہے حسن و جمال  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ربِّ العزت کو گوارہ نہیں کہ محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار  
 کپڑے کے پڑے میں ہو صاف صاف ارشاد اخلاقی ہوتا ہے يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ  
 قُمْ اے کپڑا اوڑھنے والے ذرا اٹھ کھڑے ہوئے۔ رُخ انور سے کپڑا تو اٹھالیے  
 بلا حجاب چادر آپ کا دیدار اِنَّهُ يَبْدُوُكَ حَيْثُ تَقُوْهُ رَبُّكَ سے ہو یہ انداز محب  
 جل شانہ و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جب خالق خود اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 اس محبوبانہ لہجہ میں یاد فرما رہا ہے وہ خالق ہے سختی سے بھی یا عوامی خطاب سے بھی فرما  
 سکتا ہے۔ اس وجہ سے نہیں معاذ اللہ کہ خداوند کریم کو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹر



ہے! نہیں بلکہ خلق کو تسلیم مقصود ہے۔ کہ جب تمہارے خالق کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خطاب ہے تو تمہیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے ہی محبت اور ادب رکھنا لازمی ہے۔

رب العزت جب کسی کام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے تو ابتدا اپنے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے کلمات سے فرماتا ہے۔ مقصد اُگے ہے۔ تو رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ **يَا أَيُّهَا الْمَدِّ شَرُّكُمْ فَأَنْذِرْهُ** اے کھڑا اور کھڑے والے اٹھ کھڑے ہوتے اعدا و سرور کو بھی ڈرائیے۔ کہ وہ بھی میرے دربار میں تمہارے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ آگے ارشاد الہی **فَكَيْفَ نَمَازُكَ** لے خصوصاً اور نفل عبادت کے لئے عموماً ہے اس لئے کہ قیام ادا اٹھا کر کہنا نماز کے ابتدا میں لازمی ہے لیکن رب العزت نے اس قیام نماز یا قیام عبادت کے لئے شرط لگائی۔ **وَيَتْبَاكَ فَطَهَّرْ** کہ حضور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے۔ یہ خطاب خاص ہے لیکن حکم عام ہے۔ یہ تعلیم امت کے لئے ہے کہ عبادت خداوندی نماز پر یا غیر کپڑوں کا پاک ہونا لازمی ہے۔ مدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس ہر تو نجاست کہاں!

اس امر خاص کے بعد حکم عام فرمایا۔ **وَالْتَّجُوزَ فَاجْعُودَ** اور پلیدی کو ترک کیجئے یعنی ہر قسم کی پلیدی کو چھوڑ دیجئے۔ بدنی ہو یا لباسی یا مقامی۔ کیونکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم جامع الصلوات ہیں اور آپ کا ایک جملہ کئی معانی کو مل فرما دیتا ہے۔ آپ کا فرمان جو مذکور ہو چکا ہے۔ **لَا تَقْبَلُ الصَّلَاةَ إِلَّا يَطْهُرُ** کہ نماز بغیر طہارت مقبول نہیں ہوتی تو آپ کے اس ارشاد سے طہارت بدنی و لباسی و مقامی تینوں ثابت ہو گئیں اگر مقام نجس ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ لباس پلیدی ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ اگر بدن نجس ہو تو بھی نماز

نہیں ہوتی جس کی تائید رب العزت نے بھی فرمادی۔

اب جبکہ کی نجاست کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

تمام زمین امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسجد ہے۔

حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا هشيم قال حدثنا سيار وهو ابو الحكم

قال حدثنا جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت

خمساً لم يعطهن أحد من الأنبياء قبلي نصرت بالرب عبيد مسيرة شهر

وجعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً وأيما رجل من امتي أذكر كنهه الصلاة

(بخاری شریف ۱/۲۲)

فليصل وأحلت لي الغنائم

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو میرے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام سے کسی کو نہیں

دی گئیں رعب کے ساتھ میری امداد کی گئی ایک ماہ کی مسافت سے اور میرے لئے تمام

زمین مسجد اور پاک بنائی گئی اور میری امت سے جس آدمی کو نماز کا وقت آجائے تو

چاہے کہ نماز پڑھ لے اور میرے لئے غزوة میں لڑنے کا مال حلال کیا گیا۔

أخبرنا الحسن بن اسمعيل بن سليمان قال حدثنا هشيم قال حدثنا

سيار عن يزيد بن أبي عبيد بن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً أيما أذكر لك وجل

(نسائی شریف ۱/۲۲)

من امتي الصلاة صل

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے۔ میری امت سے کسی شخص کو نماز

کا وقت آجائے۔ اسی جگہ نماز ادا کرے۔

حدیث بخاری بن ایوب و قتیبہ بن سعید و علی بن حجر قاضی اناسمعیل

وہو ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبیاءِ لَیْسَتْ اَعْطِیْتُ جَوْامِعَ الْکَلِمِ وَ نَصْرَتُ بِهَا الرَّعْبَ وَ اُحِلَّتْ لِی الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِی الْاَرْضُ کَهْوَرًا وَ مِجْدًا وَ اُرْسِلْتُ لِی الْخَلْقِ کَافَّةً وَ خُتِمَ لِی النَّبِیُّونَ ۔ (مسلم شریف ۱۹۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام نبیوں پر چھ چیزوں سے فضیلت دیا گیا ہوں جو اجماع الکلم ہوں رعب سے امداد کیا گیا ہوں غنیمتوں کا مال میرے لئے حلال کیا گیا ہے اور تمام زمین میرے لئے پاک بنائی گئی ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی ہے۔ اور تمام خلقت کی طرف ایک میں ہی رسول بھیجا گیا ہوں۔ اور میرے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا گیا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں باقی انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت فرمائی جس میں تمام زمین کی پاکیزگی اور مسجد کا ذکر ہے اور مسلم شریف کی حدیث میں چھ چیزوں سے باقی انبیاء علیہم السلام پر فضیلت فرمائی۔

(۱) میں جو اجماع الکلم ہوں۔ میرا کلام ایک ہوتا ہے۔ مطالب جیٹھا ہوتے ہیں۔

(۲) رعب سے مدد کیا گیا ہوں یعنی میرے رعب سے ہی فتح ہو جاتی ہے۔

(۳) لوٹ کے مال میرے لئے حلال ہیں۔

(۴) تمام زمین میرے لئے پاک ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد ہے۔

(۵) تمام مخلوق کی طرف میں واحد رسول ہوں اب اور کوئی ایسا رسول نہیں جس کی رسالت

کارگر ہو۔

(۶) تمام انبیاء علیہم السلام میرے ساتھ ختم کئے گئے ہیں اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس مطلب کے لئے فیر نے ان احادیث صحیحہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہے وہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ ہے۔ جَعَلْتُ فِي الْأَرْضِ ظُهُورًا وَمَسْجِدًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَرِيمٌ نے میرے لئے تمام زمین کو پاک بنا دیا ہے اور تمام زمین ہی میرے لئے مسجد بنا دی اب اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف اس عموم کی حدیث کو ہی حجت بنا لیا جائے اور آپ کی فرمودہ مسجد کی باقی قیودات کو ترک کر دیا جائے تو نماز کے حجاز کی کوئی صورت ہی نہیں رہے گی۔ آپ نے مقام نماز کے کئی قیودات فرمائے ہیں اور ان مذکورہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی گندی سے گندی جگہ بھی ہو۔ پاخانہ ہو یا حمام جائے مخصوص ہو یا طہارت خانہ ہر جگہ نماز جائز ہو جاتی ہے۔ حالانکہ کسی مذہب میں یہ جائز نہیں بلکہ مقام نماز یا مسجد کے لئے جو جو شرائط اس حدیث کے علاوہ ذکر فرمائے ان شرائط کا پایا جانا یا آپ کی تجویز کردہ احتیاطات سے محاط رہنا ضروری ہے۔ اگر مقام نماز بھی مقدس نہ ہو تو نماز درست ہی نہیں تو اس فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب خاص سمجھا جائیگا۔ کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جَعَلْتُ فِي الْأَرْضِ مَسْجِدًا ۚ اَوْ ظُهُورًا پہلے مذاہب میں جہاں گرجا، کلیسہ بن جاتا اسی میں ان کی نماز جائز ہوتی یا بیت المقدس میں ہی ان کی نماز جائز ہوتی اگر باہر سفر میں ان کو نماز پڑھنے یا عبادت کرنے کا وقت آجاتا تو مسجد اقصیٰ کی مٹی خرید کر پہلے بائدھنی پڑنی جس کو کسی کپڑے پر بچھا کر اوپر نماز ادا کرتے۔ دوسری عام زمین پر نماز ادا نہ کر سکتے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری خاطر اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اور میری امت کے لئے تمام مسجد کو پاک بنا دیا ہے جہاں چاہیں نماز ادا کر سکتے ہیں ان کے بیت المقدس کی طرح ہمیں بیت اللہ یعنی بیت الحرام

کی زمین کے عودہ تمام زمین پر نماز ادا کرنے کی اجازت ہے اور یہ بھی نہیں کہ ان کے بیت المقدس کی طرح ادا کسی جگہ مسجد بن سکتی ہی نہیں بلکہ میرے لئے دبا عزت نے تمام تر زمین مسجد بنا دی ہے جہاں چاہیں ہم مسجد بنا سکتے ہیں۔ یہ ہے آپ کے جوامع الکلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ بلا شرائط پوری زمین پر نماز جائز ہے خواہ کسی ہر جگہ اس عموم ارشاد کے بعد شرائط کا ذکر بھی فرمایا نیچے۔

## مسجد اللہ میں کم از کم مکروہ شے کا احتیاط

(۳) اخبرنا قتيبة قال حدثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البصاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها۔ (نسائی شریف ۱۱۸۱۔ مسلم شریف ۲۱۰۰ بخاری شریف ۱۰۹۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوک کا گناہ ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دے۔

یعنی مسجد میں تھوک کا گناہ ہے لیکن فعلی سے ڈال دے تو اگر مسجد سے علیحدہ جگہ کی ہو تو دفن کر دے اگر فرض پختہ ہو تو نہ ضرور دے۔

## مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوک ملاحظہ فرما کر ناراض ہوئے

(۴) حدثنا قتيبة قال نا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم رذاي نخامة في القبلة فشق ذالبك عليه حتى رذاي في وجهه فقام فحكته بسبب الخ (بخاری شریف ۱۰۹۱)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے

قبلہ کی دیوار پر کھنگار پڑا ہوتا دیکھا تو آپ کو یہ بات شاق گزری تھی۔ آپ غضب ناک ہو گئے تو اپنے دست مبارک سے اس کو کھرچ دیا۔

## مسجد سے غلاظت دور کر کے خوشبو لگانا

(۵) اخبرنا اسحق ابواہیم قال حدثنا عائد بن جلیب قال حدثنا حید بن الطویل عن انس بن مالک قال رَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُخَامِتُ فِی قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّتْ وَجْہُہُ فَقَامَتْ اِمْرَءَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَكَلَّمَتْہَا وَجَلَّتْ مَكَانَہَا خَلُوْا فَاَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی طرف ایک کھنگار پڑا ہوا دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے حتیٰ کہ جناب کا سرخ اندر سرخ ہو گیا تو انصار سے ایک عورت کھڑی ہو گئی۔ تو اس کو اس نے کھرچ دیا اور اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا اچھا فعل ہے

## اگر تر ہو تو دھوے

(۶) وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ وُطِئَتْ عَلٰی قَدْرِ طُبِّ فَاغْسِلْہُ۔ (بخاری شریفہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی غلاظت تر تھری جائے تو اس کو دھو دو۔

## اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز جائز نہیں ہے

۱، اجونا عمر بن علی قال حدثنا يحيى عن اشعث عن الحسن عن عبد الله بن مغفل أَنَّا رَأَوْنَا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي  
إِعْطَانِ الْأَيْكَلِ - (نسائی شریف ۱۱۱)

عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کیا اونٹ بٹھانے کی جگہ کو اپنے جُحْلَتِ لَى الْأَرْضِ مَسْجِدًا قَطَعُوا اُسے نماز نہیں فرمادیا؟

## قبرستان میں نماز جائز نہیں ہے

نسائی شریف ۱۱۱ { رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ }  
ہم مساجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔  
کیا جُحْلَتِ لَى الْأَرْضِ مَسْجِدًا قَطَعُوا اُس میں قبرستان داخل نہیں حالانکہ قبرستان میں نماز پڑھنے والے کو آپ نے لعنتی فرمایا۔ کیا اس حدیث سے آپ قبرستان کو مستار نہ سمجھیں گے؟ اگر اُس کا عموم ہی رکھیں تو پھر تو تمہارے نزدیک جائز ہونی چاہیے ورنہ نہیں۔

## حمام و متقا برو زمین بابل میں نماز جائز نہیں

ابوداؤد شریف  $\frac{۱}{۲}$  { اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْضُ  
كُلِّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحِمَارَ وَ الْمَقْبَرَةَ وَ بَيْتَ شَا  
نِي كَرِيم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فرمایا تمام زمین مسجد ہے سوائے حمار و مقبرے کے۔  
ابوداؤد شریف  $\frac{۱}{۲}$  { اِنَّ عَلِيًّا قَالَ اَنْ حَتَّى عَلَيْهِ اسْتَلَامَ نَهَا فِي اَنْ اُصَلِّي  
فِي الْمَقْبَرَةِ وَ نَهَا فِي اَنْ اُصَلِّي فِي اَرْضِ بَابِلَ  
فَاِنْهَا مَلْعُونَةٌ۔

بے شک علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھے منع فرمایا کہ میں مقبروں میں نماز پڑھوں اور مجھے منع فرمایا کہ میں بابل کی زمین میں نماز پڑھوں  
اس لئے کہ وہ ملعونہ ہے۔

## بعض مساجد پاک لوگوں کے لائق نہیں ہوتیں

توبہ  $\frac{۱۱}{۱۱}$  { لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا الْمَسْجِدُ اسْتَسْبَحَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ  
يَوْمِهِ اَتَىٰ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّخِذُوا لِلَّهِ  
يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ۔

آپ اس مسجد میں کبھی بھی نہ کھڑے ہوتیں البتہ ایسی مسجد میں نماز ادا کریں جس کی بنیاد تقویٰ  
پر بنائی گئی ہو اول دن سے زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوتیں ان میں ایسے  
آدمی ہیں جو اس امر کو زیادہ پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک رکھیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہونے



دواول کو درست دکھتا ہے۔

یہ مسجد منافقین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی غیبت کے لئے تعمیر کی۔ رب العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانوں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع فرما دیا کیونکہ یہ مسجد اتقار کی بناء پر تعمیر نہیں۔ اس لئے آپ اس میں نماز ادا کریں۔ جو مسجد اتقار کی بناء پر تعمیر ہو اس میں آپ نماز پڑھنے کے لائق ہیں۔

کیونکہ آپ کے آدمی بھی پاک ہیں اور پاکیزگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ لوگوں کو ہی پسند فرماتا ہے۔ جناب وہ تو ارشاد تھا جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَزْكُرُهَا پاک کر میرے لئے تمام زمینیں پاک ہے اور مسجد ہے اور یہاں مسجد ہے اور پاک نہیں ہے اور پاک لوگوں کے لائق نہیں ہے۔ ثابت ہوا کہ تمام زمین آپ کے لئے پاک تو بنا دی گئی ہے اور مسجد بھی بن سکتی ہے لیکن زمین کا ہر بنامست ظاہری دباطنی سے پاک ہونا لازمی ہے۔

اس آیت کریمہ میں سب العزت نے نماز کے لئے مقام کے پاک ہونے کی شرط لگائی اور مسلمانوں کو پاک رہنے کا حکم بھی جاری کر دیا۔ دونوں امر اس ایک آیت کریمہ سے ثابت ہو گئے۔ اب جیسا کہ زمین کی پاکیزگی کے حکم عام کے لئے متخصیص موجود ہے ایسے ہی بدن ادب اس کے لئے بھی طہارت شرط ہے اگر بدلی ادب اس پاک نہ ہو تو نماز جائز نہیں۔

مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط تھا وہ تو ثابت ہو گیا۔ اب جیسا کہ بدن ادب اس اور مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط ہے ایسے ہی بدن ادب اس کے لئے بھی پانی کا پاک ہونا شرط ہے اگر پاک ہے تو بدن ادب اس پاک ہے ورنہ نہیں۔

## پانی کے پاک ہونے کی تدریسی دلیل

جواب (۳) فرقان ۱۹ ﴿وَأَنذَرْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ اور ہم نے آسمانوں سے پاک پانی اتارا۔

اس آیت قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ پانی مطلق بغیر کسی ملاوٹ کے بذات خود پاک ہے جس کا ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمَاءُ طَهُورٌ مَا لَا يَبْغِضُهُ شَيْءٌ كَرِهَ نَفْسُ پانی بالذات پاک ہے۔ آسمانوں سے نازل ہو یا زمین سے تھوڑا یا بہت پانی بالذات پلید نہیں ہو سکتا۔ اسلئے جس شے کی اس میں ملاوٹ ہو حکم اس کا رکھے گا۔ اگر پلید شے میں مل گیا تو پلید اور اگر پاک شے میں مل گیا تو پاک ہے کیونکہ جیسا کہ کورا پانی آسمانوں سے نازل ہوتا ہے۔ اس کو رَبُّ الْعَرْشِ نے مَاءً طَهُورًا فرمایا۔

تو پھر ملاوٹ کے ساتھ ملاوٹ کا حکم رکھے گا۔ پاک کے ساتھ پاک اور نجس کے ساتھ نجس پانی کی ذات میں نجاست نہیں ہے اگر پانی کی ذات میں نجاست ہے تو وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔ مسائل :- میں ثابت کرتا ہوں کہ پانی یعنی کنوئیں میں کسی چیزیں پلید کرتی رہیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پلید ہونے کا حکم جاری نہیں فرمایا۔

معلوم ہوا کہ کنواں خارجی شے سے بھی پلید نہیں ہوتا۔ خواہ گندی سے گندی شے اس میں گرے۔ گندی شے کو نکال کر پھینک دیا تو پانی پاک ہے منور۔

ابوداؤد و ترمذی شریف ۱/۱ ﴿بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ بیرضاعتہ جس میں حیض کے بھرے ہوئے لپٹے عورتیں پھینک دیتی تھیں اور مرنے ہوئے کتے بھی لوگ اس میں پھینک دیتے اور پاخانہ بھی اس میں ڈالاجاتا ہوتا تھا۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پلید نہیں فرمایا۔ بلکہ فرمایا اَلْمَاءُ طَهُورٌ مَا لَا يَبْغِضُهُ شَيْءٌ۔

## اَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُجَسَّدُ شَيْئًا كَالْمَطْلَبِ

اس حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُجَسَّدُ شَيْئًا پانی پاک ہے۔ اس کو کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔

جواب (۱): اس حدیث شریف کا بھی مطلب ایسا ہی عام ہے جیسا کہ ماقبل حدیث کے عموم کا ذکر کر چکا ہوں کہ ایک عموم حکم کو لے کر اس کے ممتاز حکموں کو چھوڑ دینا اسلام کے خلاف ہے۔ اگر اس حدیث شریف سے عموم ہی مراد لو گے تو سابقہ حدیث شریف جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَفْطَهُورًا سے بھی ہر پلیدی پاخانے پشیاب اہل جگہوں پر بھی نماز ادا کرنے کا فتویٰ دے دو اور عام مقابر میں اور اونٹ بٹھانے کی جگہوں پر اور بابل کی دین اور مسجد مزار میں بھی نماز ادا کر کے کا فتویٰ بھی دینا چاہیے حالانکہ یہ اتفاقاً ناجائز ہے تو اگر جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَفْطَهُورًا میں باقی حدیثیں مخصوصہ موجود ہیں اور ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے تو الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُجَسَّدُ شَيْئًا میں باقی حدیثوں کی تخصیص کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔

جواب (۲): اگر اس حدیث شریف کو عام ہی رکھا جائے تو رنگ و بو و مزہ بدلنے سے بھی پانی پلید نہیں ہونا چاہیے۔ حالانکہ یہ اتفاقاً پلید ہے۔

جواب (۳): جواب اولیٰ یہ ہے تو اس حدیث میں سائل کا علم نہیں قبل اس وقت لکھا ہوا ہے۔ اس لئے یہ حدیث مرفوع نہیں لہذا حجت دہی و دوسرا جواب آپ کی مذکورہ حدیث اَنَّ الْمَاءَ لَا يُجَسَّدُ شَيْئًا ضعیف ہے قرآن کریم وَالْمُجْتَزِ

فَاجْزُءُ کے مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتی اور اس حدیث کے ضعیف کے متعلق آپ کے گھر سے ہی جواب عرض کر دیتا ہوں۔

مِثْلُ الْاَوْطَارِ ( اَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجَسُهُ شَيْئٌ ) وفی اسنادہ ابو سفیان  
مسنفہ شرمکانی ۱/۱۳۱ { ظریف بن شہاب وهو ضعیف متروک } وعن ابن  
عباس عند احمد وابن خزيمة وابن حبان بخوكة وعن سهل بن سعد  
عند الدارقطني وعن عائشة عند الطبرانی فی الاوسط وابی یعلی  
والبزار وابن اسکن فی صحاحہ ورواه احمد عن طریق اخرى صحیحة  
لكنه موقوف واخرجه ايضا بزيادة الاستثناء الدارقطني من  
حديث ثوبان ولفظه اَلْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ  
رِيحُهُ اَوْ طَعْمُهُ ) وفی اسنادہ رشد بن سعد وهو متروک . . . . .  
وقال الشافعي لا يثبت اهل الحديث مثله وقال الدارقطني لا يثبت هذا  
الحديث وقال النووي اتفق المحققون على تضعيفه -

( اَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ ) اس کے اسناد میں ابوسفیان ظریف بن شہاب  
ضعیف ہے متروک ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت احمد اور ابن خزيمة  
اور ابن حبان کے نزدیک ایسے ہی ہے اور سهل بن سعد ہے دارقطنی کے نزدیک اور  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے طبرانی اوسط میں اور ابویعلیٰ اور بزار  
اور ابن اسکن نے اپنے صحاح میں کیا ہے اور احمد نے دوسرے طریقے سے بیان کیا ہے  
لیکن وہ موقوف ہے اور دارقطنی نے ثوبان کی حدیث میں استثنا کی زیادتی سے بیان کیا  
ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں اَلْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ رِيحُهُ

اد حکمہ، اس کی اسناد میں رشد بن سعد متروک ہے۔ . . . اہم شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اسی حدیث محدثین کے نزدیک ثابت نہیں اور دارقطنی نے کہا ہے یہ حدیث ثابت نہیں اور نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

لہذا تمہارا اس حدیث سے اسناد لال قرآن کریم کے مقابلے میں غلط ثابت ہوا کیونکہ تمام محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے تمہارے بہت بڑے محدث شروکانی نے اقرار کر لیا اب تمہاری اس حدیث کے بھی ساتھ نہ دیا۔

۳۴) تیسرا جواب: جب تم اس حدیث پر عقیدہ رکھتے ہو اور باقی قرآنی آیات جہالت کے متعلق ہیں ان کو ٹھکراتے ہو اور احادیث صحیحہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو مختلف عزرائیل سے مذکور ہیں ان کو بھی پس پشت ڈالتے ہو۔ اور جن اشیاء کو قرآن و حدیث نے قطعاً حرام فرمایا ہے۔ اس ایک منقطع حدیث پر عمل کرنے ہوئے تمام حرام چیزوں کے استعمال سے حرام کو حلال بناتے ہو تو پھر پورا عمل کر دو۔

۱۔ مذکورہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔ کہ کھتے مردار کو یا شہر کے پاخانوں کی گندگی کو یا حیض کے بھرے ہوئے گندے کپڑوں کو نکال دو اور بعد میں پانی استعمال کرو تو یہ تم نے اس حدیث کے کس فقرے سے نکالا کہ ان غلاتہ کے نکال چھینکو تو پانی پاک رہتا ہے بلکہ اس میں تو یہ ہے اَلنَّمَاءُ طَهُوْهُمَا لَا يَبْجَعُ شَيْئٌ پانی پاک ہے اس کو کوئی حرام شے پلید کر سکتی ہی نہیں۔ تو جب تم نے اس اصول کو اپنا معیار بنایا تو گندگی کو پانی سے نکلنے کی کیا ضرورت ہے جب پانی کو کوئی شے پلیدی نہیں کر سکتی تو گندگی کو مت نکالو پانی پاک ہے اور نہ ہی حکم ہوا کہ مردہ کھتے اور حیض کے بھرے ہوئے کپڑے نکالو اور پاخانوں کی گندگی نکالو تو جب تم حدیث پر فقط

بلفظ عمل کرتے ہو تو ان کو مت نکالو یا نکلانے کا حکم دکھاؤ۔

(ب) بلکہ تمہیں تو چاہیے ہر وقت سنت پر عمل کرتے ہوئے گڑ کا پانی پیو۔ وضو بھی کرو۔ غسل بھی کرو۔ اس سے کپڑے بھی دھوؤ۔ کیونکہ میر بضاہ کی مذکورہ چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے بلکہ کنیز کا پانی تو کھڑا ہوتا ہے اور گڑ یعنی گندے نالے کا پانی بہتا ہوتا اس سے اچھا ہے اور یہ نالہ تنہا اس مسئلہ میر بضاہ کا ہم مثل ہے اور تم بھی آپ کے ہم مثل اور یہ گڑ تنہا ہے مجرب میر بضاہ کا ہم مثل اب تو مثل کو مثل مل گیا مسئلہ حل ہو گیا جھگڑا ختم ہو جائے۔ کیونکہ مثلاً: مثیل یداً یداً شوبہ کا حل ہو گئی۔

۴۔ چوتھا جواب: یہ حدیث قرآن کریم کی آیات صریحہ و التَّوَجُّدُ فَاجْزُوا حادیث صحیحہ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے۔ شافعی اس لئے حجت نہیں ہو سکتی اسلام طہارت کے لحاظ سے تمام مذاہب سے ممتاز ہے اگر تم نے طہارت کے مسئلہ کو ہی گڑ میں استعمال کر لیا تو اسلام کو تم نے ختم کر دیا۔

۵۔ پانچواں جواب: جب قاعدہ کلیہ بن گیا کہ اَلْأَنَاءُ طَهُوْرًا لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ تَوَرَّ اَلْأَنَاءُ کا لفظ مطلق ہے۔ پانی تنقہد اہو تو بھی کتے کے گوشت یا حیض کے کپڑے پڑنے سے پاخانہ پڑنے سے بھی پیدا نہیں ہونا چاہیے۔ مار کثیر کو تو آپ بھی تسلیم کرتے ہو۔

۶۔ اصول شرعی ہے کہ جس چیز کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ جب مرے کتے کا پانی پاک اور حلال ہے تو کتا بھی حلال ہونا چاہیے جب حیض کی بھری ہوئی ٹلیا کا پانی پاک و حلال طیب ہے تو حیض کے خون کو بھی حلال و طیب ہونا چاہیے۔ جب پاخانہ کا پانی تمہارے نزدیک حلال و پاک ہے تو پاخانہ بطریق اولیٰ حلال و پاک ہونا چاہیے۔ حالانکہ تمہارے نزدیک بھی کتا حرام لیکن کتا اگر مردہ کنویں میں پڑا ہے تو مرے ہوئے کتے کا پانی حلال

طیب حیض پلید حرام لیکن حیض کے بھرے کپڑے کو اگر کنڈ میں ڈال دیں تو غن حیض کا پچھڑا پانی حلال و طیب، پاخانہ پلید حرام لیکن اگر کنڈ میں میں جتنا بھی پاخانہ ڈال دیں کنڈ کے پانی کو حرام و پلید نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا پانی استعمال کرنا جائز۔ بھی تنہا ہی یہ منقہ ہماری سمجھ سے دور ہے پہلے تو یاد ہم سنتے تھے کہ تم دہلی گوہ اور بھو اور کچھوے اور جھکی چوہے کو ہی حلال سمجھتے ہو۔ لیکن تنہا ہی پوری حلال چیزوں کا میرے علم میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

اور جن کے نزدیک گندہ اور جس پانی بھی پلید و حرام نہیں بلکہ پاک سمجھتے ہیں تو ان کی نہ طہارت بدلی ہوئی اور نہ باسی بلکہ ایسے پانی سے تازہ وضو بنایا جائے تو جلنے نماز بھی پلید تو جس عبادت کے تمام اسباب ہی مغفوق ہوں تو مسبب کیسے پایا جاسکتا ہے تو بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَقْبَلُ الصَّلَاةَ إِلَّا بَطْهَرَةٍ تو تہا ہی نماز کجا کوئی عبادت بھی صحیح نہ ہوئی جس کے کپڑے بدن مقام سب ہی پلید ہوں وہ تو حقیقی پلید ثابت ہوا اور یہ سب پلیدی صرف پلید پانی کے استعمال سے پڑی اب فقیر شرعی طور پر اس کا حل قرآن و حدیث سے لکھتا ہے۔

## کتے کا جھوٹا حرام اور پلید ہے

مسلم شریف ۱۳۱۱ ابو داؤد شریف ۱۱۱۱ | حدیثنا ذہیب بن حرب قال ناہی عن  
نسائی شریف ۶۶۱ ترمذی شریف ۱۱۱۱ | بن ابراہیم عن مشاہیر حسان عن  
مشکوٰۃ شریف ۵۲ | نیل الاوطار ۱۱۱ | احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ قال  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُورٌ رَأَيْتُ أَحَدًا كَرِهَ إِذَا دَلَّ لَمْ  
فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يُغَسِّلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَمْ يَكُنْ بِالْقَبَابِ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تھائے کسی برتن میں چاٹے تو تھائے اس برتن کی پاکیزگی یہ ہے کہ پہلے ایک دفعہ مٹی سے صاف کیا جائے۔ سات دفعہ دھویا جائے۔

کیوں جناب! جب کتے کے منہ لگائے ہوئے برتن کو پاک کرنا ہو تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے مٹی سے خوب صاف کر کے پھر سات دفعہ پانی سے دھوئے تو پاک ہوتا ہے تو جہاں جس پانی میں کتا مرا ہوا پڑا ہو اس پانی سے دھونے سے کیسے وہ برتن پاک ہو سکتا ہے اگر کتے مرے پڑے کا پانی پاک تھا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن میں کتے کے منہ ڈالنے سے پاک فرمانے کا کیا مطلب بلکہ فرماتے کہ برتن میں اگر کتا منہ ڈال دے تو برتن پاک ہے۔ جب پانی میں کتا مرا پڑا ہو تو پانی پاک ہے تو برتن میں کتے کے منہ لگانے سے برتن کیسے پلید ہو گیا اور دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے ہمیں تو چاہیے کہ جس برتن میں کتا منہ سے چائے اس کو گڑھے پانی سے صاف کیا جائے تاکہ طہارت علی البہارت سے تہااری دونوں سنتیں پوری ہو جائیں۔ یا یہ کہو کہ کتا پانی میں کتا ہے تو مرنے کے بعد بھی منہ پانی سے باہر رکھنا ہے یا یہ کہو کہ اس کے منہ کا لعاب تو پلید ہے اور پلید کھنڈہ ہے۔ لیکن اس کا گوشت پوست حلال و پاک ہے کچھ تو سوچ کر بات کیا کرو۔ دشمنان حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی باتیں پیش کر کے مذاق کا موقعہ کیوں دیتے ہو۔ بلکہ اس مذکور بالا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا کہ کتا جب برتن کو چاٹے تو مٹی سے پہلے صاف کیا جائے اور سات دفعہ دھونا چاہیے۔ تب برتن صاف و پاک ہوتا ہے تو ایسے ہی اگر کوئی مٹی میں کتا مر جائے تو اس کو بھی پہلے مٹی سے پر کیا جائے تاکہ مٹی کتے کی پلیدی کھینچ لے بعد میں مٹی کو کوئیٹ کے چپے تک نکالا جائے تو کتوں پاک ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

سوال: مٹی سے صاف کرنے والی سنت تو ایسے ادا ہو جائیگی۔ لیکن سات دفعہ



دھونے کی سنت رہ جائے گی۔

محمد عکرم: پہلی بات تو یہ ہے کہ مٹی سے کتے کی نجاست اٹھ گئی باقی رہا پانی کی سات شرطیں تو وہ جیسے جیسے آخر کی مٹی نکلتے جائیں گے ساتھ ساتھ پانی بھی صاف ہوتا جائیگا۔ ایک دفعہ تو پانی نہیں آجاتا۔ بلکہ جب مٹی آخر کی رہ جائے گی۔ تو پانی ساتھ ساتھ زیادہ آئے گا۔ جس کے صاف کرنے سے شرائط بھی پوری ہو جائیں گی۔

اب مذہبی صداقت کا فیصلہ تم پر ہے ایک مذہب کنوئیں سے مرے ہوئے کتے کو نکال کر کنوئیں میں مٹی بھر کر آخر تک نکال کر کنوئیں کا پانی استعمال کرتے ہیں وہ طیب ہیں اور ان اللہ یُحِبُّ الْمُتَوَاسِعِينَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ سے پاک بن کر خداوند کریم کی دوستی کے لائق بنتے ہیں اور دوسرا مذہب کنوئیں میں مرے ہوئے کتے کے پانی کو پی کر اس سے کپڑے دھو کر اس سے غسل و وضو کر کے خدا کے دوست بن سکتے ہیں؟ یا طیبین کا دعویٰ کر کے خداوند کریم کی دوستی کے لائق بن سکتے ہیں؟ اسی لئے ایسے پانی کو استعمال کرنے والے لوگ تمام عمر نمازیں پڑھتے ہیں اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس حدیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ اگر کتے مرے ہوئے کا پانی پاک ہوتا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاٹے ہوئے برتن کو پاک و صاف پانی سے برتن پاک کرنے کا ارشاد نہ فرماتے اور اگر کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو صاف ستھرے پاک پانی سے دھویا جائے تو تمہارا استدلال اَللّٰمَّ طَهِّرْهُمُ مَّا لَا یُجْنِسُ شَیْئًا غَلَطٌ ثابت ہو گا۔

ساتواں جواب :- اگر کتے بچے وغیرہما جنہما جانور مردہ ہی پانی میں گرنے سے حلال و پاک تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھری مرے ہوئے جانوروں کو پاک فرمانے کی کیا ضرورت تھی اور بحری پانی کی خصوصیت نہ فرماتے۔



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاءُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ  
 فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَسْمَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَذَا  
 هُوَ كَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَكَهْدُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبَا سَلَمَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی  
 نے سوال کیا کہ حوض ہم دریا یا سمندر میں جاتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے  
 ہیں تو اگر ہم اس کے ساتھ وضو کر لیں تو پیالے سے نہ جائیں کیا ہم دریا یا سمندر کے پانی سے  
 وضو کر لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریا اور سمندر کا پانی پاک ہے اس  
 کا مردہ جانور حلال پاک ہے اور اسی باب میں جابر اور فراسی سے بھی روایت ہے کہا  
 ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ  
 فقہاء کا ہے بعض ان سے ابو بکر و عمر و ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں انہوں  
 نے دریا اور سمندر کے پانی سے استغسال کو جائز فرمایا ہے۔

ان احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ سمندر اور دریا کے پانی کے  
 جانور پانی میں مرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا بری جانور جن کو قرآن و حدیث نے حرام و پلید  
 فرمایا ہے ان سے کنوؤں کا پانی ضرور پلید ہو جاتا ہے ان کی تطہیر کے بغیر ان کے پانی  
 حرام و پلید کہ استغسال کرنا حرام و گناہ ہے۔

حیض کی نجاست قرآن کریم سے

بقرہ ۲۸ { وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَأَعْتَزِلُوا النَّسَاءَ

فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَاضِعِينَ لَا يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ -

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ آپ سے سدا ل کرتے ہیں حیض کے خون کے متعلق فرما دیجئے کہ وہ پلیدی ہے حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں۔ پھر جب خون حیض سے پاک ہو جائیں تو جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم فرمایا ہے ان کے قریب آؤ بے شک اللہ قلم لے کر دالوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک ہونے والوں کو دوست بنا لیتا ہے۔ اس آیت کریمہ سے پانچ ارشاد الہی ثابت ہوئے۔

۱۔ حیض کا خون پلید ہے۔

۲۔ حیض کی حالت میں آدمی اپنی بیوی کے پاس نہیں جاسکتا حیض والے مقام کو جو اس کے لئے پہلے حلال تھا چھو نہیں سکتا۔ ایام حیض میں خون حیض کی وجہ سے قریب جانا خداوندی حرمت ہے۔

۳۔ خون حیض کے آنے سے عورت پلید ہو جاتی ہے۔ اس کے ظاہر بدن پر لگے یا نہ لگے اس کے اندر سے خون حیض بہتے ہی عورت پلید ہے سوائے ہاتھ منہ کے کیونکہ اس کی شخصیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے کہ یہ دھونے سے پاک ہے۔ ۴۔ جو شخص ایام حیض میں عورت کے قریب چلا جائے جب تک توبہ نہ کرے گنہگار ہے۔ عذاب کا مستحق ہے۔

۵۔ جو شخص عورت کی اس نجاست سے پرہیز کرے گا۔ اپنے کپڑوں اور بدن کو خون حیض کی پلیدی سے محفوظ رکھے گا اور عورت کے قریب بھی نہ جائے گا وہ پاک ہے ورنہ

پبلیڈ اور بچنے والے پاک لرگوں کو اللہ تعالیٰ محبوب بنا لیتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے خون حیض کو پبلیڈی فرمایا اگر تمام شہر کی عورتوں کے خون حیض سے لٹھر ٹرے ہوئے کپڑے کنوئیں میں ڈرنے سے کنوئیں کا پانی پاک ہی رہنا تھا تو رب العزت کو قُلْ هُوَ اَذَىٰ فرما کر حیض کو پبلیڈی کا فتویٰ کیوں لگانا تھا۔ بلکہ فرما دیتا اچھی چیز ہے امدان دلوں میں عورت کو حیض کی وجہ سے پسیر ہونا فتویٰ بھی نہ دیتا۔ جس سے خون حیض نکلے وہ مقام تو پبلیڈ۔ لیکن جس پانی میں وہ خون حیض کا مجموعہ داخل ہو وہ پاک تو یہ تھا ہی منطق ہی ثابت کرتی ہوگی۔ تہدیٰ یہ حدیث قرآن وحدیث صحیحہ کے صراحۃً خلاف ہے اس لئے شاذ ہے اور قرآن کریم کے صریح حکم کو چھوڑ کر ہم پبلیڈی کے مرکب کیجے بی جائیں۔ جب رب العزت نے خون حیض کو پبلیڈی کا حکم لگا کر خون حیض سے اجتناب کرنے والوں کو پاک فرمایا اور حالات خون حیض کو پبلیڈ فرمایا۔ اور یہ بھی حکم سنا دیا کہ اس کے قریب جانے سے توبہ کرو اور اگر قریب نہ جاؤ گے تو میں تجھے دوست بنا لوں گا۔ تو بہی جس شخص کو خدا کا حکم کی دوستی مطلوب ہے وہ حیض کی سباحت سے اجتناب کرے کیونکہ رب العزت تو مسطہرین کو ہی دوست بناتا ہے تو جس کا دل چاہے خون حیض امد اس کی مرکب اشیائے پرہیز کر کے وہ پاک ہے اور دوست خداوند کریم بن جائے اور جس کا دل چاہے خون حیض کے معرکہ کنوؤں کے پانی کو استعمال کر کے خداوند کریم کے شریک کا دوست بن جائے۔

دوسرا جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے خون سے کپڑوں کو پاک کرنے کی تاکید فرمائی جس کو غیر طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ فرمایا کہ خون کے ٹھکے ہوئے کپڑوں سے نماز جائز نہیں اور اگر خون حیض کے بھرے ہوئے کپڑوں کو پاک کرنا مقصود ہو تو پھر پانی بھی دیا ہی دستیاب ہو جس میں حیضوں کے بھرے ہوئے کپڑے پڑے

ہوں اور مرے ہر ٹے کتے اور پاخانے سب شہر کے پڑے ہوں تو وہ حیض کا کپڑا حیض کے عرق سے کیسے پاک و صاف ہو گا۔ جب وہ خود پلید ہے تو جس میں پڑے گا اس کو پاک کیسے رہنے دے گا۔ فَأَعْتَبْتُ ذَايَا أُولِي الْأَبْصَارِ -

اب تم کہتے ہو کہ جس کنوئیں میں کتے مرے ہوئے پڑے ہوں اور حیضوں کے بھرے ہوئے کپڑے پڑے ہوں شہر کا پاخانہ بھی اس میں پڑتا ہو۔ اس کنوئیں کا پانی پاک ہے اور تم نے قرآن و احادیث صحیحہ اور طہارت اسلامی کے خلاف ایک مثلاً حدیث پڑھ دی جس کے متعلق فیقر نے کتے کی نجاست کا بیان تنہائے سلمے پلٹ کر دیا۔ اور حیض کی پلیدی قرآن کریم سے ثابت کر دی اب باقی رہا پاخانے کی نجاست اس کا تو میرے خیال میں بھنگی بھی قائل ہو گا کہ پاخانہ نجس ہے اور جس کنوئیں میں پڑ جائے اس کو پلید حرام ہے اور نہ ہی وہ پی سکتا ہے سوائے تنہائے لیکن میں اب اس کے درے صرف پیشاب کی غلطی اور نجاست کا ذکر کر دیتا ہوں۔ کہ وہ پانی میں پڑنے سے اس کی کیا حالت رہتی ہے اگر تم زیرک ہو گے تو نجاست پاخانہ کو خود سمجھ جاؤ گے۔

## پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

ابرو اوو ۱/۱، ۱/۲ { حد ثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن محمد بن عجلان قال سمعت ابي يحنث عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم في الماء الدائم ولا يغسل فيه من الجنابة -

محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کرتے تھے۔ فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کوئی بھی کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں جنابت کا غسل کیا جائے۔  
ثابت ہوا کہ پیشاب اور غسل جنابت سے پانی پیدہ ہوتا ہے۔

**ترمذی شریف ۱۱/۱** { اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن یزید المقرئ عن سفیان عن ابی الزناد عن موسیٰ بن ابی عثمان عن ابیہ عن ابی ہریرۃ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے پانی میں کوئی تمہارا پیشاب ہرگز نہ کرے پھر اس سے غسل کیا جائے۔

اس حدیث میں بھی کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی غفلت ہوئی اور آپ نے منع فرمایا کہ اگر اس میں پیشاب کیا جائے۔ پھر غسل جنابت کرے تو پییدہ دور نہ ہوگی۔

**بخاری شریف ۱۴/۱** { حدثنا ابو الیمان قال انا شعيب قال انا ابو الزناد ان عبد الرحمن بن هرم بن الاعرج حدثنا انه سمع ابا هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لئن لم يخفف الاخذون المتأخرون وبأسناده قال لا يبولن أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجدي ثم يغتسل بيه -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہم آخراے ہیں سبقت لے جانے والے ہیں امدادی اسناد کے ساتھ فرمایا ہرگز نہ پیشاب کرے کوئی تم سے کھڑے پانی میں۔ جو دہے پھر اس میں غسل کیا جائے۔

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ جس پانی میں پیشاب کیا جائے اس میں غسل جنابت کرنے سے انسان پاک نہیں ہوتا۔ پلید ہی رہتا ہے۔ کیونکہ پیشاب کرنے سے پانی پلید ہو جاتا ہے۔

ابن ماجہ ۲۹ { حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ حدیثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدٌ كَهْرًا فِي الْمَاءِ التَّارِكِ -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کوئی بھی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

مسلم شریف ۱۳۸ { حدیثنا یحییٰ بن یحییٰ و محمد بن رمح قالانا اللیث ج و حدیثنا قتیبہ قال قالنا عن ابی النضر بیوع جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ التَّارِكِ -

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمادیا۔ پیشاب سے پانی کا پلید ہونا جب احادیث سے ثابت ہوا تو بول و براز پانی میں پڑے تو پانی کو پلید کیسے نہیں کر سکتا۔

## پیشاب کی چھٹیوں سے عذابِ قبر

نسائی شریف ۱۲ { أَخْبَرَنَا عَنَّا دِينَ السَّوْءِ عَنْ دِيكَمَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُخْبِرُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ



فِي كَبِيرٍ اِمَّا هَذَا فَاِنَّكَ لَا يَسْتَرْزِقُ مِنْ بَوْلِهِ وَ اِمَّا هَذَا فَاِنَّهُ كَانَ يُشْبِثُ بِالنَّمِيَةِ  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں قبروں والوں  
پر عذاب کئے جا رہے ہیں۔ اور کسی کبیرہ گناہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ یہ ایک تو پیشاب سے  
پاک نہیں رہتا تھا۔ اور یہ دوسرا غیبت سے چلتا تھا۔

تو اس حدیث شریفہ سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان کی غیبت سے بھی عذابِ قبر ہوتا ہے۔ اور  
پیشاب سے ناپاک ہونے والے کو بھی عذابِ قبر ہوتا ہے۔

اب تم سوچو کہ جب بدن پر پیشاب کے چھینٹوں کے پڑنے سے عذابِ قبر ہوتا ہے  
تو جس کے اندر وہاں ہر بول و ہر باز کا پانی ہو گا۔ بھلا وہ کیسے زبردست عذابِ قبر میں مبتلا  
ہو گا۔ پھر اور کڑے پانی کو کسی کے کپے سے استعمال نہ کر دینا سخت عذابِ قبر میں  
مبتلا ہو گئے اور اگر تنہا سے استعمال اَلْأَنَاءُ طَهْنُ دَلَا يُجْنَسُ شَيْءٌ نَارُ كَرْتَارِ  
کپے مطلقاً ہی مراد یا جلئے تو کتے کے جھوٹے والی تمام احادیث صحیحہ اور نہایت  
یحض والی آیت خداوندی و احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پانی میں پیشاب  
کرنے کی احادیث کثیرہ کی تکلیب عام لازم آتی ہے اب تنہا ہی مرضی پر موقوف  
ہے چاہے ایک ضعیف حدیث کا غلط مطلب سمجھ کر تمام آیات قرآنیہ و احادیث  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا دو اور چاہے اس کو باقی حدیثوں سے تطبیق  
دے کر سب کو تسلیم کر دے اور پلیدی کر چھوڑ کر خداوند کریم اور نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاک و صاف امنی بن جاؤ۔

# پاک پانی قرآن کریم سے

فرقان ۱۹ { وَ اَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا لِّنُخْرِجَ بِهِ بَلْدَةً مَّيِّتًا وَ نُقَيِّئَهُ فَمَا خَلَقْنَا اَنْعَامًا ذَا اَنَا سَخٰی كَسِيْدًا

اور ہم نے آسمان سے پاک پانی نازل کیا تاکہ ہم مردہ شہر کو اس سے زندہ کریں۔ اور وہ پاک پانی ہم اپنی مخلوق سے چوپایوں اور بہت سے انسانوں کو پلاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جبکہ آسمانوں سے بلا ملاوٹ صاف پانی نازل ہوتا ہے وہ خود طہا ہر بھی ہے اور مطہر بھی ہے۔ خود بھی پاک پلیدی کو بھی پاک کر دیتا ہے تو پھر ایسے مار طہور میں اگر پاک شے کی ملاوٹ ہو تو پاک رہے گا۔ اگر پلیدی کی ملاوٹ ہو تو پلیدی کا حکم رکھے گا۔ پانی من حیث الماء پلیدی نہیں ہے۔ خارجی پلیدی چیزوں سے پلیدی ہوتا ہے۔ یہی مطلب ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنْعَامٌ طَهُورًا لَا یُجْبَسُ شَیْءٌ جَسَی پانی پاک ہے ننھٹا ہر یا بہت اس کو کوئی شے پلیدی نہیں کرتی۔ پہاڑ سے جاری ہو چاہے زمین سے نکلے چاہے کنوئیں میں ہو خواہ ننھٹا اینٹوں کے حوض میں ہو چاہے خواہ آسمان سے نازل ہو۔ مگر اگر جس شے اس میں مل جائے پھر تو ہر صورت پلیدی ہے۔

الفال ۹ { اِذْ یَفْشٰی کُمُ الرِّیَاسَ اَمْنَةً مِّنْهُ وَ یُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّیَطْہَرٰ کُمْ بِہٖ وَ یُزِیْدَ لَکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ۔

جب تھیں اونگھنے کی طرف سے ڈھانپ لیا اور رب العزت نے تم پر آسمانوں سے پانی نازل فرمایا تاکہ تمہیں اس کے ساتھ پاک کرے اور تم سے شیطان کی پلیدی دور کرے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ پانی پاک صاف بغیر پلیدی طے کے پاک کرنے والا ہے اور پلیدی ملا ہوا پانی نہ پلیدی کپڑے کی پلیدی کو دھو کر سکتا ہے نہ بدن کی پلیدی کو۔ اور رجز الشیطان ہے یعنی جنابت بھی پاک پانی سے ہی دور ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ ایسی جو شخص مرے ہوئے کتوں اور حیضوں کے لٹھڑے ہوئے کپڑوں کے معرق پانی اور بول و براز کے مرکز۔ پانی سے وضو کرے یا غسل کرے یا کپڑے دھوئے تو وہ کبھی پلیدی سے پاک نہیں ہو سکتا بلکہ جس جگہ بیٹھے گا اس جگہ کو بھی پلیدی کرے گا۔ ہمارے یہاں تو یہی جس پانی میں کتے مرے ہوں اور گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہو اس کو گٹر کہتے ہیں۔ لیکن تمہاری اصطلاح میں اس کو کنول کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں کنواں اس کو کہتے ہیں جو پاک و صاف پانی ہو گندگی سے مبرا ہو۔ آگے تمہاری پسند جس کو چاہو پسند فرماؤ۔

## جنت میں بھی پاک لوگوں کا داخلہ ہوگا

زمرہ ۲ {وَسَيَقُولُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِنَّا الْبَحْتَةُ زُجْرًا حَتَّىٰ اِذَا جَازُوْهُمَا فَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خُذْ نَسْتَهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ مَّبِيْنَتُمْ فَاَدْخَلُوْهُمَا جَنَّاتٍ -

اور چلائے جائیں گے خداوند کریم کے متقی لوگ جنت کی طرف گروہ کے گروہ حتیٰ کہ جب جنت کے پاس تشریف لائیں گے اور اس وقت جنت کے دروازے کھلے جائیں گے اور جنت کے دربان ان کو عرض کریں گے سلام علیکم وہ آپ پر اللہ کا سلام ہو تم دنیا میں پاکیزہ رہے تو آپ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جائیے۔

تو اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ پاک لوگوں کا ہی استقبال کریں گے اور

پاک لوگوں کو ہی سلام علیکم کہیں گے اور عرض کریں گے کہ طَیِّبَتُمْ فَأَدْخُلُوْهَا خُلْدِیْنَ  
تم دنیا میں پاک ہے اور تم نے دَاخِلُجَزَا فَجَزَا حکم خداوندی پر پورا عمل کیا پانی بھی گندا  
استعمال نہیں کیا اور رجز الشیطان منی وغیرہ سے بھی اجتناب رکھا تو اب تم ہمیشہ کے لئے  
جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو داخل جنت پاک لوگوں کے لئے ہے جن کے اندر گٹر کا پانی ہو  
بدن گٹر کے پانی سے معرق ہو پکڑے منی سے چپکتے ہوں بھلا ایسے لوگوں کو جنت کہاں نصیب  
ہوگی۔

تو مسلمانو! اگر جنت کی خواہش ہے تو قرآن و حدیث کے مطابق پاک ہو جاؤ اور دَاخِلُجَزَا  
فَاخْجَزَا سے ہر نجاست سے پرہیز کرو۔ دوست اب تم ہی بتاؤ کہ پاخانہ اور حیض کے ٹھکڑے  
ہوئے پکڑے اور مرے کتے کیا طہیبت سے ہیں یا خباثت سے ہیں ایسے ہی حیض کے کپڑے طہیبت  
سے ہیں یا خباثت سے ایسے ہی منی طہیبت سے ہے یا خباثت سے یہ فیصلہ تم پر ہے اگر خباثت  
ہیں تو ان سے اجتناب کرو اگر تمہارے نزدیک طہیبت سے ہیں تو سبحان اللہ پھر طہیبات تمہارے  
جیسے طہیبول کو ہی مبارک رہیں ہم تو ان سے بیزار ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا الْاِبْلَاحُ الْمُبِیْن۔

## قرآن کریم سے مردہ اور بیٹہ والا خون حرام ہے

اَلْعَلَمُ ۙ اِنَّكَ لَا اِجْدَیْنَا اَدْحٰی اِنِّیْ مُحَرَّرٌ مَّا عَلٰی طَاعِمٍ لِّطَعْمِهِ  
اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دُمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمًا خَنِیْزِیْرًا فَاِنَّهُ رَجَبٌ  
اَوْ فِسْقًا اَوْ هَدْلٌ اَوْ بَعْدُ اَللّٰهُ بِہِ فَعِیْ اَضْطَرَّ غَیْرُ بَاغٍ وَّلَا عَادِیَاتٍ  
وَبَلَکَ عَفْوًا رَّحِیْمًا۔

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو میری طرف وحی کی گئی میں کسی کھانے کو حرام



ہم انہیں جانے نہیں دیتا۔

## قرآن کریم میں حلال کو نسی چیز ہے

۱۔ مائدہ ۴ { يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ

حضرت آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے آپ فرمادیجئے

تمہارے لئے طہیبت چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

اب قرآن کریم کا فیصلہ تو حلال چیزوں کے لئے یہ ہے کہ اگر طیب ہے تو حلال ہے

اگر طیب نہیں تو حلال نہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے کہ مردہ کتا اور حیض کے تھڑے ہوئے

پکڑے اور پاخانہ طہیبت میں شامل ہے یا نجس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

بول و براز کے لئے بیٹھو تو بایاں پاؤں پاخانہ میں پہلے داخل کر کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْجَبَانَةِ کہو۔

۲۔ مائدہ ۳ { وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

الَّذِیْ اَنْتُمْ بِہٖ مُّؤْمِنُوْنَ ۔

اور کھاؤ اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے حلال طیب اور

اللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ اللہ جس کے ساتھ تم ایمان لانے والے ہو۔

## رزق کے لئے طیب ہونا شرط ہے

۳۔ انفال ۱۳ { وَ رَزَقْکُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّکُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں طہیبت سے رزق دیا۔

ثابت ہوا کہ جو شے طیب نہیں وہ ایمانداروں کے لئے رزق نہیں۔

۴۔ مائدہ ۴۸ { قُلْ لَا يَسْتَوِي الْجَاهِلُ وَالْطَّيِّبُ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جہیت اور طیب یکساں نہیں ہیں۔

۵۔ البقرہ ۲ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اكُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا دَنَّاكُمْ

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں طہیت یعنی پاکیزہ سے رزق دیا ہے تم اس کو کھاؤ۔

ہم تو بھائی اس رزق خداوندی کو استعمال کرنے کو تیار ہیں جو رب العزت نے ہمیں طیب رزق

عطا فرمایا ہے۔ مردہ کتے اور لحم خنزیر مردہ اور غری حیض اور پامانہ وغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے

ہمیں یہ رزق عطا نہیں فرمایا اسلئے ہم اس کو استعمال کرنے کو تیار نہیں جو آیت قرآنیہ مذکورہ بالا نے

ارشاد فرمایا۔

۶۔ البقرہ ۲۱۷ { يَا أَيُّهَا النَّاسُ اكُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلْالًا طَيِّبَاتٍ لَا تَتَّبِعُوا

خَطَوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ

اے لوگو تم اس چیز سے کھاؤ جو زمین میں حلال طیب یعنی حلال اور پاکیزہ ہیں اور شیطان

کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارے لئے بہت دشمن ہے۔

دوست اب قرآن کریم کی آیات کہ یہ فہم نے سنا دی ہیں۔ پھر خصوصی حرام چیزوں کی تیز

بھی قرآن کریم سے ثابت کر دی اب حلال طیب کو تم خود پسند کرو۔ اور حرام چیزوں کو ترک

کردو یہ فیصلہ تم پر ہے اگر تمہاری کنویں کے پانی کی مرکبات حلال و طیب ہیں تو بے شک

استعمال کرو اور اگر قرآن کریم میں مراحہ حرام ہیں تو تم کسی ملاں کی اتباع میں کیوں اپنا ایمان

ضائع کرتے ہو۔

”سائل“ سرسوی صاحب یہ تو میری سمجھ میں بات آگئی کہ قرآن نے مردہ کو اور غری کو

ادخیزیہ کہ حرام فرما دیا ہے گو کنویں میں ہی گرے ہوں اس کے پاک کرنے کا طریقہ بھی سمجھ میں آگیا۔ لیکن یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کوئی چیز جاندار یا کچھ مٹھڑی سی گندگی بھی کنویں میں گر جائے تو تم فدا ڈول نکالنے شروع کر دیتے ہوئے۔ اس کا کہاں ثبوت ہے۔ کیا تمہارا ڈول بھی مسجد دار سے کہ پلید پلید پانی نکال لاتا ہے اور پاک پاک چھوڑ دیتا ہے۔

محمد عمر، درست جن اشار کو رب العزت نے حرام قطعی فرمایا ہر وہ حرام قطعی ہی رہتی ہیں۔ مٹھڑی ہو یا بہت اسی سے پرہیز کرنا بھی ویسے ہی فرض ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر حرام شے مٹھڑے پانی میں گر جائے تو جائز ہو جائے۔ حرام شے سے جتنا احتیاط مذہب میں پرہیز ہے اور کسی مذہب میں نہیں اسی لئے سنی مذہب کے لوگ ادیار اللہ اور اغیاث اور اقطاب و ابدال کے درجات تک پہنچتے ہیں۔ باقی مذاہب میں نہیں کیونکہ انکار پرہیزگاری اسی مذہب میں ہے دیکھئے کنوئیں میں تم چٹانک بصرہ پوٹا شیم، کہ یعنی کنویں میں ڈالنے کی سرخ دوائی کو ڈال دو تو چند ڈول نکالنے سے پانی سفید ہو جاتا ہے اگر زیادہ ڈال دیں تو ڈول زیادہ نکلنے پڑیں گے پھر سفید ہوگا۔ اسی لحاظ سے فقہانے مٹھڑی گندگی اور خوراک اور وغیرہ کنوئیں میں گرنے کا صحیح اذکارہ لگایا ہے۔ اس سے بھی جتنی گندگی کی علامت کا پانی ہوتا ہے۔ صاف ہو جاتا ہے باقی پانی پاک آنے لگ جاتا ہے تو چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس عیب پانی نکالنے سے پانی پاک ہو جاتا ہے اور سب ملامت کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے اور حرمت سے بچنے کے لئے کھردرائی کی جاتی ہے کیا تم پانی کو نکالتے ہی نہیں تو کیا حرمت کا طائر پانی تمہارے اندر نہیں جاتا؟ یا یہ بتائیے کہ حرام حرام پانی تمہارا ڈول کنویں میں چھوڑ آتا ہے اور پاک پاک پانی نکال لاتا ہے۔ ہم نے تو دلیل سمجھا دیا ورنہ تم خود رنگدار گندگی ڈال کر دیکھ لو۔ اور ہمارے فقہانے کے مسئلے پر عمل کر کے جتنے ڈول کہیں نکال کر دیکھ لو کہ پانی اگر سفید آنے لگ جائے تو ہماری بات کو تسلیم کر لینا کہ واقعی تم پانی کو پاک کر کے پیتے



ہو۔ ورنہ ہمیں بھی اپنا ساتھی ہی سمجھ لینا۔ اور پورے کتے مروے اور خنزیر وغیرہ اور زیادہ پانخانے کرنے سے تو ہمارے یہاں مٹی بھر کر پورا خالی کیا جاتا ہے تو پاک ہوتا ہے۔

## دوزخی صاف پانی سو محروم ہوں گے اور جنتیوں صاف پانی مانگیں گے

۷۔ اعراف ﴿۷﴾ كُنَادَىٰ اَصْحَبُ النَّارِ اَصْحَبُ الْجَنَّةِ اَنْ اٰیْتُوْا عَلَيْنَا مِّنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا دَرَسْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ حَزَنًا فِیْ مَا کُنتُمْ عَلٰی الْکَاذِبِیْنَ۔

اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہم پر پانی بہاؤ یا اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے تو جنتی کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کا صاف پانی اور جنتیوں کا کھانا کفار پر حرام کیا ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ پاک و صاف پانی رب العزت نے تم پر حرام کر لیا ہے۔ تاکہ ان کے اندر پاک پانی نہ جائے ایسا نہ ہو کہ پاک ہو جائیں پھر تم بھی دیاں کہو گے کہ ہم پر پاک پانی بہاؤ تاکہ ہم بھی پاک ہو جائیں تو جنتی کہیں گے کہ پاک پانی تمہارے لئے حرام ہے۔ دنیا میں تم نے پاک پانی استعمال نہیں کیا اب قیامت میں تمہیں پاک پانی کیسے نصیب ہو سکتا ہے دنیا میں تم پاک نہیں ہوئے تو قیامت کے دن رب کریم قَلَّیْکُمْ هُمْ اَللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُوْا اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَلَا یَزِکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کا حکم سنا دے گا۔

فرمان الہی بجز شیطان نے منی کی پلیدی بھی ثابت کر دی۔

سائل۔ مولوی صاحب ہمارے یہاں تو سنا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے لیکن اس سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس لئے یہ پاک ہے خشک ہو جائے تو کپڑا پاک ہی رہتا ہے۔ چنانچہ ہمارا معمول ہے۔ ہمیں جنابت ہو جائے تو غسل کر لیتے ہیں لیکن کپڑا انہیں دھوئے کپڑے

ہمارے مولویوں نے ہمیں فتویٰ دیا ہوا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے۔

## منی کی پلیدی قرآن کریم سے

۱۔ انفال ۹ { دَنْزِلْ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّيَظْهَرَنَّ كَمَا رِيْدُ  
قَدْ يَذْهَبُ عَنْكُمْ رَجْزُ الشَّيْطَانِ -

اور اتار اس نے تم پر آسمان سے پانی تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کرے اور  
تاکہ تم سے شیطان کی نجاست دور کرے۔

اس آیت کریمہ سے دو چیزیں ثابت ہوئیں کہ جنابت بدنی کو پانی پاک ہی صاف کر سکتا ہے  
اور دوسری چیز یہ کہ منی کو رجز الشیطان فرمایا۔

معلوم ہوا کہ منی جب انسان سے خارج ہو جاتی ہے تو رجز الشیطان کا حکم رکھتی ہے  
باقی تہہ را کہنا کہ اس سے انسان کی پیدائش ہے تو یہ تہہ را استدلال غلط ہے کیونکہ جب  
غلون بدن میں ہوتا ہے تو پاکی کا حکم رکھتا ہے لیکن جب بدن سے علیحدہ ہو جائے تو پلید ایسے  
ہی جسم انسانی کی کوئی چیز ہے۔ جب تک ساتھ ہے مضائقہ نہیں۔ جب علیحدہ ہو جائے  
تو پلید۔ جب تک انسان کے اندر ہے۔ رحم میں آجائے تو بھی پاکی کا حکم نہیں رکھتی بلکہ جس  
کے خراج سے انسان کا تمام بدن قابل غسل ہو جاتا ہے وہ خدشے کیسے پاک ہو سکتی ہے اگر  
پاک ہے تو ذرہ کھا کر دکھاؤ۔ جب رب العزت نے منی پر رجز الشیطان کا فتویٰ لگایا تو  
تمام اس کو کیسے پاک کر سکتے ہو۔

۲۔ مرسلت ۲۹ { اَللّٰهُ فَخَلَقَكُمْ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ -

کیا تم کو پانی ذلیل سے پیدا نہیں فرمایا۔

اس آیت کریمہ سے بھی رب العزت نے منی کو ماء طہقہٗ ما نہیں فرمایا۔ بلکہ ماء مہینہ فرمایا اگر منی پاک ہوتی ماء طہقہٗ ہوتا تو اس کو نماز اچھا کیا کہ بقرہ بقول تمہارے اس سے انبار عیہم السلام بھی پیدا ہوتے ہیں اس کو پاک ہونے کا خطاب دیا جاتا۔ لیکن جب رب العزت نے ماء مہینہ فرمایا۔

ثوابت ہوا کہ یہ جب تک صاف ہے بیٹے واللہ ماء مہینہ ہے جب تک بچہ نہ بنے اس میں روح نہ پڑے پاک نہیں ہوتا اس کو پاک کرنے والی چیز روح ہے۔ اگر روح نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

۳۔ المدثر ۲۹ { ذَا الشَّجْوَدَ فَاهْجُوْا۔ اور پید کی کھنڈ ترک فرمائیے۔

پہلی آیت میں رب العزت نے منی کو رجز الشیطانی فرمایا۔ پھر مدثر میں ذَا الشَّجْوَدَ فَاهْجُوْا فرمایا۔ اگر اب بھی تم منی کو پاک کہہ اور اس سے پرہیز نہ کرو بلکہ اپنے پٹروں کو اس میں بریز دیکھو کہ تمہاری مرضی۔ پہلے منی کو ماء مہینہ فرمایا۔ پھر مہینہ کے مد پے چرنے سے روکی دیا لیکن تم اس کو بائزگی کی رٹ ہی لگا رہے ہو۔

قلم ۲۹ { قُلْ لَا تَطْعَمُ كُلَّ حَلَالٍ مَّهِیْنٍ ۔

حضور آپ ہر قسمیں کھانے والے ذیل کی اتباع نہ کریں۔

اللہ رب العزت نے آدمی مہینہ کے پیچھے گئے سے منع فرما دیا تم ماء مہینہ کو

بننا لے پھرتے ہو۔

اب حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں دکھا دیتا ہوں کہ آپ نے منی کے پٹرے کو دھویا اور تر پٹڑا ہی کمر میں باندھ کر جماعت میں تشریف لے گئے۔ اگر کچھنا ہی کافی ہوتا تو آپ ایسا کبھی نہ کرتے۔ کیونکہ آپ ہر کام میں امت کے آسان فرماتے ہیں۔ سنئے؟

## منیٰ کو دھونے کا ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۱۔ ابن ماجہ ۴۱ {حدثنا محمد بن یحییٰ اشنا یحییٰ بن یوسف الترمذی حدثنا احمد بن عثمان بن حکیم ثنا سلیمان بن عبید اللہ الرقی قال ثنا عبید اللہ بن عمر وعن عبد الملك بن عمر عن جابر بن سمرقة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي فِي الثُّرْبِ الَّذِي يَأْتِي فِيهِ أَهْلُهُ قَالَ لَكُمْ إِلَّا أَنْ يَتَرَى فِيهِ شَيْءٌ فَيَعْبِلُهُ -

جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جس کپڑے کو پہن کر بیوی کے پاس آئے اس سے نماز ادا کر سکتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ مگر اس میں اگر کچھ دیکھے تو اس کو دھو دے۔

۲۔ ابوداؤد ۱۴۸ {حدثنا محمد بن رافع نا یحییٰ بن آدم ثنا سفيان عن قيس بن فهب عن رجل من بنى سواقة بن عامر عن عائشة نينا يُعِينُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ الْمَسَاعَةِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ يُصِيبُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ يُصِيبُهُ عَلَيْهِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورت اور آدمی کے درمیان جو غلطی منیٰ گنتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلو سے پانی لے کر جس کپڑے کو منیٰ لگی ہوئی اُس مقام پر ڈال دیتے پھر چلو بھرتے اور منیٰ کے کپڑے کے مقامِ نجاست پر پانی ڈال دیتے۔

تو ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ بعد از فراغت مقام نبیست کو دھو دیتے اور پہلی حدیث میں آپ نے دھونے کا ارشاد بھی فرمایا۔ تم اگر دکھا دو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز جماعت کپڑا منیٰ آلود تھا دھویا نہیں۔

پانچ سو پے نقد العام لے لو۔

۳۔ ترمذی شریف ۱۱۱۱ { حدثنا احمد بن منيع نا ابو معاوية عن عمر بن ميمون بن مهران عن سليمان بن يسار عن عائشة أنها غسلت منياً من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منیٰ کو دھویا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منیٰ دھوتی جاتی تھی

نسائی شریف ۱۱۱۱ { اخبرنا سويد بن نصر قال اخبرنا عبد الله عن عمر بن ميمون الخبردي عن سليمان بن يسار عن عائشة قالت كنت اغسل الجنبات من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج إلى الملوكة وإن بقية الماء لفي ثوبه۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ مقام نبیست کو دھوتی تو آپ نماز کی طرف تشریف لے جاتے اور بے شک پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

۴۔ مسلم شریف **۱۱** { حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ قال سألنا محمد بن بشر عن عمر بن میمون قال سألت حلیمان بن یسار عن المثنیٰ یصیب ثوب التعلیل انفسله انه یغسل الثوب فقال اجبونی عنی عایشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغسل المثنیٰ ثم یمخرجه فی الصلوة فی ذالک الثوب وانا انظرنا الی اخر التعلیل فیہ -

عمر بن میمون نے کہا کہ میں نے سوال کیا۔ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے منیٰ کے متعلق جو آدمی کے کپڑے کو لگ جائے کیا اس کو دھوئے یا کپڑے کو دھوئے تو سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مقام منیٰ کو کپڑے سے دھوتے پھر نماز کے لئے اسی کپڑے میں تشریف لے جاتے اور میں دھونے کا نشان اس میں دیکھتی۔

۵۔ مسلم شریف **۱۱** { حدثنا ابو کامل المجدی قال سألنا عبد الواحد بن زبید عن حدیثنا ابو کویب قال سألنا ابن المبارک و ابن ابی زائد کلہم عن عمرو بن میمون بهذا الاسناد اما ابن ابی زائد فحدثنا کما قال ابن بشر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغسل المثنیٰ واما ابن المبارک و عبد الواحد ففی حدیثہما قالت کنت اغسله من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم -

ابن بشر نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ منیٰ کے کپڑے کو دھوتے اور یحییٰ ابن مبارک اور عبد الواحد کی حدیثوں میں بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منیٰ کو دھوتی تھی۔

۶۔ بخاری شریف ۱/۳۶ { حدیثنا عبد ان قال انا عبد اللہ بن مبارک قال انا عمہ بن میمون الجندی عن سلیمان بن یسار عن عائشة قالت کنت اغسل الجنابة من ثوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیکخرج الی الصلوة وان بقع الماء فی ثوبہ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ جنابت کو دھوتی تھی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں موجود ہوتا۔

۷۔ بخاری شریف ۱/۳۶ { حدیثنا قتیبہ قال ثنا یزید قال ثنا عمہ وعن سلیمان بن یسار قال سمعت عائشة ح و حدیثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمہ بن میمون عن سلیمان بن یسار قال کانت عائشة ح المہدی یصیب الثوب فقالت کنت اغسل من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکخرج الی الصلوة واکثر الغسل فی ثوبہ بقع الماء۔

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا مہدی کے متعلق جو کپڑے کو لگ جائے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منی کو دھوتی تھی تو آپ نماز کے لئے نکلتے اور دھو کر نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

۸۔ بخاری شریف ۱/۳۶ { حدیثنا مویہ بن اسماعیل قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمہ بن میمون قال سمعت سلیمان بن یسار فی الثوب یصیبہ

الْحَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اغْتَسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَاشْتَوِ الْغُسْلُ فِيهِ لِقَمٌ الْمَاءِ -

عمر بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے سیمان بن یاسر سے مناجازہ پڑے کہ جنابت پہنچے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لئے نکلنے تو پانی سے بھیگے ہوئے کپڑے کا نشان اس میں موجود ہوتا تھا۔

۹۔ بخاری شریف ۱/۲۶۱ {حدثنا عمى وبن خالد قال ثنا زهير قال ثنا عمر بن ميمون بن مهران عن سليمان بن يسار عن عائشة أنها كانت تغسل الثوب من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم آسأه فيه بقعة أو بقعاً - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منیٰ کو دھوتے پھر میں اس میں تری کا داغ دیکھتی۔

کیوں جناب! احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں صحیحہ صحاح کی آپ کے سامنے پیش کر چکا ہوں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر منیٰ کے کپڑے کو استعمال فرماتے تو ہمیشہ دھو کر استعمال فرماتے اور اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کپڑا اتار کر دے دیتے تو وہ بھی ہمیشہ آپ کے کپڑے سے جنابت کو دھوتیں جس سے ثابت ہوا کہ اپنے منیٰ کے کپڑے کو بغیر دھوئے استعمال نہیں فرمایا اور نہ ہی انشاء اللہ العزیز کسی حدیث صحیحہ سے آپ دکھا سکتے ہیں کہ اپنے بغیر دھوئے کپڑے کو استعمال فرمایا ہو۔

سوال: بعض حدیثوں میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے کپڑے

سے منیٰ کو کھرچ دیتیں اور زمین پر رگڑ دیتیں۔





عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تَوَفَّي رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ شَيْءٌ أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ الْغَنِيَاءَ الَّتِي كَانُوا يَقْتُونُ  
 بِهَا فِي قَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخَصَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَصَ  
 فِيهَا فِي آدِلِ الْأَيْلَاءِ ثُمَّ أَهْرَبَ الْإِغْتِيَالِ بَعْدُ -

سہل بن سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور پندرہ برس  
 کی عمر میں آپ سے حدیثیں سنیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر اسی وقت  
 پندرہ برس کی تھی مگر فرمایا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ  
 نے حدیث بیان کی کہ جو ان آدمی جب الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی رخصت کا فتویٰ دیتے تھے یہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی رخصت شروع اسلام میں دیتے تھے پھر بعد میں آپ نے  
 دھرنے کا ارشاد فرما دیا۔

## ثَلَاثَ عَشْرَةَ كَامِلَةً

بھلا یہ تو بتائیے کہ مرے ہوئے کتوں کے پانی اور حیضوں کے تھڑے ہوئے کپڑوں  
 کے پھوڑ اور بول و براز کے گڑ کے پانی کو استعمال کرو گے تو منی سے بڑھ کر تو ان کی پلیدی ہو جائے  
 گی تم بھی چچے ہو کہ اگر مرث منی کو کپڑے سے کھرچ دیں اور زمین پر گر گویں تو مثل برصاعت کے ایسے  
 پانی کے پاک کرنے سے تو اچھا ہی ہے۔

اب بتائیے کہ جس شتر کے لئے گڑ کا پانی غسل اور وضو اور کپڑوں کے لئے ہو غسل بھی ایسے  
 ہی پانی سے کیا ہو۔ کپڑے بھی اسی سے چھوہوں۔ پھر طعف پر طعف ہو کہ بعد میں منی کے آثار بھی اس  
 میں موجود ہوں کیونکہ منی کو تم پاک سمجھتے ہو پھر وضو بھی اسی مخصوص پانی سے کیا ہوا ہو تو بھلا اس سے  
 نماز اس کی ہوئی کیسے مقبول نہ ہوگی۔ سبحان اللہ تو منی کو پاک سمجھ کر وضو کر لیتے ہیں اور کپڑے سے

منی کر دھرتے نہیں اور کڑے پانی سے غسل دھو کریں جس میں حیف کے لٹھڑے ہوئے پکڑے بھی پڑے  
ہوں اور کتے بٹے مرے ہوئے بھی اس پانی میں پھینکے جلتے ہوں تو ایسے لوگوں کی امتدائیں یا صیت میں  
یا اسی کی مساجد و مقامات پر ناز ادا کرنا زمین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گناہ ہے فاجتنبوا فکروا  
فی قتلہ و السجذ فاجتنبوا۔

## وضو میں سیدھے ہاتھ دھونا

سائل: مولوی صاحب! بعض احباب وضو میں ہاتھ دھوتے وقت کہنیوں کی طرف سے  
پانی ڈال کر ہاتھ کی طرف سے لاتے ہیں۔  
”محمد عمر“ پہلا جواب تو یہ ہے کہ ایسے مرت اہل سنت و جماعت کی مخالفت کی بنا پر کیا  
جاتا ہے۔ ورنہ کھانا انگلیوں سے کھایا جائے استعمال میں پنجہ آئے تو پانی بھی پیچے کی طرف  
سے ہی جانا چاہیے۔

## قرآنی فیصلہ

وَ اَیَّدِیْکُمْ اِلَی الْمُرَافِقِ اور دھو دو اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک تو فرمانِ خداوندی  
اِلَی الْمُرَافِقِ ثابت کرتا ہے کہ ہنڈ پانی بہانے کی بجائے شروع ہوتی ہے اور انتہا  
کہنیوں تک ہے اور جراثیم ہاتھ کہنیوں کی طرف سے دھوئے وہ فرمانِ خداوندی کاٹ  
کرتا ہے۔

سائل: مولوی صاحب! یہ مسئلہ قرآن کریم سے ہی حل ہو گیا۔ باقی یہ مسئلہ وہ گیا کہ  
پاؤں کو دھونا فرض ہے یا سنت۔

محمد عمر: قرآن مجید ہے جب فرائض میں شامل فرمایا ہے تو دھونا فرض ہی ہوگا اور چونکہ رب العزت نے انہیں پاؤں کا ذکر فرمایا ہے تو دھویا بھی انہیں ہی جائے گا۔  
جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

۱۱۔ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا  
وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ  
إِلَى الْكَعْبَيْنِ }۔

اے ایمانیو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو تو پہلے اپنے منہوں کو دھو و اور اپنے ہاتھوں کو کہنیں تک اور اپنے سر کا مسح کرو اور پاؤں کو دھو و ٹخنوں تک۔

اس آیت کریمہ میں لہذا کا مکمل فریضہ کا ذکر ہے اس لئے منہ کا سوال ہی نہیں۔ تو پاؤں کا دھونا بھی فرض ہی ثابت ہوا باقی رہا کہ رب العزت نے وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ کا ذکر درمیان میں فرمایا تاکہ ترفیع وضو نہ بدل جائے چونکہ ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے کو بعد میں ذکر فرمایا اور اَرْجُلَكُمْ کا عطف اِیْدِیْکُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ پر ہی ہوگا کیونکہ اِیْدِیْکُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ میں بھی اِیْدِیْنِ کے دھونے کی حد ماضی تک کی مقرر فرمادی ہے اور پاؤں کے دھونے کی حد بھی کہنیں تک فرمائی ہے۔ اگر وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ پر عطف ہوتا تو رجلیں کی حد بھی نہ بیان کی جاتی کیونکہ سر کے مسح کی حد بھی مذکور نہیں ہے۔ تو رجلیں کی حد کہنیں تک مقرر فرمانا ارشاد خداوندی ثابت کر رہا ہے کہ یدین کو کہنیں تک دھونا فرض ہے تو رجلیں کو کہنیں تک بھی دھونا فرض ہے۔

اگر پاؤں کا مسح ہی ہو تو طہارت کا مکمل فریضہ میں بھی کمی لاحق ہو جائیگی۔ کیونکہ منہ

اور ہاتھوں کو دھونا فرض فرما دیا جس کا استعمال باالنجاست کم ہوتا ہے اور پاؤں جن کا گزرا چھٹے  
بڑے مقام سے ہوتا ہے اس کا مسح فرض ہو جائے۔ تو طہارت کا ملکہ نہیں ہوگی بلکہ ناقصہ ہی  
ہوگی۔ کیونکہ اگر پاؤں کے دھونے کو سنت بنایا جائے تو سنت کے ترک سے فرضیہ ادا ہو جاتا  
ہے۔ لہذا فرمان خداوندی کے مطابق پاؤں کا دھونا ٹخنوں تک فرض ہی ثابت ہوگا تاکہ طہارت  
کا ملکہ ہو جائے۔

”سوال“ مروی صاحب بعض روگ گردن کا مسح نہیں کرتے کہتے ہیں اس کا کوئی ثبوت  
نہیں بدعت ہے۔

## گردن کا مسح بدعت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے

”محمد بن عمر“ مجمع الزوائد ص ۱۱۱ { وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْبَى بَشَرًا فِيهِ مَاءٌ فَأَكْفَأَ عَلَى يَمِينِهِ  
ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَّ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَقْصَى بِهَا عَلَى الْيَسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَّ الْيُمْنَى  
فَحَنَّنَ حَفْنَةً مِنْ مَائِهِ ثُمَّ فَمَعَصَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَا ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلَ كَفِيهِ  
فِي الْإِنَاءِ فَنَحَلَ بِهَا مَاءً فَصَلَّ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ خَلَلَ لِحْيَتَهُ وَمَسَحَ بَاطِنَ  
أُذُنَيْهِ وَادْخَلَ خِصْرَهُ فِي دَاخِلِ أُذُنَيْهِ يَبْلُغُ الْإِنَاءَ ثُمَّ مَسَحَ رَقَبَتَهُ  
ثُمَّ مَسَحَ رَقَبَتَهُ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن کا مسح کیا جس سے گردن  
کے مسح کا ثبوت ثابت ہوا۔ اب تمہارے بڑے امام کی زبانی عرض کرتا ہوں۔

میل الادوار ۱۸ { عَنْ يثْرَةَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
مُصَنِّفِ خُرَّكَانِي { أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُحُ

رأسه حتى بلغ القذال وما يليه من مقدم العنق (رواه احمد)

معروف اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سر کا مسح کرتے تھے کہ گدی تک پہنچتے اور جگر دن کے اگلے حصے سے ملتے۔

نیل الاوطار ۱/۱۸۰ { درودی القاسم بن سلامہ فی کتاب الطہور عن عبد الرحمن بن مہدی عن المسعودی عن القاسم بن عبد الرحمن عن موسیٰ بن طلحۃ قال (من مسح قفاه مع راسہ و فی الغل یوم القیمۃ ) موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے اپنے سر کے ساتھ ہی گدی کا مسح کیا اس نے قیامت کے دن زنجیروں سے گرون کو بچا لیا۔

نیل الاوطار ۱/۱۸۰ { و اخرج ابو نعیم فی تاریخ اصبهان قال حدثنا محمد بن احمد حدثنا عبد الرحمن بن داود حدثنا عثمان بن خوزاذ حدثنا عماد بن محمد بن الحسن حدثنا محمد بن عمر و الانصاری عن انس بن سیرین عن ابن عمر انہ کان اذا تَوَضَّأَ مَسَحَ عُنُقَهُ وَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ مَسَحَ عُنُقَهُ لَمْ يُغْلَبْ بِالْأَعْلَلِ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (والانصاری هذا دواع)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب وضو کرتے اپنی گردن کا مسح کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گلے میں زنجیر نہ ڈالا جائیگا۔ (ابن قیم نے کہا ہے کہ انصاری بفضل آدمی ہے، لیکن واہ کی حقیقت بیان نہیں کی اس لئے یہ ابن قیم کی زیادتی معلوم ہوتی ہے پھر آگے گردن کے مسح کی حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

نیل الاوطار ۱۸۰ { قال الحافظ فتوات جزاً رواہ ابو الحسن ابن فارس باسنادہ عن خلیف بن سلیمان عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ قال من توضأ ومسح بیدہ علی عنقہ وافی الخلف یومہ القیمۃ وقال ان شاء اللہ هذا حدیث صحیح

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گردن میں زنجیر سے بچ گیا۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اب تو یہاں سے بڑے اہم نے گردن کے مسح کی تائید کو مفصل بیان کر کے تسلیم کیا اور یہاں ابدعت کہنا غلط ثابت ہوا اور ان احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر سے گردن کا مسح ثابت ہے حدیث ضعیف بھی ہوا انتخاب سے خالی نہیں اور جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی حدیثیں مختلف سندوں سے مذکور ہوں پھر بھی جو مسلمان حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والا پس ریشہ کسے تروہ بلرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن لوہے کی زنجیروں سے اس کی گردن جکڑی ہوگی اور جو وضو میں بغیر ان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں





پیدہ کی کو پسند فرمایا۔ لباس پاک کرنے کا معاملہ آیا تو تم نے غلاطی کو پسند کیا اب جو وضو کا معاملہ شروع ہوا تو بھی تم نے گندگی کو ہی پسند کیا۔ طہارت کی طرف تم رغبت نہیں کرتے طبیعت اشیاء کو پسند کرو گے تو طہیبن میں شامل ہو جاؤ گے اگر جنسیات اشیاء مرعوب ہوں گی تو جنسیات میں شمولیت لائن ہے۔

## اذان میں انگوٹھے چومنا

وروی علی الغرر ۵۰ { وحکم ان ابابکر بن الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اُسْتَمِعَ الْاَذَانَ قَبْلَ كَفِّ اِبْهَامَيْهِ فَمَسَحَ بِهَمَا عَلَيْهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِيَّ شَيْءٌ فَعَلْتُ هَذَا قَالَ تَيْمَنُ ابَا يُمَيْلُكَ  
اَنْكُرِيْمُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَسَنَتْهُ كَمَنْ عَمِلَ بِهِ فَقَدْ اَمِنَ مِنَ  
الرَّوْمِ -

اور بیان کیا گیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان سنی اور دونوں انگوٹھوں  
کے ناخنوں کو چوما اور دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر ملا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تم نے یہ کیوں کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے کہا حضور آپ کے اسم کریم کی برکت حاصل کرنے کے لئے بنی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اچھا کام ہے پھر جس شخص نے اس پر عمل کیا تو ضرور آنکھ کی تکلیف سے وہ  
بے خوف ہوگا۔

طحاوی شریف ۱۲۲ { ذَكَرَ الْقِمَاتَانِ عَنْ كُنْزِ الْعِبَادِ أَنَّ  
يَنْتَحِبُ أَنْ يَقُولَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ

مِنْ أَشْهَادَ تَيْنِ لِلْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْكَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ وَعِنْدَ سَبَاحِ الشَّائِئَةِ تَرْتُ عَيْنِي بِكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْتَمُّ مَتَعْنِي يَا السَّمْعِ وَالْبَصَرِ لَعْدُ وَضَحِ  
أَبْهَامِي عَلَى عَيْنِي فَبِأَسْمَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ  
لَهُ مُتَأَيَّدًا فِي الْجَنَّةِ وَذَكَرَ الدَّيْلِي فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيثِ  
أَبِي بَكْرٍ الْقَدِيٍّ مَرَّ فَوْعًا مِنْ سَمِ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ أَمَلَتِي  
السَّابِتَيْنِ لَعْدُ لَقَبِيلِيهَا عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ أَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا أَمْرًا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ مَا ضَيَّعْتُ يَا اللَّهُ رَبَّاءِ يَا الْإِسْلَامَ دِينًا وَبِحُكْمِهِ  
نَبِيًّا حَلَّتْ سَفَاعَتِي وَكَذَّ أَمْرًا وَحَى عَنِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَبِمَثَلِهِ يُعْمَلُ فِي الْفَضَائِلِ -

دہستانی نے کنز العباد سے ذکر کیا ہے کہ مستحب ہے کہ اشہدان محمد رسول اللہ  
جب مؤذن پہلی دفعہ کہے تو سننے والا کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ  
اور دوسری دفعہ اشہدان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت سننے والا کہے تَرْتُ  
عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْتَمُّ مَتَعْنِي يَا السَّمْعِ وَالْبَصَرِ اپنے  
دونوں انگوٹھوں کو دونوں انگلیوں پر رکھ کر یہ پڑھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت  
میں اس کے قائد ہونگے۔ اور دینی نے فردوس میں ذکر کیا ہے ابو بکرؓ کی حدیث سے  
مرفوعاً دونوں ہاتھوں کی دونوں انگلیوں کے پوروں کا بوسہ کرے کہ انگوٹھوں  
پر طہا مؤذن کے اشہدان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت۔ اور کہے أَشْهَدُ

اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ  
دُنْيَا وَبِمُحَمَّدٍ اَسْبَغًا اَوْ اُس کو میری شاعت لازمی ہوئی اور اسی طرح خضر  
علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے اور اسی طرح فضائل میں عمل کیا جاتا ہے،

روالمختار شامی ۱/۳۴ { (متن) يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ  
الْاَوَّلَى مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ  
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الشَّانِيَةِ مِنْهَا قُرَّةَ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ  
اللّٰهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ يَا اَسْمِعِ وَالبَصَرِ اَحَدٌ وَضَمَّ ظَفَرًا  
اَلَا يَهَامِسُنِ عَلَى الْعَيَيْنِ فَاِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُوْنُ قَائِدًا  
لَهُ اِلَى الْجَنَّةِ -

مستحب ہے یہ کہ کہا جائے موزن کے کلمہ شہادت اشد ان محمد رسول اللہ  
کہنے کے وقت صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسرے کلمہ شہادت کے  
وقت کہے قُرَّةَ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ  
يَا اَسْمِعِ وَالبَصَرِ دونوں آنکھوں پر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں  
کے ناخنوں کو رکھنے کے بعد اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت  
کی طرف اُس کے قائد ہوں گے۔

کیوں جی نام کے حنفی کہلانے والو اگر حنفی ہو تو اس پر عمل کر کے اپنی خفیت  
کو تمام دورہ حقیقت کہلانا چھوڑ دو کیونکہ جو فقہا کو سمجھ آئی ہے وہ نہیں  
نہیں آئی۔

موضوعات ملا علی قاری ۶۴ { قُلْتُ وَاِذَا ابْتَدَتْ دَفْعُهُ

إِلَى الصَّدِّيقِ نِكَفَى الْعَمَلُ بِهِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
بِسُنَّتِي وَسُنَّتِ خُلَفَاءِ الرَّأْشِدِينَ -

حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں :- میں کہتا ہوں کہ وہ عمل، جب صلیق  
البرزک مرفوع ثابت ہو، تو اس کے ساتھ عمل دانگوٹھے چومنے کا کافی ہے  
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین  
کی سنت لازمی ہے -

تذکرۃ الموضوعات سید تکران ۳۴ { وَحِكَايَ عَنِ الْبَعْضِ مَنِ صَلَّى  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ ذِكْرَهُ فِي الْأَذَانِ وَجَمَعَ أَصْبَعَيْهِ الْمُسَجَّهَ وَلَا يَفْهَرُ  
وَمَتَّحَ بِهِمَا عَيْنَيْهِ لَمْ يَزِدْهُ أَبَدًا وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ وَسَمِعَ  
عَنِ الْبَعْضِ الشَّيْخِ دُخِ أَنْهُ يُقُولُ عِنْدَ مَا يَسْمَعُ عَيْنَيْهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا حَبِيبَ قَلْبِي يَا نُورَ بَصَرِي وَيَا نُورَةَ  
عَيْنِي قَالَ وَمَنْ فَعَلَتْهُ لَمْ تَزِدْهُ عَيْنِي وَفَدَّجَتِ كُلُّ مَنَّهُمْ  
ذَلِكَ وَرَوَى الْحَنَنْ مِثْلَ مَا رَوَى عَنِ الْحَضَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
يُعِينُهُ اِنْتَهَى -

بعض سے بیان کیا گیا ہے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو دو پڑھا  
جب آپ کا ذکر اُس نے اذان میں سنا اور اپنی دو دو مسجہ انگلیوں کو اور انگوٹھے  
کو اکٹھا کیا اور اُن کو اپنی دونوں آنکھوں پر ملا تو اُس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی -  
اور ابن صالح نے کہا اور بعض بزرگوں سے بھی سنا ہے کہ اپنی دو دو آنکھوں کو

مٹے وقت کہے صلی اللہ علیہ وسلم یا سَتَدِیْ یَا دَسْتَوِ اللہِ یَا حَبِیْبُ قُلُوبِی  
 یَا مُنَدَّ بَقَوِیْ دِیَا فَتَدَّ عَیْنِیْ تَرَأَبُ نے فرمایا کہ جب سے میں نے یہ عمل کیا ہے  
 میری آنکھیں نہیں دکھیں اور یہ تمام بزرگوں کا تجربہ ہے۔ اور حضرت حسنؑ نے بھی دلتا  
 کیا ہے بعینہ جیسا کہ خضر علیہ السلام سے مروی ہے۔ فقط،

انجیل برنباس ۶۷  
 مرجا ہے تجھ کو اسے میرے بندے آدم اور میں  
 تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے

پیدا کیا۔ اور یہ شخص جس کو تو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے۔ جو کہ اس وقت کے بہت  
 سے سال بعد دنیا میں آئے گا اور وہ میرا یا رسول ہو گا کہ اُس کے لئے میں نے سب چیزوں  
 کو پیدا کیا ہے۔ وہ رسول کہ جب آئے گا وہ دنیا کو ایک روشنی بخشنے لگا۔ یہ وہ نبی ہے  
 کہ اس کی روح ایک آسمانی روشنی میں ساٹھ ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی  
 کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں۔ پس آدم علیہ السلام نے جنت یہ کہا کہ اسے پروردگار  
 یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگوٹھوں کے ناخنوں پر عطا فرما تب اللہ نے پہلے انسان کو یہ  
 تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی۔ دلہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر  
 یہ عبارت لا الہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ محمد رسول اللہ۔  
 تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پوری جنت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں  
 آنکھوں سے ملایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمام مومنین پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں

## نماز کی فرضیت

نہار ۱۵/۱ { اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْظُوْعًا -

بلاشبک نماز ایمانداروں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے

اس آیت کریمہ سے نماز کی فرضیت ثابت ہوئی اور وقت مقررہ پر نماز پڑھنے کی بھی تاکید

## پانچ نمازوں کی فرضیت کی حدیث شریف قدسی

تاریخ ابن عساکر د وید بن نافع من اهل دمشق و یقال من اهل حص

حدث من ابی صالح السماء و عطاء بن ابی رباح

۲۴۹

وعروة بن الزبير وغيرهم وروى عنه الليث وغيره و

اسند الحافظ وابن زنجويه اليه عن ابی قتادة بن ربعي ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى اِنِّيْ فَرَضْتُ

عَلَيْكُمْ خَمْسَ صَلٰوةٍ وَعَهْدْتُ عِنْدِيْ عَهْدًا اَنْتُمْ مِّنْ حَافِظِيْ

عَلَيْهِنَّ لِيَوْمِيْهِنَّ اَوْ حَلَّتْهُ الْجَنَّةُ فَيُعْهَدِيْ وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْ عَلَيْهِنَّ

فلا عہد لہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے پکا وعدہ کر لیا ہے کہ جس شخص نے پانچ نمازوں کو حفاظت سے پورا کیا اس کو میں اپنے وعدے کے مطابق جنت میں داخل کروں گا۔ اور جس شخص نے پانچ نمازوں کی حفاظت نہیں کی اس سے میرا کوئی وعدہ نہیں۔

اپنوں کو نماز پر قائم رکھنے کی تاکید

طہ ۱۶ { وَامَّا اَهْلُكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔

اپنے اہل کو بھی نماز کا ارشاد فرمائیے اور قائم رکھیے۔

سوال :- مروی صاحب پانچ نمازیں تو صرف تہا کے مرویوں کی بنائی ہوئی ہیں قرآن میں کہیں ذکر نہیں صرف دو نمازوں کا ذکر ہے۔

محمد عمر: قرآن کریم انسانی عبادہ و اصطلاح کے موافق رب العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے اے انسانی عبادہ ہے۔ کہ عموماً ہر چیز کو اس کی ہیت قضائیہ کی مناسبت پر ہی چیز کا نام پکارا جاتا ہے۔ ثابت ہو جائے کہ درجہ صفت بھی اس شے کی عجیب واصلی ہے۔ اعدادی کو زیادہ مجرب ہے۔ ایسے ہی رب العزت نے بھی انسانی عبادہ کے مطابق کلمات استعمال فرمائے ہیں مثلاً مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاندی سے ہوئے تشریف فرما ہیں تو رب العزت کو ادا پسند آئی اس صفت سے آپ کو یاد فرمایا یا اٰتٰیہَا الْمَزْمِلُ سَلٰکَ مَعْنٰی بلندی کے ہیں اس لئے رب العزت نے اس کو سما سے یاد فرمایا۔ اس کے معنی محبت کے ہوتے ہیں انسان کے ساتھ رب العزت کو محبت ہوئی اس لئے اپنے بندے کو انسان سے یاد فرمایا۔ علیٰ ہذا القیاس

نماز میں تسبیح و تحمید پڑھی جاتی ہے۔ یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اِنَّ اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بھی اس لئے نماز کا خطاب اپنے کلام پاک میں تسبیح و تحمید سے ہی فرمایا یعنی تحمید و تسبیح کو صلوٰۃ کا مترادف بنایا گیا۔ جیسا کہ فرمایا کُنْتُمْ بِحَمْدِ رَبِّكَ تَبِیْحُ بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ دونوں کا ذکر ایک ہی جملہ میں فرمایا۔

## نماز فجر اور عشاء کا اصطلاحی ذکر

مومن ۲۴ ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعِشَیِّ وَالْاَبْكَارِ۔  
 اور تسبیح بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشاء کے وقت اور صبح کے وقت۔  
 آل عمران ۴۱ ﴿وَسَبِّحْ بِالْعِشَیِّ وَالْاَبْكَارِ۔  
 اور تسبیح بیان فرمائیے عشاء کے وقت اور صبح کے وقت۔

دوسری دلیل حافظوں اَعْلٰی الصَّلٰوۃِ وَ الصَّلٰوۃِ النَّوَسُطٰی اس آیت کریمہ میں بھی صلوٰۃ جمع ہے۔ ثابت ہوا کہ دو نمازوں کا عقیدہ رکھنے والا مکمل قرآن ہے نماز میں دو سے زائد ہیں۔ اگر دو ہی ہر قسم کی صلوٰۃ نہیں ارشاد ہوتا۔ صلوٰۃ لفظ جمع استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ دو آیتیں دو سے زائد نمازوں کو ثابت کرتی ہیں۔ پھر اگر تم خداوندی اصطلاح تسبیح و تحمید کا الکار کرو تو تم مقصد خداوندی کے مخالف ثابت ہو گے۔ اور اگر مراحمہ کے ہی خواہاں ہو تو رب العزت نے ایسے مکر میں کئے بھی حکم صریح سے پانچ نمازیں ارشاد فرمادیں۔



## صریحی حکم پانچ نمازوں کے قیام

صود ۱۲ { اَقْبِرِ الصَّلَاةَ طَرَفِي السَّهَاءِ وَذُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ -

آپ نماز قائم فرمائیے دن کے دونوں طرفوں میں اور رات کے حصوں میں۔

(۱) اَقْبِرِ الصَّلَاةَ امر سے قیام نماز کی فرضیت ثابت فرمادی کیونکہ اَقْبِرِ صیغہ امر ہے۔

## جن اوقات میں فریضہ نماز ادا کرنی ہے

### صبح و مغرب میں فرضیت نماز

(۲) طَرَفِي السَّهَاءِ دن کی دونوں طرفوں کے وقت دن کی ایک طرف کی جنتا  
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ سے فرمائی۔ دن کی دوسری طرف مغرب کے وقت کی جس  
میں نماز مغرب فرض ثابت ہوئی۔ وہ طَرَفِي السَّهَاءِ سے واضح ہے

### وقتِ عشاء کی فرضیت

(۳) وَذُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ کچھ حصوں رات سے رات کا کچھ حصہ جانے کی نماز عشاء کی  
فرضیت ثابت کرتی ہے جس کی تائید فرمانِ خداوندی۔

روم ۲۴ { وَعِشْيَا سے ذُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ کے وقت کا تقرر اور عِشْيَا سے نماز عشاء  
کا نام مقرر فرمادیا کہ جو کچھ حقے رات گزے نماز فرض ادا کی جاتی ہے جس کا نام وقتِ عشاء ہے۔

تو جو شخص غبار کی نماز کا منکر ہے وہ قرآن کے حکم فرضی کا منکر ہے تو تین نمازوں کو قائم رکھے  
 کا صریح حکم فرمایا اور تین نماز کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ نماز کو تمام عمر ان اوقات میں قائم  
 رکھنا ہے جب یہ اوقات پائے جائیں تو نمازیں تم پر فرض ہیں یہ نہیں کہ صرف ایک ہی وضو ایک  
 دن میں پڑھ لیں تو فرضیت ادا ہو گئی بلکہ ہر روز ان اوقات میں نمازوں کو قائم کرنا فرض ہے  
 دوسرا یہ کہ نماز کو کھڑے ہو کر ادا کرنا فرض ہے الا من عذر۔

## ظہر مغرب اور فجر کی نماز کی فرضیت قرآن سے

بنی اسرائیل ۱۵ { اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ الشَّمْسِ اِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ  
 وَتَرَانِ الْفَجْرِ اِنَّ فَرَاْنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝

اور نماز قائم فرمائیے سورج ڈھلنے کے وقت رات کے اندھیرے ہونے  
 تک۔ اور نماز قائم فرمائیے۔ فجر کے وقت قرآن زیادہ پڑھیے۔ کیونکہ وقت فجر  
 کی نماز میں قرآن پڑھنا خداوند کی حاضری ہے۔

اس آیت کریمہ اَقِمِ الصَّلَاةَ سے نماز قائم کرنے کی ان مذکورہ اوقات میں فرضیت ثابت  
 ہوئی۔ جن اوقات منقرہ میں نماز پڑھنی فرض ہے۔

۱۱، اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ الشَّمْسِ

نماز کو قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت۔ اس آیت کریمہ سے ظہر کی نماز کو قائم رکھنا  
 فرض ثابت ہوا۔

تو اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد اگر کوئی شخص سورج ڈھلنے کے وقت نماز نہیں  
 پڑھتا تو وہ اس آیت کریمہ کا حامل نہیں اور مکتب قرآن ہے۔ اور اس کی تائید دوسری آیت

سے فرمائی۔

## ظہر کی نماز کی تشریح

روم ۲۱/۲ { وَحِينَ تَظْهَرُونَ -

اور ظہر کے وقت بھی رب کی تسبیح بیان کرو لِيَذْكُرِكِ الشَّمْسُ کے وقت کا نام ظہر مقرر فرما دیا۔ اور نماز کو قائم کر کے اس میں تسبیح و تحمید پڑھنے کا ارشاد فرما کر ظہر کی نماز میں تسبیح و تحمید کے فرض فرمادی اب ظہر کے وقت نماز کا منکر منکر قرآن کریم ثابت ہوتا۔ جو اسی مظل آیت قرآنیہ سے ظہر کی فضیلت ثابت ہوئی اور ظہر کی نماز کے تارک کو اتنا ہی ضاب ہو گا۔ جتنا صبح کی نماز کے تارک کو۔

## فرضیت نماز مغرب کے وقت کی از روئے قرآن کریم

(۲) اِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ نماز قائم کر دو رات اندھیرے ہونے کے وقت۔

رات کا جب اندھیرا شروع ہوتا ہے اس وقت پر بھی اَخْبِرِ الصَّلَاةَ کا حکم الہی وارد ہوتا ہے اور غَسَقِ اللَّيْلِ مغرب کی نماز کو قائم کرنا میں تسبیح و تحمید آیت قرآنیہ سے ثابت ہوتا اور طَرَفِ النَّهَارِ کے ایک جزو کی تشریح ہے اس کا نام مغرب ہے اور پھر تیسری تائید تقرر وقت کی۔

روم ۲۴/۲ { فَصَلُّوا لِلَّهِ حِينَ تُمْسُونَ سے فرمائی کہ یہ صلوة مسابغی مغرب کی نماز فرض ہے اور چوتھی تائید۔

طہ ۱۶/۱ { وَاطْرَافِ النَّهَارِ سے اس نماز کی تائید فرمائی۔ مغرب کی نماز

کے متعلق چار حکموں سے تائید الہی کے حکم جاری کرنے سے بھی اگر مغرب کی نماز کا کوئی شخص ناکار کرے تو حکم خداوندی کا صاف منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کذب قرآن ہے۔

## نماز صبح کی فرضیت قرآن مجید سے

(۳) وَقُرْآنَ الْفَجْرِ۔ اور نماز قائم کرو فجر کے وقت قرآن پڑھ کر

اس کا تعلق بھی اِقْبِلِ الصَّلَاةَ کے ساتھ ثابت ہوا جس کا یہ مطلب واضح ہے کہ اِقْبِلِ الصَّلَاةَ نماز قائم فرمائیے وَقُرْآنَ الْفَجْرِ فجر کے وقت قرآن پڑھ کر فجر کے وقت کی تخصیص قرآن پڑھنے کے ساتھ اس لئے فرمائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ قرأت نماز کا رکن ہے دوسرا اس لئے کہ فجر کی نماز میں قرآن زیادہ پڑھا فرمان الہی کے حکم کو بجالانا ہے اور پھر ساتھ اس وقت میں زیادہ قرآن مجید پڑھنے کا سبب خود فرمادیا کہ اے نمازیو! میں تمہیں اس لئے اس وقت میں قرآن پڑھنا زیادہ بتا رہا ہوں کہ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا فجر کی نماز میں قرآن پڑھنے سے دوبارہ الہی میں حاضری منظور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ وقت مشہود ہے حاضری کا ہے۔

سب ملائکہ مقربین دوبارہ خداوندی میں فجر کے وقت حاضر ہوتے ہیں اور ان کی حاضری سبج ہوتی ہے۔ یہ فجر کے وقت رات دن کے ملائکہ ڈیوٹی سے بدلنے والے بدلنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں تم بھی اس وقت میں حاضر ہو جاؤ اور نماز کو قائم کرو تاکہ تمہاری ڈیوٹی عبادت بھی ان مقربین کے ساتھ درج ہو جائے اور اس کی دوسری تائیدی ۱۱۔ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ سُوْرَچ پڑھنے سے پہلے سب کریم کی تسبیح بیان کرو سے ہرٹی اور تیسری تائیدی طہ ۱۲۔ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ سے فرمائی۔ پھر چوتھی تائیدی ہود ۱۲۔ طَهَّرْ فِي الْفَجْرِ کے جزو سے فرمائی۔ پانچویں تائیدی اَطْهَرَاتِ الْفَجْرِ سے فرمائی

۲۲۔ ذَا الْبَنَاءِ سے فرمائی۔ پھر ساتویں تائید مزید آل عمران ۵۰  
ذَا الْبَنَاءِ سے فرمائی۔ آٹھویں تائید میں اس کے وقت کا نام موسم ۱۲ حُجَّۃً تَصْبِحُ  
جب تم صبح کو تے ہو سے قیوں کے لئے نام کو واضح مقرر فرمایا۔ اِنَّ ذَا الْفَجْرِ سے فجر کی قسم  
کھا کر بیت العزت نے نماز فجر کی شان کو دوبالا فرمادیا۔

اس فجر کی نماز کے قیام کی فرضیت کا ذکر فرما کر رب العزت نے مختلف طرق سے آٹھ  
بار تائیدات پیش فرمائیں اب اگر اس کا کوئی شخص انکار کرے تو منکر قرآن کریم ہے۔

اس ایک آیت کریمہ الہیہ سے تین نمازوں کا یکساں حکم ہوا۔ فجر کی فضیلت زیادہ فرمائی۔  
کیونکہ اس وقت کی فضیلت زیادہ ہے۔ اور اس وقت میں نماز پڑھنا فرض پر زیادہ مشکل ہے  
لیکن ظہر کو فجر پر مقدم فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ حکم الہی کو تسلیم کرتے ہوئے فجر کی نماز ادا  
کرتے ہو تو ظہر کے نماز کی فرضیت کے حکم کو بھی مقدم سمجھو۔ فجر کی نماز پڑھنے والے ظہر کی نماز  
کو فراموش نہ کریں۔ ایک ہی آیت میں تینوں کا ذکر فرمادیا۔ اور ظہر کی نماز کی تائید مقدم فرمائی۔  
اب مقدم کے حکم کو چھوڑ کر اگر کوئی شخص مؤخر کے حکم کو ادا کرے تو وہ قرآن پورے کا منکونیت  
ہوگا۔

## نماز عصر کا حکم فرضیت قرآن کریم سے

عصر کا وقت بھی چونکہ رب العزت کو زیادہ محبوب تھا اس وقت کی قسم کھائی وَالْعَصْرِ سے تاکہ  
ثابت ہو جائے کہ اگر کوئی شخص پیارے وقت میں پیارے کی بائیں کرے گا تو وہ بھی  
میرے پیاروں میں شمار ہوگا۔ اس لئے عصر کو خصوصاً تاکید سے بیان فرمایا۔

بقرہ ۲۳۸ { حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُوا اللَّهَ }  
 قَاتِلَتِ صَلَوةَ کا لفظ جمع فرما کر کسی نماز میں پڑھنے کا ثبوت دیا اور حَافِظُوا اَعْلٰی الصَّلٰوةِ  
 تمام نمازوں کی نگہبانی کرو سے بندے کو خبردار کیا کہ خبردار تمام نمازوں سے کسی نماز کی بھی  
 سستی نہ کرنا سب نمازوں کو حفاظت سے ادا کرنا۔ اور جو تمہیں کسی ایک نماز سے روکے  
 گا تو تم میرے حکم حَافِظُوا اَعْلٰی الصَّلَوَاتِ کو یاد کر لینا مانع کی اقتدا میں کہیں میری  
 نماز ترک کر دینا اور نماز عصر میں قیام خداوند کریم کے دو برو فرماں بڑاری سے ہو۔

پانچ نمازوں سے کسی نماز کے لئے روکنا شیطان کا کام ہے

مائدہ ۱۱۲ { اِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ  
 وَالبُغْضَاءَ فِي الْخُلُوفِ وَالْمَنَاسِكِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ  
 فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ ۔

اور کوئی بات نہیں شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ تمہارے درمیان عداوت بغض شراب  
 اور جھگڑے کے ذریعے ڈال دے۔ اور شیطان تمہیں اللہ کے ذکر سے روکے گا۔ اور نماز سے  
 روکے گا کیا تم رک جاؤ گے ؟

اگر تم شیطان کی اتباع میں پانچوں نمازوں سے کسی نماز کو ترک کر دو گے تو وہ قبرستان  
 خداوندی متبع شیطان ہے اب فیصلہ تم پر ہے کہ پانچوں نمازیں ادا کر کے خداوند کریم کی  
 اطاعت میں مطیع اللہ و مطیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جاؤ۔ یا پانچوں زنیفہ  
 نمازوں سے کسی کو ترک کر کے مطیع شیطان کہلاؤ۔

توبہ العزۃ نے حَافِظُوا اَعْلٰی الصَّلَوَاتِ سے تمام نمازوں کی تاکید فرما کر تمام

نمازوں کی گنجبانی کا مدشاؤ فرمایا بعد ازاں **وَالصَّلَاةُ اَلْاَوْسَطُ** کا خصر صی تقرر فرمایا کہ تم نماز وسطیٰ کی خصر ماحفاظت کرو۔ پانچوں نماز اور ان کے وقت کا تعین خصر صی فرمایا۔

رب العزت کو معلوم تھا کہ عصر کی نماز کے منکبین پیدا ہو جائیں گے اس لئے اس نے اس کو نماز وسطیٰ سے نوازا تاکہ اس کی تاکید علیحدہ خصوصیت سے ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ اس نماز کے قبل و بعد اور نمازیں بھی ہیں اور اس کی دوسری تائید **طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا** سے فرمائی اور فرمایا **بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا** اور تیسری تائید مزید صبح اور ظہر پہلے اور مغرب بعد نماز میں **قَبْلَ الْغُرُوبِ** سے فرمائی۔ فرمایا۔

**ق ۲۱ فَيَبْتَغِي بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوبِ**

اور تسبیح بیان کر د اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے تو ان چار آیات فرمائیہ سے نماز عصر کی فرضیت ثابت ہوئی۔ ادا اگر اب کوئی انکار کرے تو ایسا ہے جیسا کہ جس نے صبح کی نماز کا انکار کر دیا تو عصر کی تائیدی نماز کا تارک خداوند کریم کے نزدیک پورے قرآن کا اود تمام نمازوں کا تارک ہے۔

**سوال :** مولوی صاحب نماز کے قائم کرنے کا حکم قرآنی ہے چڑھنے کا حکم نہیں۔

**محمد عمر :** سبحان اللہ خداوند کریم نے اگر نماز کے قیام کا حکم فرمایا ہے تو ہم بھی نماز کو قائم کرنے ہیں۔ کھڑے ہو کر شروع کرتے ہیں اور اصطلاح بھی قرآنی ہی استعمال کی جاتی ہے۔ اور جب کسی کو نماز کے متعلق دریافت کرنا مطلوب ہوتا ہے تو وہ بھی یہی کہتا ہے کہ نماز کھڑی ہو گئی۔ یہ نہیں سوال کیا جاتا کہ پڑھی جا رہی ہے؟ اور دوسری دلیل جب نماز کے لئے جھیر پڑھی جاتی ہے تو کبیر میں نہیں کہا جاتا کہ نماز چڑھنے لگے ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ نماز کھڑی ہو گئی نماز کھڑی ہو گئی۔ کیونکہ نماز کھڑے ہو کر شروع کی جاتی ہے۔ اس لئے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا جاتا ہے اور تیسری وجہ یہ کہ فرمانِ خداوندی اَتِمُّوا الصَّلَاةَ کی ادائیگی ثابت ہو جائے اور جب نماز کا قیام ہوتا ہے تو اس میں قرآن کھڑے ہو کر ہی پڑھا جاتا ہے۔ رکوع و سجود میں تو بعض تسبیحیں ہی ہیں۔ یہ الفاظ جو تمہیں بھنگ گھوٹنے والے بتاتے ہیں یہ صرف خدا کے حکم کے چور ہیں۔ قبرِ احدِ حشر میں ضرور گرفتار ہوں گے کیونکہ نمازوں کے منکرین کا مرتبہ ایک ہی حکم سے انکار نہیں پانچ احکام کا ایک دن میں انکار ہے اور ہر ایک نماز کے متعلق آٹھ آٹھ دس دس دفعہ تائیدیں نازل ہوئیں تو پانچ نمازوں کا منکر خداوندی پچاس حکموں کا منکر ظاہر ہوا۔ جو شخص ایک دن میں خداوندی پچاس حکموں کا انکاری ہے تو ایسے شخص کی عمر کا اندازہ خود کرو کہ خداوند کی فرمانبرداری میں گریہ یا عمر ہی برباد کر بیٹھا اور یہ اتباع کس کی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پانچوں نمازوں کے قیام کی تائید آیاتِ قرآنیہ اَتِمُّوا الصَّلَاةَ سے فرما کر ارشاد فرمایا کہ قیام نماز کے بعد پھر پھینا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے اوقات کے نام سے لے کر اس میں جو پڑھا جاتا ہے فرمایا کہ نمازوں کے اوقات کی تائید بھی ہو جائے اور جو ان میں پڑھا جاتا ہے مسلمانوں کو اس کا علم بھی ہو جائے۔

## قیام نماز کے ابتدا میں پڑھا جائے

چار نمازوں میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

{ ۱۱ روم ۳۱ } فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ



فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَشِيَا وَحِينَ تَنْظُرُهُمْ وَنَ -

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا ہے (یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پڑھنا ہے، جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔ اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور عشا کے وقت کی نماز میں بھی اور ظہر کی نماز میں تسبیح و تحمید پڑھے۔

اس آیت سے شام صبح ..... عشا اور ظہر کی نماز کا ثبوت ملا اور ان چار نمازوں میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اور الحمد اللہ پڑھنے کا ثبوت مل گیا۔

صبح وعشا کو سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنے کا ارشاد خداوندی

(۲) مومن ۲۴ { وَبَسِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ يَا نَعْتِي وَالْإِبْرَکَارِ -

اور تسبیح بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشا اور صبح کے وقت اس آیت کریمہ میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ يَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پورا پڑھنے اور الحمد للہ رب العالمین پورا قیام نماز میں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

صبح عصر اور مغرب وعشا کی نمازوں میں بوقت قیام سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ

اور الْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنا

(۲) ق ۲۴ { وَبَسِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

الْفَجْرِ وَمِنْ أَكْثَلِ فَتْحَتِهِ

اور تسبیح بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج چڑھنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اور بعض جیسے رات سے بھی۔ اسی کی تسبیح بیان فرمائیے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اور الحمد للہ چار نمازوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ صبح کی نماز میں عصر کی نماز میں۔ مغرب اور عشاء کی نماز میں بھی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ مع الحمد للہ رب العالمین پورا پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ اوقات نماز کی تائید بھی ہو گئی۔ اور اس میں تسبیح و تحمید پڑھنے کی تائید بھی ہو گئی۔ اور سُبْحَانَكَ سے اشارہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کی طرف ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے اور بِحَمْدِكَ سے الْحَمْدُ لِلَّهِ سورۃ کی طرف رغبت دلائی گئی ہے وہ بھی قرآن میں مذکور۔ تو خداوند کریم نے قرآنی اصطلاح سے قیام کے بعد۔

پانچوں نمازوں میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کا قرآن پڑھنے

کا ارشاد فرمایا

(۴) طه ۱۱۱ { فَأَصْبَحَ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ

جو یہ لوگ آپ کے خلاف کہتے ہیں آپ صبر فرمائیے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تسبیح بیان فرمائیے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھنے سے اپنے رب کی

جموع کے ساتھ یعنی جمع الحمد للہ قرآنی کے صبح کی نماز میں عصر کی نماز میں اور  
 اَنَّا بِاَلَمَیْلِ میں نماز میں پڑھی جاتی ہیں یعنی شام و عشا میں بھی اساطرات  
 نہار کی نماز میں بھی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قرآنی پڑھیے۔  
 اطراف جمع فرمادی جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے تو اطراف  
 نہار فرمانے سے صبح کی ایک طرف شام کی دوسری طرف دن ڈھکنے کی تیسری طرف  
 ثابت ہو گئی۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نمازوں میں بھی جب تک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی رضائے ہو منظور نہیں۔ اور منکرین احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عازمین  
 لَعَلَّکُمْ تَشْرَحْنٰی فرمان خداوندی مقام عبرت ہے۔

(۵) اَلْاٰلِ عِمْرَانَ ۳۱ ﴿وَسَبِّحْ بِاَلْعَشِيِّ وَالْاِبْکَامِ﴾

اور تسبیح بیان فرما بچے عشاء اور صبح کی نماز میں۔

دوسرے مقام پر اَقْرِءِ الصَّلٰوةَ طَهَّرْ فِی الْمَسْجِدِ وَکُلِّ لِقَاعِ الْمَیْلِ  
 نماز قائم فرمائیے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصے گزرنے میں تراویح  
 کریمہ میں رب العزت نے صبح مغرب اور عشا تین نمازوں کا ذکر فرمایا اور یہاں وَسَبِّحْ  
 بِاَلْعَشِيِّ وَالْاِبْکَامِ سے تطبیق فرمائی کہ عشا کے وقت نماز قائم کر کے اللہ کی تسبیح بیان  
 کرنا ہے یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وال نماز پڑھنی ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سکھائی ہے۔

تفسیر کبیر ۱۲/۱ { اَنَّ الْاٰیۃَ سَدَّلَ عَلٰی اَنَّ مَلٰوۃَ الْجَنۡبِ لَا  
 اُنۡبِیۡدَ وَلَا اَنْقَضَ فَقَالَ اَبُو عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا

دُخِلَتِ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ فِيهِ فَقَبِلَ طُلُوعَ الشَّمْسِ هُوَ صَلَافُ  
النَّجْوِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا هُوَ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ لَا تَهْمَا  
جَمِيعًا قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَمِنْ آثَاءِ الْيَلِّ قَبْلَ الْمَغْرِبِ الْعُتَا  
الْأَخْيَرَةُ -

بے شک یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پانچ نمازوں سے نہ کمی ہو سکتی ہے  
اور نہ ہی زیادتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس آیت کریمہ میں  
پانچوں نمازیں ہی بیان کی گئی ہیں سورج چڑھنے کے پہلے وہ فجر کی نماز ہے اور غروب ہونے  
سے پہلے وہ ظہر اور عصر ہے اس لئے کہ وہ دونوں مغرب کے قبل ہیں اور رات کے کچھ حصے  
سے وہ مغرب اور عشا آخری ہے۔

## مختصر ہیت قضائے ترتیب نماز

حج ۱/۲ { وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اِنَّكَ  
تَشْرِكُ فِي شَيْءٍ وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَ  
السَّكُّعِ السَّجُّودِ

اور جب ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے بیت اللہ کی جگہ میں پناہ دی کہ میرے  
ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا اور بیت اللہ طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود  
کرنے والوں کے لئے پاک فرما دیجئے۔

اس آیت کریمہ سے ترتیب نماز ثابت ہوئی۔ قیام و رکوع و سجود جس سے ثابت ہوا کہ رکوع  
قیام سے مقدم نہیں اور سجود رکوع سے مقدم نہیں ہو سکتا۔ نماز میں پہلے قیام مقدم ہے

پھر رکوع پھر سجدہ۔

”سوال“ مروی صاحب پیہ جوا اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے ہر اس کا ثبوت قرآن میں کہاں ہے۔

”محمد عمر“ قرآن کریم میں رب العزت نے فرمایا ہے۔

# نماز کی ہمت قضایہ کا ذکر قرآن کریم میں

## اللہ اکبر کا ثبوت

المذثر ﴿۱﴾ یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ رَبُّكَ فَكَلَّمَا  
لے چادر میں پٹے ہوئے کھڑے ہو جائیے۔ پھر ڈرائیے اور اپنے رب کی پھر تکبیر پڑھیے  
یعنی اللہ اکبر فرمائیے۔

(۱) اعلیٰ ﴿۲﴾ وَذِكْرُ اسْمِ رَبِّهِ فَصَلِّ۔

اور اپنے رب کے اسم ذاتی کا ذکر کیا اسنے پھر نماز پڑھی۔

(۲) اور وَتَسْبُحُ لِلَّهِ عَلَى مَا هَدَاكُمْ

اور چاہئے کہ تم اللہ کی تکبیر پڑھو جس طریق پر اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

## اسم ذاتی کا بیان

(۳) وَلِذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ۔

اور اہم ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے۔ کلمہ اللہ اکبر سب سے پہلے ثابت ہے۔

(۴) اَلرَّحْمٰنُ { سُبْحٰنَكَ اَسْمُكَ رَبِّكَ ذٰی الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ -

تو نماز شروع کرنے سے پہلے ذکر اسم ذاتی کا ضروری فرمایا۔ اور اللہ اکبر کا پورا کلمہ قرآن میں نثر یہ فرما دیا تو اسی لئے نماز شروع کرنے وقت بھی اللہ اکبر کا ذکر پڑھنا ضروری ہوتا اور سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ بھی حکم خداوندی فِیْہِ سے بات قرآنی ثابت ہو گیا دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی دوسرے علاقہ میں کسی کو مقرر کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو اس کو پہلے وہاں کی مروجہ زبان سکھائی جاتی ہے۔ ایسے ہی رب العزت کا ارادہ چونکہ مسلمانوں کو جنت میں لے جانے کا ہے اس لئے جنت کی زبان دنیا میں سکھاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ جنتیوں کا کلام ہے

یونس ۱۱ { دَعَوْا لَهُمْ فِیْہَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ

جنت میں جنتی پکاریں گے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ

ثابت ہوا کہ جو لوگ یہاں نماز میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ نہیں پڑھتے وہ جنت میں جہنم کے خواہشمند نہیں ہیں۔ اسی لئے وہاں کی بولی نہیں بولتے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ کا ثبوت خداوند کریم سے ملا۔ اور جنتیوں کا کلام ثابت ہوا۔

نماز میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پڑھنے کا حکم

طور ۲۶ { وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِیْنَ تَقُومُ وَ مِنْ الْاَمَلِ فَنَجِّہُ

وَ اَدْبَارَ الْاَلْبَعُوْثِ -

اور سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اپنے رب کے الحمد کے ساتھ پڑھیے جب آپ قیام نمازیں

اور رات کے اہتمام اور ساروں کے چڑھنے کے بعد بھی تسبیح بیان فرمائیے۔  
 وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ نَهَارًا وَلَيْلًا وَبِحَمْدِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 میں ہی قرآن کریم سے ثابت ہو گیا۔ یعنی جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو سُبْحَانَكَ  
 اَللّٰهُمَّ امد الحمد للہ شروع قیام میں پڑھے جائیں اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا بھی اسی آیت  
 کریم میں ثابت ہوا۔

## جنت کی دوسری اصطلاح

یونس ۱۰۱ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 اور جنتیوں کا آخری دعویٰ یہ ہو گا کہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پوسے الحمد للہ کی تشریح اور پوسے نام کا ظہور

وَآتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَشَاقِقِ وَالْقُرْآنَ اَنۡ اَعْظِيْمَ۔

اور دیے ہم نے آپ کو سات پہاڑی گیس اور قرآن بڑی بزرگی والا۔

الحمد شریف پوری سات دہری آیتیں پڑھنا بڑا ثواب ثابت ہوا۔

الحمد شریف کامل پڑھنے کے بعد فاتحہ و اَمَّا تَتْلُوۡنَ اِنَّ الْقُرْآنَ لَکَۢمَّ سُوْرَتٌ

قرآن پڑھنے کا استاد فرما دیا۔ پھر

## رکوع و سجدہ کا ثبوت

ج ۱۰۱ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اِرْكَعُوۡا وَاَسْجُدُوۡا وَاَعْبُدُوۡا۔

اے ایمان دار اور رکوع کرو۔ سجدہ کرو اور عبادت کرو۔ یعنی تم نے قیام میں اللہ اکبر کہہ کر سبک الہم اور الحمد للہ پورے پڑھ لئے اور مَا تَيْسَّرُ مِنَ الْقُرْآنِ سے کچھ قرآن پڑھا تو اب رکوع کر کے اور سجدہ کر کے عبادت خداوندی بھی کرو۔

پانچ نمازیں پڑھنے والا مانع خیر بھی نہیں ہو سکتا اور جزع فرع بھی نہیں ہو سکتا

معالج ۲۹ { إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا

إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ ذَاتُ يُمُوءٍ

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اوپر شروع کر دیتا ہے اور جب اس کو خیر پہنچتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے۔ سوا نماز پڑھنے والوں کے وہ ہمیشہ اپنی نمازوں پر قائم رہتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب العزت نے الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ ذَاتُ يُمُوءٍ صلوٰۃ جمع ارشاد فرمایا۔ جس سے تمام نمازوں کا ذکر ہوا۔ دوسرا اس آیت کریمہ میں رب العزت نے جزع فرع کرنے والوں کو نمازیوں سے علیحدہ کر دیا اسی وجہ سے جزع فرع ایسے لوگ ہی کرتے ہیں جو نماز سے خروم ہوتے ہیں اور رب العزت نے جزع فرع کرنے والوں کا سبب بھی فرما دیا کہ ان کے جزع فرع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو شرمس کتی ہے تو وہ جزع فرع کرتے ہیں اور نمازیوں کو نہ شرمس کتی ہے اور نہ وہ جزع فرع کرتے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ



## پانچ نمازوں کے منکرین جہنم میں سیر کریں گے

وَرۡثَہٗ ۲۹ { فِی جَنَّتِ یَتَنَاءَ نُونٌ عَنِ الْمَجْرِمِیۡنَ مَا سَلَکَکُمۡ فِی سَفَرٍ  
فَا نُوۡا اَلۡحَمۡلَکَ مِنَ الْمُصَلِّیۡنَ -

جنتوں میں جنتی دوزخی مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو جہنم میں کس نے چلایا۔  
دوزخی جواب دیں گے کہ ہم نمازیوں سے نہ تھے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والوں کا بھی حال بیان  
فرما دیا کہ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والے بھی دوزخ میں ٹھہریں گے اور جو پوری پانچ نمازیں نہیں  
پڑھتے لوگ مساجد میں ادا کرتے ہوں اور منکرین باہر پھر رہے ہوں تو ان کے متعلق رب العزت  
نے آخرت کا حال فرما دیا کہ ایسے لوگ تا کہیں صلوٰۃ خمسہ دوزخ میں ہی ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ  
مسلمانوں کو پانچوں نمازیں مکمل پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

## نماز کے تارک کو عتاب

قیمہ ۲۹ { فَلَا صَدَقَیۡ وَلَا صِلَۃَۤ اِلَیۡکَۤ اِنَّکَ کَذَّابٌ وَتَوَلَّیۡ ثُمَّ  
ذَهَبَ اِلَیۡ اٰہِلِہٖ یَتَمَطَّیۡ اَوَّلٰی لَکَ فَاَوَّلٰی ثُمَّ اَوَّلٰی لَکَ  
فَاَوَّلٰی ۝۱۰

تو اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز ہی پڑھی لیکن جھٹلایا اور منہ پھیرا پھر اپنے اہل  
کی طرف اڑتا ہوا چلا گیا ہلاکت ہو تیرے لئے۔ پھر ہلاکت ہو پھر ہلاکت ہو تیری تو ہلاکت  
تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے بے نمازیوں کے لئے چار دہ ہلاکت کی خوش خبری دی ہے

تم تارک نماز بن کر چارہ کتوں کے مستحق بنیں گے۔

**المسئلت { وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْكُفُوا أَلَا يَسْكُفُونَ وَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ } وَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ**

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ رکوع کر دو رکوع نہیں کرتے ویل جہنم ہے اس دن ملائین کے لئے۔

نماز کے تارک کے لئے قرآن کریم میں بہت عتاب آیا ہے۔ لیکن فقیر اختصار رکھنے

اتنا ہی کافی سمجھتا ہے۔ باقی رہا کہ جب تک تم نماز میں بھی فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نہ کرو گے کبھی تمہاری نماز منظور نہیں ہو سکتی۔

## ضرورت احادیث

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بغیر تمام عبادات سے ہوجاتی ہیں

(۱) محمد ﷺ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ }۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل مت کرو۔

اس آیت کریمہ سے صاف واضح ہوتا ہے کہ صرف خدائی فرمان سے احکام خداوندی کی تعمیل نہیں ہوتی۔ بلکہ جیسا کہ اطاعت خداوندی فرض ہے ایسے ہی اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم بھی فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر اعمال کے ابطال کا فتویٰ دیتا ہے۔ اب تمہارا دل چاہے تو اطاعت اللہ کے ساتھ ہی اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازوں کو صحیح و مکمل کرو ورنہ بغیر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم نماز ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی قابلِ رحم ہو گے۔ سنئے۔

## نماز بغیر اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرنے والا رحمتِ خداوندی کا مستحق نہیں

۲: ۱۷۱ { وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا أَمْرًا مِّنْ لَّدُنْكُمْ شُرَحْمُونَ

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

جب رب العزت نے نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا ارشاد فرما دیا تو پھر وَأَطِيعُوا أَمْرًا مِّنْ لَّدُنْكُمْ شُرَحْمُونَ کہنے کا کیا مطلب؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز کی فرضیت کو رب کریم نے فرمادی لیکن نماز کو ادا کرنے کا طریقہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے سیکھو اور آپ کے فرمودہ طریقہ کے موافق نماز ادا کرو ورنہ ادا نہیں ہوگی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روگردانی کرنے والا خود ذمہ دار ہے

(۳) نور ۱۸ ﴿ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ -

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو اور کوئی بات نہیں اس پر ذمہ داری ہے جو مکلف کیا گیا اور تم پر بوجھ ہے۔ جو تم مکلف ہوئے اور اگر تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی دپانے فے بوجھ نہ لیا، تو ہدایت پاؤ گے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوائے علی الامان تبلیغ کے اور کوئی ذمہ داری نہیں۔

اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہے وہ تو خداوندِ کریم کا بھی مطیع ہے اور ہدایت پر ہے اور جو شخص فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والا ہے۔ احکامِ خداوندی بجالانے میں خود ذمہ دار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذمہ نہیں۔

”سائل“ :- مولوی صاحب مسائل تو نماز کے متعلق ہی شروع ہیں لیکن اس کے متعلق ایک مسئلہ درمیان میں مزوری آگیا کہ تم نے کہا کہ قرآن کریم کے احکام کو ہم بغیر حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھ نہیں سکتے یہ س نے کہا ہے۔

”محمد عمر“ :- مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ترجمان نہ ہوں ہم قرآن کریم کو

سمجھ نہیں سکتے۔ یہ رب العزت کا ارشاد ہے یعنی:-

حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض پر وعید خداوندی

(۴۱) ﴿لَا تَدْعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيُخْلِكَنَّ بَيْنَهُمْ﴾  
اِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مَّعْرُضُونَ

اور جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاٹے جاتے  
ہیں تاکہ حضور ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں تو اس وقت ایک فرقہ ان سے  
منہ پھیرنے والے ہیں۔

(۵) ﴿لَمَّا رَأَىٰ﴾ وَ اِذَا قِيلَ لَهُمْ لَعَنَّا لَوْ اِلٰی مَا اَسْذَلَ اللّٰهُ وَ

اِلٰی السَّرْمُولِ رَاٰیْتُ الْمُنَافِقِیْنَ یَصْدَدُوْنَ عَنْهُ صَدُودًا۔

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تبارک نے اتارا ہے اس کی طرف آ  
جاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ جاؤ تو آپ منافقوں کو  
ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ وہ آپ سے پھر جائیں ہیں پر سی طرح پھرنا۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے کتاب اللہ سے اعراض کرنے والوں کا ذکر فرمایا

اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کا ذکر فرمایا اور جو آپ سے پھرنے والا ہے

اس پر منافق ہونے کا فزنی ثبوت فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ جو شخص قرآن کریم کو تسلیم

کرتا ہے۔ لیکن لشاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرتا ہے تو وہ منافق۔

ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بغیر قرآن سے کوئی ہدایت نہیں پاسکتا

(۶) نَحْلُ ۱۰ وَمَا أُنْزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لَتَبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُسْنُونَ -

اور نہیں اتارا ہم نے آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو مگر تاکہ آپ بیان فرمائیں اُن کے لئے جس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اس ہدایت ہے اور رحمت ہے ایسی قوم کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآنی شارح ہونے کی وضاحت فرمائی کہ آپ اختلاف کو واضح فرما کر مٹائیں جو آپ کی فرمائی ہوئی قرآنی تشریح پر چلے گا وہ مخالف نہیں اور ہدایت پر ہے ورنہ نہیں۔

(۷) مَرْيَمُ ۱۱۱ فَأَنبَأَتْنَاهُ بِمِسَالِكٍ لِّتُبَشِّرَ بِهَ الْمُتَّقِينَ وَتُؤَدِّيَ بِهِ قَوْلًا لَدُنَّا

تو اللہ کوئی بات نہیں قرآن کو ہم نے آپ کی زبان سے آسان کیا تاکہ اس کے ساتھ آپ ڈرنے والوں کو غرضِ خبری دیں اور اس کے ساتھ ڈرائیں جھگڑا لوگوں کو۔

رب العزت نے فَأَنبَأَتْنَاهُ بِمِسَالِكٍ سے ثابت فرما دیا کہ قرآن کریم کو اگر ہم سمجھ سکتے ہیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یعنی احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ورنہ نہیں کیا مگر یہی احادیث کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اپنے لیڈروں پر زیادہ اہمیت دے؟ رب العزت عالم الغیب ہے اس لئے اس کو علم تھا

کہ کئی آدمی ایسے بھی پیدا ہو جائیں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم آج قرآن داں پیدا ہوئے ہیں اور کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ رب العزت نے وضاحت فرمادی کہ قرآن کریم کو سمجھنا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سمجھو آپ کے بعد آپ کی احادیث سے قرآن سمجھو ورنہ تم بغیر آپ کے قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتے۔

## اوقات صلوٰۃ

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا۔  
بے شک نماز مومنین کے لئے وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

بخاری شریف ۱۱۱۱ { ابوداؤد ۱۱۱۱ نسائی شریف ۱۱۱۱

حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك قال

حدثنا شعبة قال الوليد بن العزير اخبرني قال سمعت

ابا عمرا والنسيباني يقول حدثنا صاحب هذا الدار و

اشاهرا الى داس عبد الله قال سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَأَيْتُكَ أَعْمَلُ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَجْهِهَا۔ الخ

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے سوال کیا کہ میں سب سے زیادہ جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز با وقت پڑھنا۔

ابوداؤد ۱۱۱۱ { عن عباد بن الصامت قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَيْتُكُمْ أَعْمَلُ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَجْهِهَا۔ الخ

بَعْدَ اَوْ اَمَّا لَتَسْغَلَهُمْ اَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ يَوْ قَتِهَا  
 حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّ الصَّلَاةِ يَوْ قَتِهَا - ۱۶  
 عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور میرے بعد تم پر ایسے حکام ہوں گے جن کو کئی چیزیں وقت پر نماز پڑھنے سے مشغول رکھیں گی حتیٰ کہ نماز کا وقت چلا جائے گا۔ تو نماز کو وقت سے وہ چھوڑ دیں گے۔

## صبح کی نماز کا فضیلت والا وقت

(۱) ابو داؤد ۱/۴۱ { حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اسْمَاعِيلَ نَاسِفِينِ عَنْ ابْنِ  
 عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ النُّعْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ  
 عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَصْبَحُوا يَا أَهْلَ الْقُبُورِ فَإِنَّهُ أَكْظَمُ لَكُمْ جُورَ كُمْ وَأَكْظَمُ لِلْأَجْرِ -  
 رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو پڑھنے  
 کر کے پڑھو اس لئے کہ وہ تمہارے لئے بڑا ثواب ہے اور تمہارے تمام ثوابوں سے  
 بہت بڑا ہے۔

۲۰ نسائی شریف ۱/۴۱ { حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
 ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحُوا  
 يَا أَهْلَ الْقُبُورِ -



رافع بن خریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے حضور نے فرمایا  
فجر کو روشن کرو۔

۳۔ نسائی تشریف ۱/۴۱ { اخبرنا ابو اہیم بن یعقوب حدثننا ابن  
ابی مریمہ اخبرنا ابو عسان قال حدثنا زبید بن اسلم عن عاصم  
بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رجال من قوصہ من  
الانصار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسقمتم  
یا النبیئم فانہ اعظم یا الایحیہ۔

محمود بن لبید انصار سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جو تم صبح کی نماز کو سفید کر کے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۴۔ دارمی تشریف ۴۳ { حدثننا حجاج بن منہال ثنا شعبۃ عن  
محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید  
عن رافع بن خریج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسقموا  
یصلوۃ النبیئم فانہ اعظم للایحیہ۔

رافع بن خریج رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے  
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کو سفید وقت میں پڑھو اس لئے  
کہ وہ بہت بڑا وقت ہے ثواب کے لئے۔

(۵) مجمع الزوائد ۱/۳۳ { عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن ابیہ  
عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقموا  
یا النبیئم فانہ اعظم لایحیہکم أو للایحیہ رواہ ابن ماجہ

عمر بن قادہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فجر کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو سفید کر کے نماز پڑھنا تمہارے اجر کے لئے بہت بڑا فعل ہے ثواب بہت بڑا ہے۔

۶۔ کنز العمال ۴/۱۳۴ { عن محمد بن المنکدر عن أبي بكر بن الصديق عن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال أصبحوا بالصباح وهو خير لكم اربعين }

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال صبح کو روشن کرو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۷۔ کنز العمال ۴/۱۳۴ { قال ابو بكر بن المبارك بن كامل بن ابي غالب الخفاف في معجمه انا عبيد الله وعلى انا ناسمنا حمزا بن اسمعيل الموسوي انا نجيب بن ميمون بن سهل انا منصور بن عبد الله الخالدي انا عثمان بن احمد بن يزيد الدقاق ثنا محمد بن عبيد الله بن ابي داود المخزومي ثنا شيبان بن سواد عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله عن ابي بكر بن الصديق عن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبحوا يا اصبغ فانه للاجر (ابن خبار) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے لئے وقت صبح کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو روشن کر کے نماز پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

## حضرت علی المرتضیٰ کی نماز اسفار میں

۸۔ کنز العمال { عن علی بن ربیعہ الداحی قال سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ لِمُؤَذِّنِهِ اسْفِرْ اسْفِرْ لَعَنَ صَلَوةَ الصُّبْحِ (ع ب ص) علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے سنا کہ آپ اپنے مؤذن کو فرماتے تھے سفیدی کر سفیدی کر یعنی نماز صبح کے لئے۔

عبد اللہ بن مسعود کا عقیدہ بھی صبح کی نماز کو صبح کی روشنی میں پڑھنی چاہیئے

۹۔ مجمع الزوائد { وعن عبد الرحمن بن یزید قال کان عبد الله بن مسعود يَسْفِرُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ والاطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون

عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور فجر کی نماز کو سفید وقت میں پڑھتے۔

سوال : مولوی صاحب غلس میں بھی تو نماز جائز ہے۔ یعنی صبح کاذب میں نماز پڑھی جائے تو صحیح ہے۔

”محمد عفر“ صبح ہونا اور بات ہے لیکن ثواب زیادہ اسی میں ہے کہ صبح کی نماز میں صبح روشنی ہی ہو جائے تو پڑھی جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثیں فقیر عرض کر چکا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی دتیرہ عرض کر چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ صبح روشن ہو جائے تو نماز پڑھے ثواب زیادہ ہوتا ہے تم بھی کسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ غس میں پڑھنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے ہم انشاء اللہ تعلیم کر لیں گے۔ ورنہ تم غس میں پڑھ کر زیادہ ثواب سے کیوں محروم رہتے ہو صبح کو سفید کر کے کیوں نہیں پڑھتے ثواب بھی زیادہ اور جتنے نازی جماعت میں زیادہ شامل ہوں گے۔ ان کا ثواب بھی تمہیں زیادہ ہو گا۔ دوسرا بلکہ تین گنا ثواب مل جائے گا۔

## صلوۃ الظہر کا وقت

۱۰۔ بخاری شریف ۱/۲۶۱ {حدیثنا ایوب بن سلیمان قال حدثنا مسلم شریف ۲۲۴۱} ابو بکر عن سلیمان قال صالح بن کیسان

حدثنا الاعرج عبد الرحمن وغیره عن ابی ہریرۃ ونافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر انہما حدّثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا شئتہ الحرف فابیر دؤابا الصلوۃ فانت شئتہ الحرف من فیج جہنم۔

ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب گری سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر دو کیونکہ سخت گرمی جہنم کی بجائے ہے۔

۱۱۔ مسلم شریف ۱/۲۲۴ {حدیثنا محمد بن المثنیٰ قال نا محمد بن

جعفر قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ قال سمعت مہاجرا ابا الحسن یحدث انہ سمع زید بن وہب یحدث عن ابی ذؤانہ

أَذِنَ مَوْذُنٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ قَالَ انْشَظْ انْشَظْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنَ الْحَرِّمْ فَيُخْرِجُهُمْ فَأَذِنَ اسْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ -

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مَوْذُن نے ظہر کی اذان دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر اور صحنہ نے فرمایا کہ سخت گرمی جہنم کی بجائے ہے تو جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

ان بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص گرمیوں میں ظہر کی نماز دن ٹھنڈے ہی پڑھ لیتا ہے وہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تارک اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کذاب ہے۔

## مسجد میں داخلے کی صورت

بقرہ ۱۴۱ { أَوْ لِيكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ -

یہی ہیں کہ ان کو لائق نہیں ہے کہ مسجد میں داخل ہوں مگر ڈرنے والے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد میں ٹھنڈ کر عاجزی سے چلنا چاہیے اگر کسی مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت ثابت ہوئی۔

## نماز میں عاجزی سے کھڑا ہونا

لِقُرْءِ { وَتَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ -

اودا اللہ کے لئے عاجز ہونے والے کھڑے ہو جاؤ۔

اس آیت کریمہ نے قیام نماز کی ہیئت قضائہ فرمادی۔ عاجزی کا قیام رکن صلوٰۃ سے ہے اگر قیام نماز میں ہی عجز و انکساری نہیں تو قیام نماز صحیح نہ ہوا اودا اگر کھڑے ہو نایا پاؤں پیلا کر کھڑے ہونا آیت کریمہ کے خلاف ثابت ہوا۔

## ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑے ہونا احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی

ابوداؤد ۱۶۱۱۱ { حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثَنَا ابَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَضُّوا

صَفْوَتَكُمْ وَقَامُوا بَيْنَهُمَا وَحَادَّوْا بِالْأَعْنَاقِ قَوْلَ الَّذِي لَفَضِي بِيَدِي

إِنِّي لَأَدْرِي الشَّيْطَانَ يَبْدُو خَلًّا مِنْ خَلَلِ الصَّفْوَتِ كَأَنَّهُمَا اخْتَلَفَا -

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ اپنی صفوں کو چرنے لگ کر واد صفوں کو ایک دوسرے کے قریب کرو

اور گروں کو برابر کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

میں نے شیطان کو دیکھا کہ وہ صف میں داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ بھڑکا بچہ۔

کیوں جناب! صف کو چرنے لگ کر واد کا مطلب یہ ہے کہ ٹڈی دھڑٹ ٹانگیں چوڑی کی جائیں

معلوم ہوا ٹانگیں اتنی چوڑی کرنے والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے صَفْوَتُكُمْ

کا کذب ہے دوسری بات حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہوا کہ ٹانگوں میں اتنا نامل نہیں ہونا چاہیے۔ کہ جس سے بیڑ کا پتہ گزر جائے اپنی ٹانگوں میں چلے ہر فاصلہ ہر ایک دوسرے کے مابین فاصلہ ہو دلوں میں منع ہیں۔ کیونکہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ شیطان بیڑ کے چھوٹے نیچے کی طرح صف سے گزرتا ہے تو شیطان کو تو فاصلہ چاہیے ٹانگوں کے اندر سے فاصلہ مل جائے یا باہر سے۔ بہر حال فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔

”سائل: مولوی صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کی ٹانگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے یہ نہیں کہ اپنی ٹانگوں کے درمیان فاصلہ نہ کرو۔

”محمد عمر: بڑا افسوس ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَضُوا صَفْوٰنَكُمْ اپنی صفوں کو چرنے لگ کر۔ یہ تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہے کہ آپ نے فاصلہ بند فرمایا ہے اپنی ٹانگوں کا فاصلہ ہو یا دوسرے کے ساتھ ملنے سے ٹانگوں کا فاصلہ ہو۔ تو تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی مٹائی ہے کہ آپ نے فرمایا صف میں فاصلہ نہ ہو تو اپنے باہر سے روکا تم اپنی ٹانگوں میں فاصلہ بناتے ہو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے شیطان کی گزرگاہ کو پہلوؤں سے تو روک دیا اور اپنی ٹانگوں سے گزرگاہ شیطان بنادی سجان اٹھاس کا ہم اتباع ہے۔

”سائل“ مولا بات یہ ہے کہ شیطان کو پہلوؤں سے روکنا کافی ہے۔ اپنی ٹانگیں چاہے حتیٰ بھی چوڑی کر لیں شیطان ٹانگوں کے درمیان سے نہیں گزر سکتا جبکہ کسی کو کھا جائے کہ تم ہانگے نیچے سے گزر جاؤ تو وہ ہانگے نیچے سے گزرے گا ہرگز نہیں تو معلوم ہوا کہ شیطان بھی پہلوؤں سے گزرتا ہے نیچے سے نہیں گزر سکتا ہے۔

”محمد عمر: سبحان اللہ جناب آپ خوب سمجھ اور غور احتیاط کیا انسان کو شیطان پر

تیس کر لیا۔ بندہ اگر ننگا ہو تو صحیح الفطرت انسان نہ پھیر لیتا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم طہارت خانے میں ننگے ہونے لگو تو بوت و غمل بایاں پاؤں لکھا کر اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْخُبَاثَتِ پڑھو۔ کیونکہ شیطان ننگے انسان کو پیچھے سے پھیرتا ہے کیوں جی! شیطان اور انسان ایک جیسے ہے یا کچھ فرق ثابت ہوا۔ دوسرا جواب جب آدمی رات کو لیٹتا ہے تو بعض دفعہ جو ان آدمیوں کے سامنے شیطان عمت کی شکل میں جماعت کے لئے آجاتا ہے عورت کو بھی بعض دفعہ آجاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مذکور ہے تو رات کو شیطان انسان کی ٹانگوں سے پرہیز نہیں کرتا اور صف میں دن کو داخل ہوا اور پھر ٹانگوں سے پرہیز کرے اس کو کوئی شرم ہے جناب! ثابت ہوا کہ شیطان کو ٹانگوں کے باہر سے گزرنے پر صرف صفت کو خراب کرنا ہی مقصد ہے۔ ٹانگوں کے درمیان سے اگر شیطان کو داخل جائے اور پھر نماز میں جب انسان ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکتا ہو پہلو بھی نہ پلٹ سکتا ہو اور وہ صفت میں بھی موجود ہو تو وہ مرقعہ جو اس کو رات کو شکل نصیب ہوتا ہے وہ عین اس کی آمد میں پیش کر دیا گیا تو وہ کب ٹٹنا ہے اسی لئے میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ٹانگوں کے درمیان بھی گزر گا وہ شیطان ہے

مشکوٰۃ شریف ۹۸ } قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَوْصِفُوكُمْ وَحَادِدُ بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلَيِّنُوا فِيْ اَيِّدِيْ اِخْتِاسِكُمْ وَسَدُّوا لِحْلَفَانِ الشَّيْطَانِ يَدْخُلُ فَيَمَّا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخَذِيْعَةِ يَعْصِيْ اَوْلَادَ الصَّالِحِيْنَ



الصَّغَارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو اور اپنے کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بجائیں کے لئے ہاتھوں کو نرم رکھو اور ناصے کو بند کرو کیونکہ شیطان تمہارے درمیان میں سے گزرتا ہے بھیڑ کے پھوٹے پیچے جیسا۔

کیوں جی! اب تو فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحت فرمانِ فیما بینکم نے ثابت کر دیا کہ اپنی ٹانگوں کے درمیان میں بھی جگہ کھلی ہو جائے تو شیطان وہاں سے بھی گزرنے کو قادر نہیں سمجھتا اور یہ فاصلہ ٹانگوں کا کم کرو گے تو یہی حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہو گا۔ اور اگر ٹانگیں فٹ ڈیڑھ فٹ چوڑی کر دی جائیں تو فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مَسَدٌ وَالْخَلَلُ کی تکذیب لازم آتی ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بند کرو اور ہم ٹانگوں کے درمیان نعل پیدا کریں اور یہ جملہ عام ہے ٹانگوں کے اندر کو بھی اور باہر کو بھی تو اس لئے ٹانگوں کے ناصے کو تھوڑا کر کے کندھے سے کندھا تک کرنے کے ملایا جائے اور لَيَتَنُّ اِنِّیْ اَبْدِیْ اِخْوَانِکُمْ پر عمل ہو جائے تو صفت میں سب فاصلے ٹانگوں کے اندر اور باہر کے ایسے مساوی ہو جائیں گے کہ شیطان کی گرگاہ بند ہو جائے گی۔ ورنہ ٹانگیں چوڑی کرنا قرآن اور احادیثِ صحیحہ کی تکذیب و مخالفت کا ثبوت واضح ہے۔

## نقدِ پانچ پوے النعام

فقر اس شخص کو دینے کے لئے تیار ہے جو کسی حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دے کہ ٹانگوں کے اندر سے فٹ ڈیڑھ فٹ فاصلہ رکھنا جائز ہے وہاں سے شیطان نہیں گزر سکتا۔

بِیْنِیْ وَبِیْنِیْ وَبِیْنِیْ وَبِیْنِیْ اِنْ اَجَزَ کُمْ فَتَدْعُوْا  
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نماز میں آرام سے کھڑے ہونا چاہیئے

مسلم شریف ۱/۱۸۱ { اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں آرام سے کھڑے رہو۔

جب کھڑے ہوتے ہو تو ٹانگیں ڈیڑھ فٹ چوڑی کرتے ہو اور جب رکوع میں گئے  
تو دو فٹ چوڑی کر دیں اور اتنی چوڑی ٹانگوں سے سجدے میں نہیں جاسکتا پھر تنگ کر کے  
سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے تو پھر قیام میں چوڑی کرنی پڑی۔ علیٰ ہذا القیاس نماز میں  
پاؤں کی ہیرا پھیری سے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ کا مذهب  
ثابت ہو گیا تو نماز بے جا حرکات سے فاسد ہو گئی کیونکہ یہ فعل غیر صلوٰۃ ہے یا نہیں؟ حدیث  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نماز میں پاؤں  
کے ساتھ یہ کھیل کھیلنا جو جو تم تمام مذکورہ بالا کھیل نماز میں کہتے ہو۔ ورنہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ پر عمل کرتے ہوئے پاؤں اتنے چوڑے رکھو کہ  
پاؤں سے یہ کھیل بھی نہ کھیل جائے۔ یعنی جہاں پاؤں کا قیام ہو وہاں سے آگے پیچھے بھی نہ  
کرنے پڑیں اور فاصلہ بھی پہلوؤں اور ٹانگوں کے درمیان میں مساوی ہو تو صف چوڑے کچھ ہو  
جاتی ہے نہ بازوؤں سے اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے اور نہ ہی ٹانگوں کے درمیان  
اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے تو صف بھی چوڑے کچھ ہو گئی اس پر بھی عمل ہو گیا شیطان  
کو موقع بھی نہ ملا اور قَوْلُ اللّٰهِ قَاتِلِیْنِ پر بھی عمل ہو گیا اور مَسَدٌ وَالْمَخْلَلُ پر

ہی پر اعمل ہوگی۔ اِغْنُوا يَا اُمَّتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوَافَقَةِ  
سُنَّتِ الْمَلَكِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَخَافُوا۔

”ایک نمازی“ مسجد میں آتے ہی بلا یست زبانی کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھا کر جلدی  
سینے پر باندھ لئے۔

”محمد عمر“ یا رقم نے تو منہ سے کچھ نہیں کہا اور ہاتھ باندھ لئے تیار سے اعمال میں  
میں ملائکہ کیا لکھتے ہوں گے کہ اس شخص نے کیا پڑھا ہے۔ نماز پڑھی ہے یا کچھ اور فرضیہ  
ہی یا منہ یا زائل خیر! زائل تو تم پڑھتے ہی نہیں کم از کم فرضیہ اور سن میں تفریق ضروری  
ہے ہاتھ کندھوں کے برابر کر کے تم نے باندھ لئے لیکن فرضیہ اور سن کا کوئی فرق زبان سے ادا  
کیا اور نہ لکھو یا تو فرضیہ خداوندی کیسے ادا ہوں گے اور لکھے جائیں گے۔

”نمازی“ مولیٰ صاحب گھر سے نماز کی نیت کر کے ہی آتے ہیں۔ منہ سے کہنے کی کیا  
ضرورت ہے۔

”محمد عمر“ فقیر نے پہلے اس کا جواب دیا ہے کہ جب تک زبان سے کچھ نہ کہا جائے ملائکہ  
نہیں لکھتے۔ کرائے کا جین تہاری نماز کو کوئی نماز لکھیں گے جب تک تم منہ سے نہ کہو گے ہم  
احناف منہ سے نماز کی نیت کرتے ہیں۔ دو رکعت نماز فرض یا چار رکعت نماز فرض یا چار  
رکعت نماز سنت یا دو رکعت سنت ملائکہ ہماری نماز کو جو نیت کرتے ہیں لکھ لیتے ہیں  
فرضیہ کی منہ سے نیت کریں تو فرضیہ لکھ لیں گے۔ سن کی نیت کریں تو سن لکھ لیں گے اور  
وہی ادا ہو جائیں گے۔ تم نے نہ نیت زبان سے کی نہ تہاری نماز ادا ہوئی ملائکہ نے یہ لکھ لیا  
کہ اس شخص نے ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر جلدی سے باندھ لئے اور پڑھا شروع کر دیا بس جو تم  
نے پڑھا اور عمل کیا لکھا گیا۔ لیکن فرضیہ یا سن یا فضل کی ادائیگی نہ ہوئی۔ لہذا زبانی نماز کی تفریق

کا اقرار کرنا فرض خداوندی کے ادائیگی کا دعویٰ کرنا ہے۔ رتم نے دربار خداوندی میں نہ دعویٰ نماز پیش کیا نہ دعویٰ نماز کی شنوائی ہوئی۔ دلائل بغیر دعویٰ کے منظور نہیں ہوتے عدالت میں اگر کوئی شخص دعویٰ پیش نہ کرے اور گواہوں کو پیش کرنا شروع کرے تو گواہوں کو عدالت سے دھکیل کر نکالا جائے گا۔ حاکم کہے گا کہ میرے علم میں کوئی دعویٰ ہی نہیں تو گواہوں کی ہیں کیسے سنوں تمہارے ہاتھ پاؤں ناک، سر گواہ ضرور ہیں۔ لیکن تمہارا زبانی دعویٰ نماز کا موجب نہیں تو حاکم کے نزدیک گواہوں کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔

## نیت کے متعلق غوث الاعظم حبیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہی تھے اور فتویٰ امام شافعی کے مذہب پر دیتے تھے اُن دو نو مذہبوں میں اُس وقت بھی نیت زبانی ہوتی تھی۔

غنیۃ الطالبین ۵۶۶ { وَیَنْوِی فِی کُلِّ رَکْعَتَیْنِ اُصْلٰی رَکْعَتَی التَّوَاوُعِ الْمُسْتَوْنَةِ

اور زبانی نیت کرے کہ میں دو رکعت تراویح مسنونہ نماز ادا کرتا ہوں تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی بھی ثابت ہو کہ نماز کی نیت زبانی ہونی چاہیے۔

## حج کی حاضری کا زبانی اقرار

۱) توحید خداوندی کا تم لاکھ اعتقاد رکھو لیکن اگر زبان سے اقرار نہ کرو گے۔ تو تمہارے اسلام کا کوئی اعتبار نہ کرے گا۔ لیکن جب زبان سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کرو گے تو مسلمان موجد کہلاؤ گے پھر بھی مومن نہیں گو تم دل میں عقیدہ صحیح رکھو جب تم زبان

سے مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار کرو گے تو تمہارا ایمان بھی مقبول و منظور ہو گا۔ پھر جب تک زبان سے توحید و رسالت و قرآن سے کسی ایک کا انکار نہ کرے کفر کا فتویٰ بھی علم نہیں ہو سکتا۔ ثابت ہوا ایمان و کفر زبان سے بھی ہوتا ہے۔

۲۔ ایسے ہی حج میں لبیک نہ پکارے۔ یعنی جب تک زبانی اقرار نہ کرو گے کہ یا اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہو گیا ہوں۔ تمہارا حج اور بیت اللہ کی حاضری منظور و مقبول نہ ہو گی۔ اور اگر بیت اللہ کی حد میں داخل ہوتے ہی زبانی زود و دور سے پکارنے کے بغیر تمہارا حاضر ہونا منظور ہوتا ہے کیا وہاں حج میں بیت اللہ کی حاضری کے لئے ٹکڑے نیت کر کے نہیں جاتے؟ لبیک زبانی کیوں پکارتے ہو اگر وہاں لبیک پکارتے ہو کہ ہم تیرے دربار میں یا اللہ حاضر ہو گئے ہیں زبانی اقرار کرتے ہو تو فریضہ حج منظور ہوتا ہے تو نمازیں بھی زبانی جب تک کہ اقرار نہ کرو گے کہ یا اللہ ہم تیرے دربار میں چار رکعت فریضہ یا دو رکعت سنت ادا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور تیرے فرمان فَلْيُجِدْ فِيْ سَمَاتِ هٰذِهِ الْبَيْتِ پر عمل کرتے ہوئے تیرے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے فلاں نماز سے عبادت ادا کر رہے ہیں اور تیری بندگی ہی غرض ہے۔ اور کوئی غرض نہیں تو تمہاری نماز ادا ہو گی ورنہ نہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا اَبْلَاغُ الْمَبْعُوْثِ اَنْصُرْهُمْ اَوْ لَا تُنْصُرْ۔ ایسے ہی زکوٰۃ میں جب تک زبانی زکوٰۃ کا نام نہ لو گے۔ تمہارا عطیہ محض صدقہ میں شمار ہو گا اور صدقہ تم نصاب سے زیادہ بھی ادا کر دو تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔

## فریضہ رمضان میں بھی زبانی نیت کی جاتی ہے

(۴) اور رمضان میں تو بغیر فریضہ کے دوسرا روزہ ہو سکتا ہی نہیں اس لئے فریضہ

ہی شمار ہوگا لیکن پھر بھی نیت روزہ کی سنت ہے۔

## نیت نکاح زبانی اقرار سے

(۵) ایسے ہی منکوحہ کے نکاح کا جب تک اقرار نہ ہو یعنی لڑکی اقرار نہ کرے تو اَوْخْرًا بِاَلْعَقْرِ صحیح نہیں ہوتا اور نہ کوئی اپنی لڑکی کو بغیر اقرار نکاح کے دوہما کے ساتھ بھیج دیتا ہے۔

(۶) بیع و شرا میں جب تک معنی زبانی دعویٰ نہ کرے دل سے کوئی بیع و شرا جائز نہیں۔

## خداوند کریم کی ربوبیت کا زبانی اقرار

اے نماز کو بغیر زبانی اقرار کے ادا کرنے والو کیوں وقت کو ضائع کرتے ہو اور اپنے فرضیہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھتے ہو نماز کی نیت کا زبانی اقرار کرو اور اعمال صالحہ و نیکو کی اقتدا میں ضائع نہ کرو۔

۴۔ اللہ تعالیٰ اجل جلالہ نے جب عالم ارواح میں ارواح کو خطاب فرمایا کہ اَلَسْتُ بِسَٰبِقِكُمْ ثُمَّ مَحْضٌ دَل میں اقرار کرنے سے سنت العزۃ نے بری نہیں فرمایا بلکہ سب نے زبان سے ”بَلٰی“ کا اقرار کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہماری ابتدا عبادت تو حید قب منظور ہوئی۔ جب زبان سے اقرار کیا۔ تو فرضیہ نماز ہمارے ذمہ سے کیے نکل سکتا ہے اور ادا ہو سکتا ہے جب تک کہ ہم زبان سے اقرار کر کے اس کی ادائیگی نہ کریں۔

تمام انبیاء علیہم السلام نے رب العزت کے دربار میں عملی اطاعت کا زبانی اقرار فرمایا

۔ پھر بعد ازاں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو خداوند کریم نے جب جمع فرمایا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور اعداد کرنے کا حلفیہ بیان کیا تو اس وقت بھی صرف سماع پر اقرار کو موقوف نہیں رکھا بلکہ اپنے روبرو عالم ارواح میں زبانی اقرار کرایا یعنی رب العزت نے اس واقعہ کو قرآن مجید میں ذکر فرمایا۔

اَلْاٰمِرَانِ ۙ وَاِذَا اخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّۦنَ لَمَّا اٰتٰیٰکُمْ

مِّنْ کِتٰبٍ وَّحٰکِمَۃٍ ثُمَّ جِءَ کُمْ رَسُوْلٌ مَّصَدِّقًا لِّمَا

مَعَكُمْ لَتَوَّۤمِنَنَّ بِہٖ وَلَنُصَرِّفَنَّہٗ قَالَ ؕ اٰقْرَرْتُ کُمْ وَاٰخِذُ

عَلٰی ذٰلِکُمْ اٰصْرٰی قَالُوْۤا اٰقْرَرْنَا قَالَ فَاَشْہَدُوْۤا اَوَاٰنَا مَعَكُمْ

مِّنَ الشَّٰہِدِیۡنَ فَمَنْ تَوَلٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُوْلٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے حلفیہ بیان کیا کہ میں جب تم کو کتاب اور دانا کی عنایت کر چکا تو پھر تمہاری طرف ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تشریف لائے گا جو مصدق ہوگا اس چیز کا کہ جو تمہارے پاس ہوگی و نبوت

و معجزات وغیرہم، اس رسول کے ساتھ منور ایمان لائیو۔ اس میں ضرور مدد

کرنا فرمایا رب العزت نے کیا تم نے اقرار کیا اور تم نے اس پر میرا پکا وعدہ

قبل کیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے دوبار خداوندی میں عرض کیا کہ ہم نے اقرار

کیا تو رب العزت نے فرمایا تم اب بھی اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کہو ا میں بھی تمہارے ساتھ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی

کے ساتھ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی

کے ساتھ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی

کی شہادت دینے والوں سے ہوں تو تمہارے اس اقرار کرنے کے بعد جس شخص نے رد گردانی کی تو وہ فاسقوں سے ہوگا۔

تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ایک مسئلہ یہ بھی ثابت فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے سامنے زبانی اقرار کرایا قال اَقْرَرْتُكُمْ اَدْرَاخَذْتُكُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِخْبَرْنِيْ نے ثابت کر دیا کہ پکلی بات تب ہی ہوتی ہے جب اَقْرَرْنَا سے اقرار کیا جائے کیا رب العزت کو یقین نہیں تھا کہ انبیاء علیہم السلام کو میں نے معصوم اور ہادی بنایا ہے۔ یہ میری بات کو سن کر عمل کریں گے تو زبانی اقرار کیوں کرایا کیا ان کے قلوب کی نیت سے رب العزت واقف نہ تھا؟ اَقْرَرْتُكُمْ کا سوال فرما کر اقرار نہ کرنا سے نسی کیوں فرمائی؟ تاکہ ثابت ہو جائے کہ جب تک روبرو زبانی اقرار نہ ہو عمل مقبول نہ ہوگا۔ پھر خود بھی اَنَا مَحْكَمٌ مِّنَ الشُّهَدَاءِ سے توثیق فرمادی کہ اگر تم نے زبانی شہادت دی تو میں بھی تمہارے روبرو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہ کی شہادت دیتا ہوں خداوند کریم کا زور سے شہادت دینا بھی زبانی اقرار کا مثبت ہے

تو ایسے ہی اگر تم بھی خداوند کریم کے روبرو فرضیہ یا سنن کا اقرار زبانی کر کے عمل کرو گے تو اس کی قبولیت کی شہادت بھی رب العزت اسی وقت سنا دیں گے اگر تم نے صلوة فرضیہ خداوندی یا سنن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا نوافل عبادت خداوندی کا اقرار دربار خداوند میں نہ کیا تو نہ تمہارا دعویٰ پیش ہو اور نہ جواب دعویٰ رب العزت کی طرف سے سنایا گیا جب انبیاء علیہم السلام کو دربار خداوندی میں زبانی دعویٰ پیش کئے بغیر ان کی عمل اطاعت پر رد گرد نہیں کیا گیا تو تمہارے زبانی اقرار کے بغیر تمہاری عمل اطاعت کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ اگر تمہیں بھی عمل اطاعت کی قبولیت کی ضرورت ہے تو پہلے زبانی اقرار کرو کہ یا اللہ تیرے دربار میں حاضر ہوں



خالص تیری ہی عبادت سے چار رکعت نماز فریضہ یا دو یا تین رکعت نماز فریضہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہیں اور اس بیتِ قضائے میں مشکل ہو کر کھڑے ہیں کہ ہمارا رخ دہندوں کے دیوتا کی طرف ہے یہود و نصاریٰ کے قبلہ کی طرف ہے، صرف تیرے محبوب صل اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ اور میرے فرمودہ بیت اللہ کی طرف ہے اور پھر دونوں خالی ہاتھوں کو کافل تک پہنچا کر اس اقرار کا عمل ظاہر کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمارا یہ زبانی اقرار ہمارے عمل کو صحیح ثابت کرتا ہے کہ ہم خالی ہاتھ سے کرتیرے دربار میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم اپنے ہاتھوں میں اپنے اعمال حاصلے کو نہیں پیش ہو رہے بلکہ تیری رحمت کی امید پر خالی ہاتھ دکھا رہے ہیں کہ تو اپنی رحمت سے ان کو چپ کر کے لوٹانا ہمارے گنہگاروں سے درگزر فرما کہ اپنی رحمت سے بھرپور کر دینا اور کافلوں تک ہاتھوں کو پہنچلاتے ہیں کہ یا اللہ ہم سر سے پاؤں تک خالی ہیں تیری رحمت کے سرے پاؤں تک محتاج ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے بھی عبادت

خداوندی کا زبانی اقرار کرایا،

(۸) اَمْ كُنْتُمْ شٰهِدَآءُ اِذْ حَضَرَ يٰعِصٰىبُ الْمَوْتَ اِذْ قَالَ  
لِصٰبِئِهٖ مَا تَعْبُدُ نٰنِ مِنْۢ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ الْاِلٰهَکَ وَ الْاِلٰهَ  
اٰبَآءِکَ اِیُّہُمْ اَھٰیۡکُمْ وَ اَتَمٰیۡکُمْ وَ اِیۡسٰحٰیۡ الْہٰٓؤُلَآءِ اِجْدَآءُکُمْ  
لَہٗ مُسْلِمُوْنَ -

کہا تم حاضر تھے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی جب



مقبول و منظور نہیں ہوتے بلکہ مردود ہوتے ہیں۔ اور جن اعمال کی نیت کرے گا ان کا اجر ملے گا۔

مشکوٰۃ شریف ۱۶ { عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ يُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتُحِبَّ لِسَانُكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ -

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ایمان یہ ہے کہ تو کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کے لئے اور بغض کرے تو محض اللہ کے لئے اور نیری زبان ذکر اللہ میں مشغول رہے۔ اس حدیث شریفہ سے عمل زبانی ذکر اللہ میں داخل ہے۔

ق ۲۶ { مَا يُلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ مَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَدُنِّي وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ -

ہیں بوتا کوئی بات بولنے والا۔ مگر اس کے پاس ایک منظر تیار ہے دیکھنے کو، کوئی بات ہمارے پاس بدلتی نہیں اور نہ ہی میں بدول پر ظلم کرنے والا ہوں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو بات ہم منہ سے نکالتے ہیں فرشتہ فوراً لکھ لیتا، فرضیہ منہ سے نکالیں یا سچ یا زانی اور دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس بات کو لکھ لیتا ہے پھر بدلتی نہیں۔

## تبکیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھانا

(۱) ابو داؤد شریف ۱۱۲۱۱ {حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبید اللہ النخعی عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه أنه أَلَصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتْ بِيضًا مِثْلَ مِثْلَيْهِ وَحَازَى بِأُصْبُعَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔

عبد الجبار بن وائل اپنے باپ وائل سے روایت کرتے ہیں کہ وائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برائے اٹھائے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں لئے۔ پھر اللہ اکبر فرمایا۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ تبکیر تحریمہ کے وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست پاؤں کے انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر کیے۔  
 "ناقل": حدیث شریف میں آتا ہے کہ محمد رسول اللہ نے اپنے کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھائے اسی لئے ہم کندھوں کے برابر ہی ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ تم نے اس پر کبھی عمل نہیں کیا۔

"محمد عمر" بھائی صاحب فقیر نے جو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ابو داؤد شریف کی پڑھی ہے اس میں بھی رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتْ بِيضًا مِثْلَ مِثْلَيْهِ موجود ہے یعنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر



”محمدؐ علم“: دوست ان کو مذر ہوتا تھا اگے لکھا ہوا ملاحظہ کر لو یَسْتَفْعُونَ اٰمِدِيَهُمْ اِلٰى صَدُوْرِهِمْ فِىْ اِفْتِنَاحِ الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِمْ سَبْرَانِسْ وَاَكْتِمَةُ اس لئے وہ سینوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ان پر چادریں پٹی ہوتی تھیں۔

پھر جس کپڑے سے پورے ہاتھ نہ اٹھائے جا سکیں اس لباس کو نماز میں منع فرمایا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے تک نہیں اٹھائے۔ دوسرا جواب جب یمن کی حد کہیں تک ہے تو انگوٹھے جب کاؤں تک برابر کئے جائیں تو کہنیاں سینے تک رہتی ہیں تو یہ بھی ہمارے ہی حق میں حدیث صحیح ہوئی۔ تم دکھاؤ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوڑاگوٹھے سینے کے برابر اٹھائے ہوں۔ جیسا کہ فقیر نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل حدیث شریف سے دکھایا ہے۔ جیسا کہ فقیر کا اعلان ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا عذر نگے سر نماز پڑھی یا فرمایا ہو کہ نگے سر نماز بلا عذر یا بلا حج نماز پڑھ لیا کہ تو ایسے شخص کو انشاء اللہ قتل مہلقات

### یکصد روپے نقدِ انعام

دولت گاہ اپنے مولویوں کو کہہ کہ ہمیں کسی حدیث سے دکھاؤ میرا پھیری یا اٹے ہاتھ سے کان نہ پکڑنا سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر دکھا دو بلا عذر سر سے نگے نماز پڑھ کر اپنی نمازیں نہ ضائع کرو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل دیکھ کر سر کو نگے کرنا۔

### باس کے متعلق خدائی فیصلہ

{ يَا بَنِي آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا تُوَارِي سَوْآتَكُمْ وَرِثًا وَبِاسٍ التَّفْوَحُ ذَا لِكَ } (الاعراف ۳۱)

خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَكَّرُونَ۔

اے آدم علیہ السلام کی اولاد ضرور ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے جسم کے مقامات کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقویٰ والا لباس یہ بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے یا بنی آدم سے انسان کو خطاب فرما کر انسان کے لئے لباس سے باپروہ رہنے کی خصوصی حسن کو بیان فرمایا تاکہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ لباس صرف انسانی حسن کو کمال تک پہنچانے کے لئے نازل کیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ لباس اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ایک علامت ہے اور لباس سرے پاؤں کے ٹخنوں تک شامل ہے جو جس شخص نے عینوں کپڑوں سے ایک کو ترک کیا اس نے حسن انسانی کے خداوندی نازل شدہ لباس کے انعام کو قبول نہیں کیا۔

(۲) الاعراف ۳۱ { يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ } اے آدم علیہ السلام کی اولاد ہر مسجد میں اپنی زینت کو استعمال کرو۔  
سب سے اعلیٰ عضو انسان کا سر ہے اور انسانی لباس سے شاندار لباس سر کا ہے جس شخص نے اپنے سر کو نہیں ڈھانپا اس نے انسانی زینت کو ترک کیا اور یہ بفرمان خداوندی ٹھیکہ ایما ہے۔

## سر کو ننگا کرنا

(۳) الاعراف ۳۱ { يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا آتَا دَجَّ ابْنِكَ } اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تم کو نہ گمراہ کرے جیسا کہ دج ابن آدم کو گمراہ کر چکا ہے۔

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْهُمْ وَإِنِ اجْتَمَعَتِ  
أَذْيَاءُ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ -

اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈالے جیسا اس نے تمہارے ماں  
باپ کو بہشت سے نکالا ان دونوں سے اس نے لباس اتروا دیے تاکہ ان دونوں کی شرم  
کے مقامات دیکھے بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں دیکھتے ہیں تم انہیں نہیں دیکھتے بے شک  
ہم نے شیاطین کو بے ایمانوں کا دوست بنا دیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے تارکینِ لباس کو تنبیہ فرمائی کہ اے آدم علیہ السلام کی  
اولاد تم اپنے لباس کو ترک نہ کرنا کیونکہ تمہارے والدین کو جنت سے ننگا کر کے نکالا تاکہ ان کی  
شرمگاہوں کو دیکھے اور شرارت کرے تو ایسے ہی شیطان بے ایمانوں کا دوست ہے ان کو  
بھی وہ ننگا رہنے کی طرف رغبت دلاتا ہے تو ثابت ہوا کہ جو شخص شرمگاہوں کو ننگا کرے  
یا اپنے دھڑ کو ننگا کرے یا سر کو ننگا کرے وہ شیطانِ ایما سے ہے جن کا نافرمان ہے۔  
چہ جائیکہ نماز ہی سرنگے پڑھی جائے۔

اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے چاہے فرمانِ خداوندی کو قبول کر کے سر و دھڑ ڈالو  
کو ننگا نہ کرو بلکہ ڈھانچو یا شیطان کے اکسائے پر سر کو یا دھڑ کو یا ٹانگوں کو ننگا کر لو مگر بھی ایسا  
خدی ہے کہ خداوند انسان کو ننگا ہونا پسند نہیں فرماتا بلکہ انسانی حسن کے خلاف فرمایا کی بعض مسلمان  
خداوندی حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے سر کو عمدتاً ننگا کر کے نماز پڑھنا فرما سکتا ہے لہذا  
خداوندی رہے یا نہ اول تو اطاعتِ خداوندی میں ہر حالت سر و دھڑ کو ننگا نہ ہونے سے سوائے  
حاجتِ ضروریہ کے خصوصاً دربارِ خداوندی میں حاضری کے وقت ترکِ اذکم انسانی زیبائش کو ترک نہ کیا  
جائے بلکہ سر سے ٹخنوں تک لباس پہن کر اطاعتِ خداوندی کا ثبوت دینا چاہیے اور جب لباس میں



ہی در بار خداوندی میں لا فرمانی سے ابتدا کی اور شیطان کو خروش کیا تو وہ نماز میں نیاز و عجز کا نمونہ  
در بار خداوندی میں کیسے پیش کرنے دیتا ہے تو نماز میں بھی اسی ممانعت سے اکثر کرا پاؤں  
پھیلا کر ہی کھڑے ہونے کی ترغیب دلاتا ہے۔ فافہم و آمین ولا تکفرو۔

اب سر کے متعلق احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈھانپنا ثابت کرتا ہوں جس سے  
یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ سر کو کس کس چیز سے ڈھانپنا جائے۔

## علامت کی تاکید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

عَلَيْكُمْ بِالْعِمَاءِ لِحَرِّهَا سَيِّمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَ  
أَرْخُوا لَهَا خَلْفَ ظَهْرِكُمْ (صحیح عبادۃ،  
مشکوٰۃ شریف، ۳۷۷) عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔  
نبیہقی شریف  
اس لئے کہ علمائے فرشتوں کی نشانی ہے اور علمائے کائنات اپنی پشتوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

واخرج الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم عَلَيْكُمْ بِالْعِمَاءِ لِحَرِّهَا سَيِّمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَ  
أَرْخُوا لَهَا خَلْفَ ظَهْرِكُمْ (مشکوٰۃ شریف، ۳۷۷)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر علمائے لازم ہیں اور ان کے شملے اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ  
اس لئے کہ یہ ملائکہ کی نشانی ہے۔

## نماز میں علمائے کی فضیلت

۱۳) جامع صغیر { رَكَعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِينَ رَكَعَةً بِلَا عِمَامَةٍ } (فر، عن جابر - ۲۰)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پگڑی باندھ کر دو رکعت نماز ادا کرنا بلا عمامہ ستر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔

۱۴) کنز العمال { ۱۸ } صَلَوةٌ تَطَوُّعٌ أَوْ فَرِيضَةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَوةً بِلَا عِمَامَةٍ وَجُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِينَ جُمُعَةً بِلَا عِمَامَةٍ (ابن عساکر عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علمائے نقل یا فرضی نماز پچیس بلا عمامہ کی نمازوں کے برابر ہے۔ اور ایک جمعہ علمائے سے بلا عمامہ ستر جمعوں کے برابر ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جو ائمہ مساجد صرف ٹوپی سے جماعت کرتے ہیں وہ اپنے ہر مقتدی کو ستر نمازوں کے ثواب سے محروم رکھتے ہیں اور اتنے نمازیوں کو ثواب سے محروم رکھنے کا گناہ امام کے ذمہ ہے لہذا ہر امام کے لئے خصوصاً لازمی ہے کہ پگڑی اور ٹوپی دونوں پہنے تاکہ گنہگار نہ ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عمامہ اور ٹوپی پہننا فطرۃ الانسانی ہے

۱۵) کنز العمال { ۱۹ } لَا تَغَالِ أَمْتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبَسُوا الْعَادِمَةَ عَلَى الْقَلَانِ

(الدیلمی عن ركانة )

حضرت ركانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت فطرتِ انسانی پر قائم رہے گی جب تک کہ ٹپیوں پر عملے ہڈتے نہیں گئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا امتی جو ٹپی اور پگڑی دونوں کٹھے استعمال نہیں کرتا بلکہ صرف ٹپی پنہا ہے یا صرف عمار باندھتا ہے وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فطرتِ انسانی سے بھی گرا ہوا ہے۔ چہ جائیکہ اس نے منہ میں عموماً اللہ نماز نے صرف ٹپی سے یا صوف پگڑی سے بغیر ٹپی نماز پڑھانا اپنا شعار بنا لیا ہے جو مراحتاً فطرتِ انسانی فرمودہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ کبھی ترک نہیں فرمایا۔

(۴) طبقات ابن سعد | أخبرنا عتاب بن زياد قال أخبرنا عبد الله بن المبارك قال أخبرنا أبو شيبَةَ الواسطي عن

۱۵۹

ظريف بن شهاب عن الحسن قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يعتد ولا يرضى عما منه بين كتيه.

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عمامہ باندھتے رہے اس لیے اپنے عملے کے شعلے کو دونوں کندھوں کے درمیان لگاتے۔

## مومن اور مشرک کے درمیان علمائے کافرق ہے اور علمائے کی فضیلت

۱، کنز العمال ۸ { الْعَمَامَةُ عَلَى الْقُلُوبِ فَضْلٌ مَا بَيْنَنَا وَمَا بَيْنَ  
الْمُشْرِكِينَ يَعْطَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِكُلِّ كَوْرَةٍ  
يَدُّوْهَُا عَلَى رَأْسِهِ نَوْرًا (الباردوی عن ركانة)

حضرت ركانة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان امتیازی علامت ہے۔ ٹوپی پر عمامہ باندھنے والا، قیامت کے دن علمائے کافرق کے حصے جو وہ اپنے سر پر پھیرتا ہے فردیا جائے گا۔

۸۱، کنز العمال ۸ { فَزُرْتُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَبَائِمُ عَلَى  
الْقُلُوبِ (تدعن ركانة)

حضرت ركانة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان امتیاز ہے۔ ٹوپی پر عمامہ باندھنے کا۔  
یعنی مشرکین صرف ٹوپی پہنتے ہیں یا صرف عمامہ باندھتے ہیں اور مسلمان ٹوپی پر عمامہ باندھ کر اسلامی شہار کا اظہار کرتا ہے۔

۹۱، البروداؤد ۲ { حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا مُحَمَّدَ بْنَ  
رَبِيعَةَ نَا ابْنِ الْحُسَيْنِ الْعَسْقَلَانِيَّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

محمد بن علی بن ركانة عن أبيه أن ركانة صار عابن بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
فَصَرَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكْنَةٌ وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرَّقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَاءُ ثُمَّ عَلَى الْقَلَابِيسِ

حضرت رکاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ مرف لڑپ سے جماعت کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اس فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبرت چاہئے اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی ہر مومن کو توفیق غایت فرمائے

زرقانی ۱۰ { فی حدیث عبد الاعلیٰ بن عدی عند ابی نعیم فی معرفۃ الصحابة انہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیہ یو مرغدیہ خیم فتمتہ وادخنی عذبة العتائم من خلفہ ثم قال هکذا اقامتمنا فان العتائم سیتا الملائکة وھی حازبۃ المسلمین و المشرکین۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا باؤ آپ کو عمامہ بندھایا اور عمامے کے شملوں کو اپنے پیچھے لٹکایا پھر فرمایا ایسے عمامہ باندھو اس لئے کہ عمامے باندھنا فرشتوں کی علامت ہے اور عمامہ باندھنا مسلمین اور مشرکین کے درمیان امتیازی علامت ہے۔

کنز العمال ۱۸ { اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّ فِي يَوْمٍ مَّبْدُورٍ وَحَيَّنْ بِلَا بِيَكَّةَ يَعْتَمُونَ هَلْ يَوْمِ الْعَتَمَةِ اِنَّ الْعَمَامَةَ حَاجَةٌ

بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ (ابن عباسی حق عن علی)

بے شک اللہ تعالیٰ بدرد اور حین کے دن ملائکہ سے میری مدد فرمائی یہ عمامہ فرشتے باندھے ہوئے تھے بے شک کفر و ایمان کے درمیان فرق کرنے والا عمامہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف ۳۴۴ { قَالَ فَفَرَّقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَاءُ

عَلَى الْقَلَابِيسِ -

رکنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اور شرکوں کے درمیان فرق ہے ٹوپوں پر علمے باندھنا۔

غزوہ اہد کے موقع پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو علمے بندھائے

طبقات ابن سعد ۲/۳۸ { ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ }  
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لوگوں کو علمے بندھائے اور دونوں کو لباس پہنائے۔

خصائص کبریٰ ۲/۲۰۹ { وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَعَمَّمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ وَشَرَكَ مِنْ عَمَامَتِهِ مِثْلَ دُرْقِ الْعَشْرِ }  
تُرمذی قال رأيت الملائكة معتميتين -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو عمامہ بندھایا اور اس کے علمے سے عشر کے درق کی مثل دکھایا پھر فرمایا میں نے فرشتوں کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

چھپے ہوئے عمامہ کا فیصلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

{ طبقات ابن سعد ۴/۵۶ } { أخبرنا خالد بن خداش أخبرنا عبد الله بن وهب عن ابن حجر عن ابن قبيط عن عروة بن الزبير قال أهدى رسول الله صلى الله عليه وسلم عمامة مغللة فقطع عليها ثمر بسمها -

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپا ہوا عمامہ ہدیہ پیش کیا گیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامے کے چھپے ہوئے نشانوں کو کاٹ کر پھر باندھا۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو زنگریزوں سے چھپا کر عمامہ باندھتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے خلاف ہے۔

{ نمازی میں لگڑی نہ باندھنے والے قیامت میں بیدار الہی سے محروم رہیں گے

{ کنز العمال ۴/۱۱۰ } { أبو نعیم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله إلى من لم يحلق عنانهم تحت رداءهم يعني في الصلوة -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نمازیں سر پر ملے نہیں باندھتے اللہ تعالیٰ کے دیوار سے محروم رہیں گے۔

ہمارا کام کہ دینا ہے یا رو قم آگے چاہے مانویا نہ مانو

## صرف ابتدا نماز میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر اٹھانا

(۲) بہقی ۲/۳۵ } اخیرنا ابو علی الرزبادی ابناء ابو بکر بن  
داستہ ثنا ابو داؤد ثنا عثمان بن ابی شیبہ  
ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبید اللہ النخعی  
عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ اَنَّهُ ابْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا  
بِحَالِ مَكْنِيَّتِهِ وَحَاضِي ابْهَامَيْهِ اُذْنَيْهِ تَعَرَّكَتَا وَرَوَاهُ الشَّيْخُ  
وَشُجْبَةُ وَابْنُ عَمْرٍو اَنَّهُ قَرَأَ اِيْدَةً بَن قَدْ اَمَّوْهُ وَبَشَرٌ الْفَضْلُ  
وَجَاعَةٌ عَنْ عَاصِمٍ بَيْنَ مَكْنَبٍ فَقَامُوا فِي الْحَدِيثِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ  
حَتَّى حَاضَتْ اُذْنَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدَّثَنَا اُذْنَيْهِ وَرَوَاهُ  
شُرَيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ وَقَالَ دَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالِ اُذْنَيْهِ وَ  
كَذَلِكَ هُوَ فِي التَّرَاوِيحِ الشَّابِتَةِ -

(۳) عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَفِي رِوَايَةٍ  
ثَابِتَةٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَيْرِثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى يُحَاضِيَ يَهْمَا اُذْنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى شَابِتَةً حَتَّى يُحَاضِيَ  
يَهْمَا نَرُوعَ اُذْنَيْهِ -

دال بن حجر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز کی طرف کھڑے  
ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا اور اپنے دونوں انگلیوں



کو اپنے دونوں کازوں کے مقابلے میں کیا پھر اللہ اکبر پڑھا اس کو ٹوری نے روایت کیا اور شعبہ نے اور ابو حوانہ نے اور زائدہ بن قدامہ نے اور بشر بن مفضل نے اور ایک جماعت نے عامر بن کلب سے تو انہوں نے کہا حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور اپنے دونوں کازوں کے مقابلے میں کیا اور بعض نے عازت کی بجائے خَذَّ اُذُنَيْهِ فرمایا اور اس کو شریک نے عامر نے روایت کیا اور کہا کہ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالِ اُذُنَيْهِ اور اسی طرح ثابت کی روایت میں ہے۔ الخ

۴۔ مشکوٰۃ شریف ۷۵ { وعن مالك بن الحويرث قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اكْبَرُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَأَى رَأْسَهُ مِنَ التَّرَاكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ فِي رِوَايَةٍ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَرُودُ عِ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مالک بن حویرث سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے کہ ان کو دونوں کازوں کے برابر کرنے اور جب رکوع سے اپنے سر کو اٹھاتے تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے اسی طرح آپ کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے دونوں کازوں کی پہلی ہلک ہاتھوں کو برابر کرتے یہ حدیث بخاری مسلم کی متفقہ ہے۔

کنز العمال ۲۰۳ { مسند البراء بن عازب ، كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا اكْبَرُ رَفَعَ يَدَيْهِ

حَتَّى يُرَى إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِّنْ أُذُنَيْهِ (ع ب)  
 برائے عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر پڑھتے  
 اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں  
 کانوں کے قریب دکھائی دیتے۔

(مسند البراء بن عازب) رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَاوَتْهُمَا ذِيَانِ بَازْنِيهِ (د ش)  
 برائے عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے اپنے دونوں دست پاک اٹھائے حتیٰ کہ آپ کے دونوں دست  
 پاک آپ کے دونوں کانوں کے برابر تھے۔

۵۔ مشکوٰۃ شریف ۴/۱۷۱ وعن وائل بن حجر انه أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى  
 كَانَتْ يَحِيَالُ مَنكِبَيْهِ وَحَاذَى إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ دَرَاهُ أَبْلَهَ  
 وائل بن حجر سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو دیکھا جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے  
 برابر کئے اور اپنے دونوں انگوٹھے اپنے کانوں کے برابر کئے پھر اللہ اکبر پڑھتے۔

۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۱۵ {احمد ثنا ابو بکر قال ثنا مؤمل بن  
 اسمعيل قال ثنا سفيان قال ثنا

يزيد بن ابي زياد عن ابن ابي ليث عن البراء بن عازب قال  
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لَا يَفْتَتِحُ

الصَّلَاةُ رَفَعَهُ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ ابْنُهَا مَاكَ تَرِيًّا مِنْ تَحْمَتِهِ  
أَذْنِيهِ -

برائین عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لئے جب تکمیر پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کی پیلپوں کے برابر ہر جاتے۔

۷ الطحاوی ۱۱۶ { حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ مَالًا قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنِينَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ جِالًا أَذْنَيْهِ -

وائیل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لئے تکمیر پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر کرتے۔

۸- مجمع الزوائد ۱/۱۸۲ { عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَاوَزَ مِجْمَا أَذْنَيْهِ رِوَاةُ أَحْمَدَ وَالطَّبْرَاذِي فِي الْكَبِيرِ -

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ دونوں کو کانوں کے برابر کیا۔

۹- مسلم شریف ۱/۱۶۸ { حَدَّثَنَا ابْنُ كَامِلٍ مَجْدَرِي قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَافِي  
بِهِمَا أَذُنَيْهِ ۖ الخ

مالک بن حریث سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکبیر تحریر پڑھتے  
اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۔ نسائی شریف ۱۱۴۱ { أخبرنا قتيبة حدثنا الإصمعي عن أبي إسحق

عن عبد الجبار بن وائل عن أبيه قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ  
صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا افْتَتَمَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ  
يَدَيْهِ حَتَّى حَازَا أَذُنَيْهِ ۖ الخ

۱۱۔ نسائی شریف ۱۱۴۱ { أخبرنا محمد بن عبد الأعلى حدثنا خالد

حدثنا شعبه عن قتادة قال سمعت نضر بن عاصم عن مالك  
بن الحويرث وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ  
حِينَ يَكْتَبُ جِالَ أَذُنَيْهِ ۖ الخ

مالک بن حویرث بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ بیشک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اپنے  
کانوں کے برابر جب اللہ اکبر فرماتے۔

۱۱۔ نسائی شریف ۱۱۴۱ { باب موضع الإبهامين عند الرفع أخبرنا

محمد بن بشر حدثنا فطر بن خليفة عن عبد الجبار بن وائل عن  
أبيه أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم إِذَا انْتَهَمَ الصَّلَاةَ

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ رِجَاهُمَا يَمِيسُهُ تَحَاذِي شَخْمَتَهُ اَذْنِيَةً  
 دائل بن حجر سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب  
 آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ دونوں انگوٹھوں کو  
 اپنے دونوں کانوں کے پچھلیوں کے برابر کیا۔

۱۲۔ مجمع الزوائد ۱/۸۳ { عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ  
 أُذُنَيْهِ يَقُولُ بِخُفْكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمُكَ وَتَعَالَى  
 جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ رواه الطبرانی في الأوسط ورجالهم موثقون  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے جب اللہ اکبر فرماتے تو اپنے دونوں دست مبارکوں کو اپنے دونوں  
 کانوں کے برابر تک اٹھاتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمُكَ  
 وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھتے اس حدیث انس بن مالک کو طبرانی  
 نے اوسط میں بیان فرمایا اور اس حدیث شریف کے تمام راوی کچھ ہیں۔

سوال: مولوی صاحب جو پہلی حدیثیں تم نے کتب احادیث سے بیان کی تھیں ان میں  
 دائل کی اپنے باپ حجر سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

”محمد عمر: یہ تعصیب کا قتل ہے دائل کی ایک حدیث بھی اپنے باپ سے غلط نہیں ہے  
 فقیر نے پہلے مالک بن حرب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں عبد اللہ بن زبیر اور برابر بن عازب رضی اللہ  
 عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین کی روایتیں صحیح بیان کی ہیں جنہوں نے دائل بن  
 حجر کی حدیث کی توثیق کر دی لہذا کانوں کے برابر تک ہاتھ کے انگوٹھوں کو برابر کرنے سے یہاں

کو کندھوں کے برابر کرنے پر بھی عمل ہر جاتا ہے تو کافروں کے برابر انگوٹھے کرنے والا مصطفیٰ اعلیٰ  
 اللہ علیہ وسلم کی بارہ حدیثوں کا حامل ہو گیا اور کندھوں تک انگوٹھے اٹھانے والا تارک اہادیث  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاتھ نیت کے موافق اٹھا کر باندھنا سنت ہوا۔ اور سنت بھی وہ جو نمازیں  
 داخل کرتی ہے تو جب نمازیں داخل ہونے والا تارک سنت ہوا تو نماز میں داخل ہی نہ ہوا تو  
 نماز کیسے ادا ہوئی تو زبانی نیت نہ کہنے والا اور تکبیر تحریمہ میں دونوں کافروں تک ہاتھ کے انگوٹھے نہ  
 برابر کرنے والا تارک نماز ثابت ہوا نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا کیساں ہوا جو گاڑی میں داخل ہی نہیں  
 ہوا تو گاڑی اس کو منزل مقصود تک کیسے پہنچا سکتی ہے اور گاڑی میں نہ داخل ہونے والا کب دعویٰ  
 کر سکتا ہے کہ میں بھی منزل مقصود تک پہنچ گیا ہوں تو جس شخص نے زبانی نماز کا دعویٰ ہی نہیں کیا سنت  
 کے موافق عمل کر کے نمازیں داخل ہی نہیں ہوا۔ تو یہ دعویٰ کب کر سکتا ہے کہ میں نے بھی نماز  
 ادا کر لی اور فرضیہ خداوندی سے فارغ ہو گیا۔ پنجابی فاضل مشہور ہے۔ (منہ نیتی نہ پوری کیتی)  
 ”سائل“۔ مولوی صاحب قلم نے تو بارہ حدیث میں خیانت کی۔ ہے دیکھو مسلم نسائی کی  
 دونوں حدیثوں میں تکبیر تحریمہ میں کافروں تک ہاتھ اٹھانا تو ثابت کر دیا۔ لیکن رکوع اور  
 سجدہ کے وقت بھی رفع یدین ثابت ہے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

”محمد عمر“ صاحب خیانت نہیں ہے۔ تکبیر افتتاح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا  
 اور رکوع اور سجدہ کے وقت رفع یدین سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہے۔  
 جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث آگے رفع یدین کے باب میں انشاء اللہ العزیز مذکور ہوگی۔  
 نکر نہ کیجئے چونکہ عمار رکوع والے سجدہ آپ نے منع فرمایا ہے اس لئے اس کو میں نے بھی نکر کر دیا ہے  
 فقیر نے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف تکبیر تحریمہ ہی کے وقت ثابت کر دیا ہے اور  
 بھی حدیث لکھا ہوں جس میں تکبیر اولیٰ میں کافروں تک ہاتھ اٹھانا مذکور ہے۔ باقی جن میں سجدہ

اور رکوع کی تکمیل کے وقت رفع یدین ثابت نہیں۔

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۱}{۱۵۴}$  { ابن اددیس عن عاصم بن کلیب عن  
ابیہ عن وائل بن حجر قال قَدِمْتُ  
الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَا تُظَرَّنَ إِلَى صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا  
مِنْ أُذُنَيْهِ -

وائل بن حجر سے روایت ہے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو میں نے  
کہا کہ میں منور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا تو فرمایا آپ نے  
صرف اللہ اکبر فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے سخی کہ میں نے دیکھا  
کہ آپ کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے  
قریب تھے (یہ حدیث منقطع ہے)

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۱}{۱۵۵}$  { ہشیم عن بزید بن ابی زیاد عن  
ابن ابی لیلیٰ عن اَوْ ابْنِ عَازِبٍ  
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَادَا  
تُخَاذِيَانِ بِأُذُنَيْهِ -

برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں کو اپنے کانوں کے  
برابر کیا۔

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۱}{۱۵۶}$  { ابن غلیو عن سعید بن ابی عروبة

عن قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث قال رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَمْلَأَ فِي جِهْمَا فَوْعٍ أَذُنَيْهِ -

الحاکم بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کی دونوں پٹیوں کے برابر کیا۔

۱۶۔ بہیقی شریف ۶۵ { حدیثنا ابو الحسن العسکری املاء انبار ابو بکر محمد بن احمد بن دعویمہ الدقاق ثنا احمد بن الازہر ثنا اسباط بن محمد عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرزق بن ابی یعلیٰ عن ابی ہریرہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوًا أَذُنَيْهِ يَزِيدُ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ غَيْرَ هَوَى

برابر بن حازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے دونوں دست پاک کو کانوں کی پٹیوں کے برابر اٹھاتے۔

حدیثنا علی بن محمد الطنافسی ثنا ابو اساتہ { ابن ماجہ ۵۸ حدیثنا عبد الحمید بن جعفر ثنا محمد بن

عمر بن عطا قال سمعت ابا جہید الساعدی یقول کان رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ



اِسْتَقْبَلَ اَقْبَلَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

عمر بن عوف فرماتے ہیں میں نے ابو حمید ساعدی سے سنا ہے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرف کھڑے ہوتے تھے کی طرف اپنا رخ انور کرتے اور اپنے دونوں دست پاک اٹھاتے اور اللہ اکبر پڑھتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی نماز میں سوائے ٹکیر اولیٰ کے رفع بدین نہیں

۱۸۔ ابن ماجہ ۷۵ { حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبد بن سلیمان عن حارثہ بن ابی الرجال عن عمراء قالت سألت

عائشۃ کیف كانت صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ فوضع یدہ فی الإناء سمی اللہ ویسبغ الوضوء ثم یمسح بیده ثم یضع یدہ علی رقبۃ یحافی بعضد یدہ ثم یرفع رأسہ فیقیم صلبہ ویقوم فیما ہوا اطلل من قیامکم قلیلاً ثم یجد فیضع یدہ بجاه اقبلة ویجا فی بعضد یدہ ما استطاع فیبارأیت ثم یرفع رأسہ فیجلس علی قدمہ الیسوی وینصب الیمنی ینکزه ان یقطعی

## شِقِّهِ الْأَيْبِر -

عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اس نے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی وضو کرتے بسم اللہ پڑھ کر اپنے دست پاکی کو بن میں لائے اور وضو مکمل کرنے پھر تہ ریح کھڑے ہو کر اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی کہنیوں کو دور رکھتے پھر سر

مبارک اٹھاتے تو پشت مبارک سیدھی کرتے اور قہارے قیام سے ندا انعمتاً کرتے پھر سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو قبلے کی طرف رکھتے اور طاق کے مطابق اپنی دونوں کہنیوں کو دور رکھتے جو کچھ میں نے دیکھا پھر سر اٹھاتے اپنے بائیں قدم پر بیٹھتے اور بائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں پہلو پر گرنے کو جڑا مانتے۔

۱۹۔ ترمذی شریف ۳۳ { حدیث شاعبد افند بن عبد الرحمن انا عبید اللہ بن عبد المجید المحنفی نا ابن ابی ذئب عن سعید بن سمعان قال سمعت اباہریکة یقول لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ رفع یدیه ملاً۔

سعید بن سمعان نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرف کھڑے ہوتے اپنے دونوں ہاتھوں کو فدا دیر تک اٹھاتے۔

۲۰۔ بیہقی شریف ۲۸ { اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو الحسن

احمد بن محمد الغزی ثنا عثمان بن سعید ثنا عبد اللہ بن رجاہ  
 ثنا زائدہ ثنا عاصم بن الکلبی الجرمی قال اخبرنی ابی  
 ان دائل بن جراح حبزہ قال قلت لا نطرون إلی رسول اللہ  
 کیف یصلی قال فنظرت إلیہ قائم وکبت ورفعت یدیه حتی  
 حاذت یدیه ثم وضع یدہ الیمنی علی ظہر کفہ الیسری  
 فالرسم من الساعید -

دائل بن جرح سے روایت ہے کہ اس نے خبر دی اس نے کہا کہ میں نے کہا میں  
 ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھوں گا کیسے آپ نماز پڑھتے  
 ہیں۔ انہوں نے کہا پھر میں نے آپ کی طرف دیکھا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ اکبر کہا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں  
 کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھایا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی تسبیح  
 پر رکھا اور کہنے سے کلائی کو لیا۔

تمام متقدمین بوقت تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۸ { اسیر اسیل عن ابی اسحق عن ابی میسرہ  
 قال کان أصحابنا إذا افتتحوا الصلوة رفعوا یديهم  
 إلی أذانهم -

ابن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہماری

تمام مسلمان جب نماز کو شروع کرتے ہیں تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں تک اٹھاتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہو کر شروع نماز میں کانوں تک دوڑا ہاتھ اٹھانا اجماع است ہر چکا تھا۔

## سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے

مجمع الزوائد ۱/۱۸۲ { وعن وائل بن حجر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن حجر اذ أصليت فأجل يدك حذاء أذنك والمرءة تجعل يديها حذاء شديتيما -

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے حجر کے بیٹے جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر کر دو (یعنی اٹھاؤ) اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پستانوں کے برابر کرے۔

کیوں جی! اب تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ اگر نماز شروع کرتے وقت مرد ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک اٹھائے اور عورت ہاتھ اٹھائے تو اپنے دونوں پستانوں تک اٹھائے اب فیصلہ تم پر ہے چلے مردوں کی سنت کر لو چلے عورتوں کی۔

تمام متقدمین کا قول و فعل عورتوں کو سینے تک ہاتھ اٹھانا ثابت کرنا ہے

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ { هشيم قال انا شيخنا قال سمعت

عَطَاءٌ سَمِعَ عَنِ الْمَرْءَةِ كَيْفَ تَوَكَّمُ يَدَيْهَا فِي الْعَمَلَةِ قَالَ حَدَّثَ  
شَدَّ يَدَيْهَا -

ہشتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ نے ہمیں خبر دی فرمایا کہ میں نے عطا  
سے سنا عورت کے متعلق آپ سے سوال کیا گیا کہ نماز میں کیسے ہاتھ اٹھائے فرمایا  
اپنے دونوں پستانوں کے برابر۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{1}{141}$  { داؤد بن جراح عن الاوزاعی عن الثوري  
قَالَ سَمِعْتُ فَعْمَ يَدَيْهَا حَذَّ وَمَنْجَبَتْهَا -  
ازناعی نے زہری سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ عورت اپنے کندھوں تک  
ہاتھ اٹھائے۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{1}{142}$  { خالد بن حيان عن عيسى بن كثير عن حماد انه  
كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْءَةِ إِذَا انْتَضَعَتِ الصَّلَاةُ  
سَمِعْتُ فَعْمَ يَدَيْهَا إِلَى مَتَدُ يَدَيْهَا -  
حضرت حماد رضی اللہ عنہ عورت کے متعلق فرماتے تھے کہ جب نماز شروع کرے  
تو اپنے ہاتھ اپنے پستانوں تک اٹھائے۔

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{1}{143}$  { يونس بن محمد قال حدثني يحيى بن  
ميمون قال حدثني عاصم الاحول  
قَالَ رَأَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ كَبَّرَتْ فِي الصَّلَاةِ وَأُثِمَتْ  
حَذَّ وَشَدَّ يَدَيْهَا وَصَفَتْ يَحْتَا مَتَدُ فَعْمَ يَدَيْهَا حَبِيبًا -  
ماہم احول سے روایت ہے کہ میں نے حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ

عمر کو دیکھا کہ آپ نے نماز کے لئے تکبیر پڑھی اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں کے برابر اور یحییٰ نے بیان کیا کہ یحییٰ نے اپنے پورے ہاتھ اٹھائے۔

## پانچ روپے انعام

اس شخص کو دیے جائیں گے جو ایسی حدیث یا قول اصحابی یا تابعی ہی دکھا دے کہ عورت بھی کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔

## تحت السرة یعنی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

عن جریر الضبی قال رَأَيْتُ عَلِيًّا { كنز العمال ۲۰۵-۲۰۶ } يُمَسِّكُ سِتْرَهُ بِيَمِينِهِ عَلَى التَّرَاسِخِ فَوَقَى السَّرَّةَ۔

جریر الضبی سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ کلائی پر نات کے اوپر۔  
وفی روایتہ وضع الیمن علی الشال تحت السرة (الحد فہم قط و ابن شاہین فی السنة) وضعہ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا ناف کے نیچے۔

۲۔ الدائم ۱۴۶ { اخبرنا ابو نعیم شاذہیر عن ابی اسحق عن عبد الجبار بن داؤد عن ابیہ قال رَأَيْتُ رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدہ الیمنی علی الیسری  
قرباً من الیسر۔

دائل سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا  
کہ آپ اپنے دائیں ہاتھ کو کلائی کے قریب بائیں پر رکھتے تھے۔

۳۔ البروداؤد ۱/۱۱۷ { حدیثنا محمد بن محبوب ثنا حفص بن غیاث  
عن عبد الرحمن بن اسحق عن زیاد بن زید  
عن ابی جحیفہ أن علیاً قال من استنبر رضع الکف علی الکف  
فی الصلوة فحسب الشیء۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ضرور نماز میں پھنسی کو پھنسی کی  
پشت پر رکھنا فحش کے نیچے سنت ہے۔

۴۔ البروداؤد ۱/۱۱۷ { حدیثنا محمد بن قدامتہ اعیان عن ابی ہریرہ  
ابی طاہر عن عبد اللہ بن مسعود عن ابن جریج عن ابی  
عن امیہ قال رأیت علیاً یسک شمالہ بيمينہ علی الیسر  
نحو الشیء۔

جریر نے کہا میں نے حضرت علی المرتضیٰ کو دیکھا بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑنے  
کلائی پر رکھنا فحش کے اوپر۔

۵۔ بہقی شریف ۲/۳۱ { اخبرنا ابو بکر بن المہاجر الفقیہ ابنہ علی بن  
عمر الحافظ ثنا محمد بن القاسم بن زکریا

ثنا ابو کریب ثنا یحییٰ بن ابی زائدہ عن عبد الرحمن بن

اسحق حدثنی زیاد بن زید السراقی عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ  
عنه قَالَ اِنَّ مِنْ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ  
السُّرَّةِ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو معاوية عن عبد الرحمن ورواه  
حفص بن غیاث عن عبد الرحمن -

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں پھیلی کو پھیلی پر رکھنا ان کے نیچے سنت ہے  
اسی طرح اسی روایت کو ابو معاویہ نے روایت کیا ہے۔ عبد الرحمن سے اسد اسی روایت  
کو حفص بن غیاث نے بھی عبد الرحمن سے روایت کیا ہے۔

۶۔ یہ بھی شریف ۲/۳۱ } أخبرنا ابو بکر بن الحارث ابن عمار عن

ثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمن بن اسحق عن المنعم بن سعد  
عن علي رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ  
وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ -

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ نماز کی سنتوں  
سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم ہے۔

۷۔ الدار قطنی ۱/۱۱ } أخبرنا يعقوب بن ابراهيم بن اذنا الحسن  
بن عوف عن ابو معاوية عن عبد الرحمن بن

اسحق وحدثنا محمد بن قاسم بن زكريا المحاربي ثنا ابو كريب  
ثنا يحيى بن ابی زائدة عن عبد الرحمن بن اسحق ثنا زياد بن



فید السوائی عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال  
 اَنَّ مِنَ السَّنَةِ فِي الصَّلَاةِ وَضَعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ الشَّرْجَةِ  
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ  
 نماز میں پھیل پر پھیل رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہے۔

۸۔ الدارقطنی ۱/۱۰۱ { حدیثنا محمد بن القاسم ثنا ابو کسریب ثنا حفص  
 بن غیاث عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان  
 بن سعد عن علیؑ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اَنَّ مِنَ السَّنَةِ الصَّلَاةِ  
 وَضَعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ الشَّرْجَةِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ہمیشہ فرمایا  
 کرتے تھے کہ نماز میں بائیں پر دایاں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۹۔ مسند امام احمد بن حنبل ۱۱۱/۱ { الحدیثنا عبد اللہ ثنا محمد بن سلیمان  
 الاسدی عن یونس ثنا یحییٰ بن ابی زائدا

ثنا عبد الرحمن بن اسحق عن زیاد بن زید السوائی عن ابی  
 جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اَنَّ مِنَ السَّنَةِ فِي  
 الصَّلَاةِ وَضَعُ الْاَکْفِ عَلَى الْاَکْفِ تَحْتَ الشَّرْجَةِ  
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ناف کے نیچے  
 پھیلاؤ پر پھیلاؤ رکھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۲}{۶۹}$  { حد ثنا عبد اسلام ابن شداد الحدادی  
ابو طاووس قال ناخذ دان بن جریور  
الضبی عن ابيه قال كان عليّ اذا قام في الصلاة وضع يمينه  
على راسه يساره لا يزال كذلك حتى يركع متى ما ذكره الا  
ان يصلي ثوبه او يحك جسده۔

جو رضی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ شجب بھی نماز  
میں کھڑے ہوتے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کی کلائی پر رکھتے ایسے ہی ہمیشہ کرتے رکے  
ہم مگر جب کپڑے کو درست کرتے یا اپنے جسم کو کھلاتے۔

۱۱۔ آثار سنن ۶۹ { عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه قال رايت  
النبي صلى الله عليه وسلم يضع يمينه  
على شماله تحت الشرة رواه ابن ابی شيبه واسناد  
صحيح۔

وائل اپنے باپ حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دیکھا اپنے دائیں کو بائیں پر رکھتے ناف کیجیے۔

۱۲۔ آثار سنن ۷۱ { عن الجراح بن حسان قال سمعت انا مجلز اواسلته  
قال قلت كيف اصنع قال يصنع باطن كف  
يمينه على ظاهره كفت شماله ويحملهما أسفل من الشرة  
رواه ابن بکر بن ابی شيبه واسناد صحيح۔

جراح بن حسان فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز سے سنایا دریافت کیا تو میں نے

کہا کیسے میں ہاتھ باندھوں فرمایا اپنے ہاتھ کی پھسل کے اندر کر بائیں ہاتھ کی پھسل کے ظاہر پر باندھو اور دونوں کو نات کے نیچے باندھو۔

۱۳۔ اثار سنن ۱۷۱ { عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ يُضَعُّ يَمِينُهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ الشَّرْكَهٖ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ }  
واسنادہ حسن۔

ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نماز میں دائیں کو بائیں پر ناف کے نیچے باندھے جائیں۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیلئے اور اس کی سند ات اچھی ہیں۔

۱۴۔ نیل الاوطار ۲/۱۹۵ { وَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ مِنْ التَّيِّبَةِ فِي الصَّلَاةِ وَضَعُ الْأُكْفِ تَحْتَ الشَّرْكَهٖ } (رواہ احمد ابو داؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی المرتضیٰؓ عید نے کہ ضرور نماز میں پھسل کو دوسرے ہاتھ کی پھسل کی پشت پر ناف کے نیچے نماز میں رکھنا سنت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کرتے وقت زور سے اللہ نہیں پڑھی

۱۔ ابن ماجہ ۵۹ { حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَ الْكُبَرِيُّ خَلْفُ ابْنِ عَقْبَةَ }  
ابن مکہ و قالوا ثنا صفوات بن عیسٰی ثنا بطون  
دافم عن ابی عبید اللہ ابن عمر ابی ہریرۃ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْتَحُهُ الْقِرَاءَةَ بِالحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ  
قرآن کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب زود  
سے قرآن شروع فرماتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔ اور بسم اللہ  
الرحمن الرحیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو زور سے پڑھتے ہوئے نہ سنتے معلوم  
ہوا کہ آپ آہستہ پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ کا عقیدہ کہ حضور نے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہیں پڑھی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲۔ ابوداؤد شریف ۱۲۱ { حدیث مسند ناعبد الوارث بن سعید  
عن حسین المعلم عن بدیل بن مہیرہ  
عن ابی الجوزاء عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه  
وسلم يفتتح الصلاة بالتمكيد والقراءة بالحمد لله  
رب العالمين -

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے  
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز کو اللہ اکبر سے شروع فرماتے  
اور قرآن الحمد للہ رب العالمین سے۔

صحاح کی اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم بسم اللہ آہستہ پڑھتے اور روایت کرنے والی بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہو تسلیم کرو یا نہ کرو

امام کو جماعت میں بلند آواز سے **بسم الرحمن الرحیم** نہ پڑھنے کا بیان

۳۔ الدارمی ۱۶۶ { أَخْبَرَنَا صُلَيْبُ بْنُ أَبِي حَسْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يَنْفَعُ الْغُلَامَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» }  
 وَعَمَّا وَعُثْمَانُ كَانَ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ»  
 قَالَ أَبُو نُجَيْدٍ: «بِهَذَا الْقَوْلِ لَا أَرَى الْفُجْهَةَ بِجِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین قرآن کو الحمد للہ سے شروع فرماتے ابو محمد نے کہا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں۔ اور میں نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا۔

۴۔ موطا امام مالک ۲۷ { مَالِكُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» }  
 وَعَمَّا وَعُثْمَانُ كَانَ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ»  
 قَالَ أَبُو نُجَيْدٍ: «بِهَذَا الْقَوْلِ لَا أَرَى الْفُجْهَةَ بِجِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ»

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے پیچھے قیام کیا جب وہ نماز کو شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے۔ فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ تینوں ہی جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہ پڑھتے۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۴۲ { حد ثنا محمد بن المثنیٰ مد بن بشار کلاہما عن عند ر قال ابن المثنیٰ نا محمد بن جعفر قال

ناشعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر وعثمان فلم أسمع أحدا منهم لقراءة بسم الله الرحمن الرحيم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر و حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی میں نے کسی سے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۶۔ مسلم شریف ۱/۴۲ { عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ أَخْلَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَا وَعُثْمَانُ فَمَا نَرَى ابْتِغَافَهُمْ بِأَلْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةِ وَلَا فِي آخِرِهَا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حدیث بیان کی فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین

کے پیچھے نماز پڑھی وہ ہمیشہ الحمد للہ رب العالمین شروع کر دیتے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہ پڑھتے نہ الحمد شریف کے آدل میں نہ آخر میں۔

۴۔ ابوداؤد  $\frac{1}{111}$  { باب من لم یسجد الجہل بل بسم اللہ اترحلین  
الرحیم حدثنا مسلم بن ابراہیم ناھنا  
عن قتادہ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر  
وعمر وعثمان كانوا یفتتحون الفیاءة بالحمد للہ رب  
العالمین -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
امد ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم قرآن کو الحمد للہ رب  
العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر  
رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جماعت میں امام بننے  
کی حالت میں زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے اگر پڑھتے تو حضرت انس رضی اللہ  
عنہ ضرور سنتے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فوت ہو گئے تھے اس لئے  
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی امامت کا ذکر نہیں کیا۔

امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا بدعت ہے

۸۔ ابن ماجہ ۵۹ { حدثنا ابو یوسف ابی شیبۃ ثنا اسمعیل بن علیہ  
عن الجریبری عن قیس بن عیینہ عن ہشام بن عبد اللہ

بن المغفل عن ابيه قال وقلمنا رَدَيْتَ رَجُلًا اشْتَدَّ عَلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ  
 حَدُّ ثَامِنَهُ فَسَمِعَنِي وَآنَا أَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 فَقَالَ إِنِّي بَخَعْتُ إِيَّاكَ وَالحَدِيثُ فَإِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُمَثَانَ  
 فَلَمْ أَسْمَعْ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُ نَاذِرًا أَقْرَأُ أَتَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ -

عبد اللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں اور حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں  
 نے اپنے باپ سے بہت زیادہ بدعت سے بچنے والا کوئی زیادہ سخت نہیں  
 دیکھا میرے والد المغفل نے مجھ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے سنا  
 تو فرمایا اے میرے بیٹے بدعت سے بچے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ نماز پڑھی ہے اسباب کرمی اللہ کے ساتھ بھی اور حضرت عمر و عثمان رضوان  
 اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ میں نے ان سے کسی بھی نہیں سنا کہ زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 پڑھتے ہوں تو جب قرآن شروع کرے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرنا۔

۹۔ نائلی شریف ۱۴۳۱ھ { تَرْكُ الْجَهْرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 اخبرنا محمد بن علي بن الحسن بن شقيق

قال سمعت ابي يقول اخبرنا ابو حمزة عن منصور ابن  
 زادات عن انس بن مالك قال صلى بنا رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم فلم يسمعنا قراءة بسم الله الرحمن الرحيم  
 وصلى بنا أبو بكر وعمر فلم نسمعها منهم -



انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ہم نے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا اور ہمیں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی ہم نے ان دونوں سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

۱۰۔ زبائی شریف {۱۳۳} اخبونا عبد اللہ بن سعید ابو سعید الاشجری قال حدثنی عقبہ بن خالد قال حدثنا و ابن ابی عریبۃ عن قتادۃ عن أنس قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سلم و ابی بکر و عثمان و عثمان رضی اللہ عنہم فلم اسمع احداً منهم یجفہ برجسہم اللہ الرحمن الرحیم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے کسی سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسرے پڑھتے ہوں۔

۱۱۔ احکام الاحکام {۷۸} باب خروک الجھہ برجسہم اللہ الرحمن الرحیم التہجیم عن ابن مالک أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عثمان رضی اللہ عنہما کانوا یفتتحون الصلوۃ بربا محمد لیلہ رب العالمین و فی رواۃ صلیت مع ابی بکر و عثمان فلم اسمع احداً منہم یفتہ بربہم اللہ الرحمن الرحیم و لم یسلم صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عثمان و کانوا یفتتحون الصلوۃ

بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنَ السَّاجِدِينَ  
فِي اَذَلِّ قِيَدٍ اَوْ فِيْ اَخْبَرِهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے ان سے کسی ایک سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھتے ہوں (ذکر سے) بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہ وہ شروع قرآن میں پڑھتے تھے اور نہ آخر میں۔

مسند انس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۲۔ کنز العمال ۴/۴۶ {وَابَى يَكُوِّرُ عَمْرًا وَعُثْمَانُ فَلَمْ يُجْهَرْ بِحَسْمِ اللّٰهِ  
التَّحْمِيلِ التَّحْمِيلِ}

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ذکر سے نہیں پڑھا۔

کیوں جناب! اب تو تمام کتب صحاح اور باقی کتب احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہو گیا کہ جماعت میں امام دوسرے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھ سکتا بلکہ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ذکر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے والا بدعتی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت کا مخالف ہے۔

محدثین کا مذہب بھی اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا

ابوداؤد کا عقیدہ

۱۳۔ ابوداؤد  $\frac{1}{112}$  باب من لَدَيَّرَ الْجَهْرَ۔

ابوداؤد نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب باندھا جس سے ثابت ہوا کہ ان کا عقیدہ بھی زور سے نہ پڑھنے پر تھا۔

امام نسائی کا عقیدہ

۱۴۔ نسائی شریف  $\frac{1}{114}$  باب شَرِّكَ الْجَهْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام نسائی نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب مقرر فرمایا جس نے ثابت کر دیا کہ ان کے دماغ کا عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا۔

۱۵۔ احکام الاحکام ۷۸ { باب شَرِّكَ الْجَهْرَ بِجِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عماد الدین قاضی اسماعیل الجلی نے بھی جہر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھنے کا باب لکھا جس سے ثابت ہوا کہ قاضی اسماعیل کا عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے میں تھا۔ اور حافظ قاضی الدین کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ جنہوں نے عمدۃ الاحکام میں

درج فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ سے بھی ثابت کیا گیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھا کرتے تھے ایسے غلام و ماشین و دیگر کچھاب

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بھی صحاح کی احادیث صحیحہ و دیگر کتب سے بھی ثابت کیا گیا کہ صحابہ کرام کا عمل بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جماعت میں زور سے نہ پڑھنے پر تھا اب بھی اگر کوئی مسلمان اہم جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے تو تم فیصلہ کر لو کہ ایسا شخص سنت منقطعہ علی اللہ علیہ وسلم و سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و سنت محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے تابع ہے یا مخالف و ما علینا الا البلاغ المبین۔

## باب فاتحہ خلف الامام

فاتحہ خلف الامام پڑھنے کی ممانعت قرآن کریم سے

۱۔ اعراف ۹۴ {وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُفْحَمُونَ۔}

اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو سناؤ خاموش رہو تاکہ تم کو سمجھ لے جاؤ۔  
اس آیت کریمہ سے واضح ہو گیا کہ قرآن کریم کو جب تم پر پڑھا جائے تو تم قرآن کریم کو خاموشی سے سناؤ۔ تو قرآن کریم خاموشی سے سنا فرض ثابت ہوا تو جو شخص امام کی اقتدا میں پڑھتا ہے اور قرآن کریم کو سنا نہیں دے قرآن کریم کا مکذب ہے۔

سوال :- مروی صاحب آگے {وَإِذَا كُنْزُ رَبِّكَ فِي نَفْسِكَ مَرَجِدْ بِكَ} کہ اپنے نفس میں اپنے رب کا ذکر کرے تو ثابت ہوا کہ مقتدی اگر دل میں چھ لیں تو جواز ہے۔  
”محمد عمر“ افسوس صد افسوس آتا بھی نہیں سمجھتے کہ {وَإِذَا كُنْزُ صَيْغَرُ} احد ہے فرض

مناظر پڑھنے کے دو طریقے ہیں امام کا آہستہ پڑھنا اور زور سے پڑھنا جب امام زور سے پڑھے تو فرمایا اللہ  
کہ تم خاموش ہو کر سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اگر خاموش ہو کر نہ سنا تو رحمت خدا اندھی کے مستحق نہ  
ہو گے اور آگے پھر امام کے لئے بصیغہ واحد ہی فرمایا کہ سب نمازیں جبری ہی نہیں ہیں بلکہ اپنے  
نفس میں بھی ذکر کیجئے تو یہ نماز سری کا ذکر ہے اور اکیلے امام کا ذکر ہے اگر مقتدیوں کو بھی ہوتا تو اللہ  
تعالیٰ بصیغہ جمع فرمادیتا کہ جب امام پڑھنے لگے تو تم بھی اپنے نفس میں خدا کا ذکر کیا کرو۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ خداوند کریم کا کلام متضاد نہیں کہ پہلی آیت میں فرمادیا خاموشی  
سے قرآن سنو اور ساتھ ہی دوسری آیت میں فرمادیا کہ نہیں! پہلے غلط کہہ چکا ہوں دل میں چڑھ  
یا کہ تو یہ ممکن ہی نہیں یا اس آیت کو پہلی آیت سے منسوخ ثابت کر دو کہ لا تَتْلُوہُ  
ہو کہ وہ جمع ہے مقتدیوں کے لئے اندھی کی اذکثر ذلک فی نفسک صیغہ واحد امام  
کی خفیہ فناد کے لئے ہے۔

(۲) لَا تُخَوِّتْ بِہٖ لِسَانُکَ لِتَجْعَلَ بِہٖ اِنْ عَلَیْنَا جَعْلَہٗ وَ قُرْآنَہٗ  
فَاِذَا تَرَاْنُہٗ فَاَتَّبِعْ قُرْآنَہٗ فَتَمَاتَ عَلَیْنَا بَیَانُہٗ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو قرآن کے ساتھ نہ حرکت  
دیجئے تاکہ آپ اس کو جلدی جلدی پڑھیں بے شک ہم پر بلا لازمی ہے اس کا جمع  
کرنا اور اس کا پڑھنا تو جب ہم قرآن کو پڑھیں تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع  
فرمائی پھر بے شک ہم پر لازم ہے اس کا بیان کرنا۔

تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ قرآن پڑھا جائے تو آپ اس کی  
اتباع کریں اور اتباع اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ لَا تُخَوِّتْ بِہٖ لِسَانُکَ اپنی زبان  
کو حرکت ہی نہ دیں۔ ہم خود آپ کو پڑھا دیں گے۔ جب جبرئیل علیہ السلام قرآن پڑھیں تو

رب العزت آپ کو ارشاد فرمائے کہ آپ اپنی زبان مبارک کو نہ ہلایئے تو جب ہمارا امام قرآن پڑھے تو ہمیں بطریق اولیٰ زبان نہ ہلانی چاہیئے اور اگر امام بھی قرآن پڑھتا جائے اللہ مقتدی بھی اس کی اقتدا میں پڑھتا جائے تو قرآن کی اتباع کو ترک کر کے فَاَتَبِعُوا قُرْآنًا مَّكَذِبًا ثابت ہوتا اب اس کی تشریح حدیث شریف سے سن لیجئے۔

## مبلغات یکصد روپیہ

انعام اس شخص کو دیا جائے گا جو کوئی آیت قرآنیہ اسی نکال کر دکھائے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم خود بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاؤ جیسا کہ ہم نے دو قرآنی آیتوں سے صحت ثابت کیا ہے کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو خاموشی سے سنو سنی کر لیوں کو یا زبان کو آہستہ ہی حرکت نہ آئے ورنہ قرات کی اتباع کے مخالف ہو جاؤ گے۔

## قرآنی حکم قرآن سناتے وقت چپکے سے سُنئے

نسائی شریف ۱۴۹/۱ { اخبرنا قتیبہ حدثنا ابو عوانہ عن  
عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل لَا تُخَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتُجَازِلَ بِهِ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِمُ مِنَ التَّنْوِيلِ شِدَّةً وَهَكَذَا يُخَرِّكُ  
شَفْتَيْهِ قَالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتُجَازِلَ بِهِ

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَعَلَهُ فِيْ صُورَةٍ ثُمَّ تَقَرَّءُوهَا فَتُحْمَلُ ثُمَّ قَالَ نَاسِئْتُمْ لَهُ وَاَنْصَبْتُ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمْ جُبُرٌ مُّثَلٌ اِسْتَمِعُوا فَاِذَا اِنْفَلَقَ قَوْمُكُمْ كُنَّا اَقْرَبُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان لَا تُحْمَلُ فِيْهِ بِسَانُكَ لِتُحْمَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ کے متعلق فرمایا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سختی سے یعنی جلدی سے اتنا کیا جاتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لبوں کو ہلاتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضور آپ اپنی زبان مبارک سے قرآن کو جلدی پڑھ کر حرکت دینے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بیشک ہم پر لائی ہے قرآن کا جمع کرنا فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے سینہ میں قرآن جمع کرنا یہ ہم پر لازمی ہے۔ پھر آپ اس کو تلاوت فرمائیں تو جب ہم قرآن پڑھا شروع کریں تو آپ اس کی قرأت کی اتباع کریں۔ فرمایا یعنی قرآن کو سنیں اور خاموش رہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام آنے آپ سن لیتے تو جب وہ چلے جاتے اس کی تسلیم کے مطالبہ آپ خود پڑھ لیتے اس سے ثابت ہوتا کہ اگر کسی پر قرآن پڑھا جائے تو اس کی خاموشی سے سنا فرض ہے اور جو شخص نہیں سنتا وہ کذب قرآن کریم ہے۔

# ام کی اقتدا میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کی حدیثیں

ابوبکر اصحابی کی نماز بغیر فاتحہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں

(۱) بخاری شریف ۱۰۸ { حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا همام  
عن الاعمش وهو زياد عن الحسن عن ابي  
بكر انه استتم الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو سراكه  
فركع قبل ان يصل الى الصف فذكر ذاك للنبي صلى الله عليه  
وسلم فقال زادك الله حوصا ولا تعد -

حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے کہ حضرت ابوبکر  
رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک رکوع کرتے ہوئے اٹھے اور صف سے  
ملنے کے پہلے ہی رکوع کر یا تو یہ بات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر  
کی گئی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری حرص کو زیادہ کرے  
لیکن پھر ایسے دوڑ کر نہ ملنا۔

اس حدیث ابوبکر سے ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ جماعت کی صف میں رکوع کرتے ہوئے ملے تو آپ کی رکعت حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی اقتدا میں بغیر الحمد شریف کے پوری ہو گئی اگر امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنا فرض  
ہو تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تمہاری رکعت نہیں ہوئی پھر دوبارہ پڑھو۔ جب  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب ربو امام کی اقتدا میں بغیر الحمد شریف پڑھے نماز صحیح ہو رہی ہے



تو آج کوئی کہے کہ بغیر الحمد شریف غازی نہیں ہوتی تو ہم کیسے تسلیم کیں یا اگر تم کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ اصحابی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں اگر ملا ہو اور اس نے اس رکعت کو دہرایا ہو۔ جس میں فاتحہ نہیں پڑھی گئی تو بغیر انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو مبلغات پانچ روپے انعام دوں گا۔ اور مٹنیے۔

مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{1}{143}$  ابو بکر قال نا حفص عن ابن جبریم  
عن نافع عن ابن عمر قال اذا جئت  
والامام راكع فوضعت يديك على ركبتيك قبل ان يسلم  
راسه فقد اذركت۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے  
ہیں آپ نے فرمایا کہ جب توراتے اس وقت امام رکوع کرنے والا ہو تو توراتے  
اپنے دونوں گھٹنوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ لے امام کے سر اٹھانے سے پہلے  
توراتے رکعت پالی۔

مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{1}{143}$  کثیر بن هشام عن جعفر بن  
میعون قال اذا دخلت المسجد  
والقوم ركوع فكبرت ثم ركعت قبل ان يسلموا  
فقد اذركت الزكوة۔

جعفر بن میمون سے روایت ہے۔ آپ نے کہا کہ جب تو مسجد میں آئے تو نے اللہ  
اکبر کہہ کر رکوع کر لیا۔ قبل اس کے کہ قوم اپنے سروں کو اٹھائیں تو تو نے رکعت  
کو پورا کر لیا۔



قریب پڑھتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا  
بلذکر میں کہتا ہوں کیا بات ہے کبھی قرآن پڑھنے میں تنازع ہو گا ہے تو جب سے  
آپ نے فرمایا آپ کے ساتھ پڑھنے سے روک رک گئے۔

## جہری نماز میں آپ نے امام کتے سمجھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

۴۔ موطا امام مالک ۲۹ { مالک عن ابن شہاب عن ابن اکیمة اللیثی  
عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنْصَرَفَ عَنْ صَلَٰۃٍ جَہَرًا فِیْہَا بِاِیْمَانٍ فَقَالَ  
ہَلْ فَرَّءَ مَعِیْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِنْفَا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ  
اللّٰہِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنِّیْ اَقُوْلُ  
مَا لِیْ اَنَا نَزَعَ الْقُرْآنَ فَاَشَہَّدُ النَّاسَ عَنِ الْقِرَآءَةِ سَمِعَ رَسُوْلُ  
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِیْمَا جَہَرًا فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِاِیْمَانٍ سَمِعُوْا اِذَا لَکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز  
جہری سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم سے کس شخص نے میرے ساتھ ساتھ قریب  
ہی پڑھا تو صرف ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں  
نے پڑھا۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا بلے شک میں کہتا ہوں کیا وجہ ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جگہ اڑتا ہے۔ تو

جس نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رک گئے جب سے انہوں نے یہ آپ کا ارشاد سنا۔

۵۔ نسائی شریف ۱۳۶ { شَرَحُ الْقَوَاعِدِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ كَثِيرَةَ اللّٰثِمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَوَّتَ مِنْ صَلَوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالصَّوْتِ الْعَرِيِّ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَلِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعْبُرِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّيْ أَقُولُ مَا يَأْتِي أُنَازِعُ الْقَوْمَ أَنْ نَأْتِيَهُ النَّاسُ عَنِ الْقَوَاعِدِ فِيَمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّوْتِ الْعَرِيِّ مِنْ الصَّلَوةِ حِينَ سَمِعُوا أَذَانَ الْإِكِّ -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا تم سے میرے ساتھ قریب ہی کسی نے پڑھا ایک آدمی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جھگڑا پڑتا ہے تو جب سے لوگوں نے یہ ناجہری نماز میں آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رک گئے۔

۶۔ ترمذی شریف ۳۲۰ { حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ نَامِعُنٌ نَامَا لَكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ كَثِيرَةَ اللّٰثِمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَوَّتَ مِنْ صَلَوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالصَّوْتِ الْعَرِيِّ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ

اَنفَا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَمًا  
يَكْفِيهِ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بِالْهَيْكَلَةِ  
حِينَ سَمِعُوا اَذَانَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ تم سے قریب ہی کسی نے میرے ساتھ  
پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے  
ارشاد فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں وقت ہوتی ہے ابوہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جبکہ آپ  
سے یہ سنا تو تمام جہری نمازوں میں قرآن پڑھنے سے رک گئے۔

سری نماز میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کتنے پیچھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

{ مسلم شریف ۱/۱۶۶ } حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُودٍ قَتَبَهُ بْنُ سَعِيدٍ كَلَاهِمَا  
عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ زُرَّادٍ عَنْ أَوْفَى عَنْ عَمْرِاءَ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ سَمِعْتُ بَنَّا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا الظُّهْرَ أَوْ الْعَصْرَ فَقَالَ أَيْكُمُ قَرَأَ  
خَطْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا الْحَيُّ  
قَالَ قَدْ عَمِلْتَ أَنَّ لَبَضَكُمْ خَالَجَيْنَهَا.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا تم سے کون ہے جس نے میرے

پچھے سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلٰی پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا ارادہ سوائے بہتری کے اور کچھ نہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے قرآن پڑھنے میں خلل ڈالتا ہے۔

۸۔ مسلم شریف ۱/۱۶۲ { حدیثنا محمد بن المثنیٰ و محمد بن بشار قالَا نا محمد بن جعفر قال نا شعبہ عن قتادة قال سمعت زارة بن اوفی یحدث عن عمار بن حصین اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ و سَلَّمَ صَلَّی الظَّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ یَقْرَأُ بِسْمِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلٰی فَلَمَّا اَنْصَرَفَ قَالَ اَیْتُکُمْ قَتَرًا وَاَوْ اَیْتُکُمُ الْفَارِی قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ لَبْضَکُمْ حَالِیْنِهَا۔  
 عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی آپ کے پیچھے سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلٰی پڑھتا رہا تو جب آپ فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے جس نے میرے پیچھے پڑھا یا پڑھنے والا ہے۔ ایک نے عرض کیا میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا مجھے گمان ہے کہ تمہارا بعض قرأت میں مجھے خلل ڈالتا ہے۔

۹۔ نسائی شریف ۱/۱۳۶ { فیہ اخبارنا محمد بن المثنیٰ حدیثنا یحییٰ قال حدیثنا شعبہ عن قتادة عن زارة عن عمار بن حصین

قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ نَقَرَاءَ رَجُلٍ خَلْفَهُ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ تَسَاءَلْتُ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا -

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی۔ آپ نے فرمایا کس نے سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی ہے ایک آدمی نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے خلل ڈال دیتا ہے۔

امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تکڑے مقتدی صرف آئین کے

۱۰۔ نسائی شریف ۱۴۷ { اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنی معمر بن النہرمی

عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا قال الإمام غير المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

اس ارشاد صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت فرمادیا کہ جب امام غیر المغضوب





ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں ام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب ام رکوع کرے تم رکوع کرو اور جب سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَبْلَدَہ کہے تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جب ام پڑھنے لگے تو تم (مقتدی) خاموش کھڑے رہو

۱۲۔ ابن ماجہ ۶۱ { بابُ إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتْ أَحَدُنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْمَةَ } ثنا أبو خالدٍ الإحصاني عن ابنِ عجلان عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُ تَحْمِيهٌ فَإِذَا اكْتَبَرَ فَكَبِّرُوا إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرَ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الْغَائِبِينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَبْلَدَہ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ الخ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں ام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب ام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش رہ جاؤ

اور جب غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب رکوع کرو تم رکوع کرنا۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اَلْحَمْدُ رَبَّنَا وَلِلّٰهِ الْحَمْد کہنا آخر تک حدیث پڑھیں۔

اس حدیث شریف میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کہے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کے دو دلائل فرمائے۔ اِذَا اَقْرَأَ فَاَنْصَتُوا جب امام پڑھنے لگے تو تم خاموش رہنا اور دوسرا فرمایا کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمین کہنا۔

{ حد ثنا بن سفین موسیٰ القطان ثنا جریس عن  
۱۳- ابن ماجہ ۶۱ } سلیمان الیتمی عن قتادۃ عن ابی غلاب عن حطان

بن عبد اللہ البرقاشی عن ابی لاشعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ فَاَنْصَتُوا اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقُعْدَةِ فَلْيُكِنُّ اَذَلْ ذِکْرًا حَلِکُمْ الشَّهْدُ۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب آخر قعدے کے قریب پہنچ جائے تو تم پہلے التیمات پورا پڑھ لینا۔

اِذَا قَرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا کی شرح حدیث شریف

{ تاویل قولہ عنان جل د اِذَا قَرِئَ الْقُرْآنُ  
۴- نسائی شریف ۱۴۶ } فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا عَلَیْكُمْ سُرُخُوْنَ

اخیر نا الحار و بن معاذ التومذی حد ثنا ابو خالد بن الاحمہ

عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ  
 فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَاقْرَأُوا وَإِذَا قُلُوا سَمِعَ اللَّهُ مِنْ  
 حَبْدَا فَفَعَلُوا أَنَّهُمْ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور کوئی بات نہیں امام اس لئے  
 بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب امام اشد اکبر کہے تم اشد اکبر کہو اور جب  
 قرآن پڑھنا شروع کرے تم خاموش ہو جاؤ اور جب سمع اللہ من حمد کہے تو تم  
 اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔

۱۵۔ نائی شریف ۱۴۶ { اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن المبارک  
 احدثنا محمد بن سعد الانصاری قال حدثنا  
 محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ  
 لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَاقْرَأُوا قَالَ ابْنُ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ الْمُخَضَّمِيُّ يَقُولُ هُوَ ثِقَةٌ بَعْنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ  
 الْأَنْصَارِيِّ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جاوے جب  
 اشد اکبر کہے تم اشد اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش  
 ہو جاؤ۔

۱۴۔ سنن الدار قطنی ۱۲۴ { قوی علی عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز  
وانا اسمع حدثکم ابو بکر بن ابی شیبہ

ثنا ابو خالد الاحمر عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی  
صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
انما جعل الامام لیؤتمر بہ فاذا کثر فکثروا واذ افسر  
فانصتوا تابعہ محمد بن سعد الاشہلی۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اور کوئی بات نہیں اہم بنایا کیجئے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے توجہ  
اللہ اکبر کہیے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرو گے تو تم خاموش رہو۔

۱۵۔ سنن الدار قطنی ۱۲۵ { حد ثنا محمد بن عبد اللہ بن زکریا  
والحسن بن اظفر قالانا احمد بن شعیب  
ثنا محمد بن عبد اللہ المخزومی ثنا محمد بن سعد الاشہلی الاصل

حدثنی محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی  
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الامام  
لیؤتمر بہ فاذا کثر فکثروا واذ افسر فانصتوا قال ابو  
عبد الرحمن قال المخزومی یقول هو ثقہ یعنی محمد بن سعد۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اور کوئی بات نہیں اہم اس لئے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے توجہ  
اللہ اکبر کہیے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۸۔ سنن الدار قطنی ۱۲۵ { وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ

عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسُ بْنُ جَبْرِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ  
أَبِي مُوسَى إِلَّا شَهْرِي صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَمَا كُنَّا نَحْدِثُ بِطَوْلِهِ وَنَالَ يُونُسُ  
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَكَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا  
وَيُبَيِّنُ لَنَا سُنَنَنَا قَالَ ايْمُومُوا الْقُصُوفَ ثُمَّ لِيَوْمُ مَكْرَأٍ أَحَدٌ كَرُفًا  
كَتَبَ الْإِمَامَ فَكَبَّرَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصَتُوا -

حطان بن عبد اللہ نے کہا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز  
کی نماز پڑھائی تو اپنی حدیث کا ذکر کیا۔ اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ بے شک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ ہمیں ہماری نماز کا طریقہ  
سکھاتے اور ہماری سنتیں ہمارے لئے بیان فرماتے۔ فرمایا صفوں کو سیدھا کر دھر  
جاہیئے کہ تم سے ایک تھا امام بنے تو جب امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو جب تک کہ  
پڑھے تم خاموش رہ جاؤ۔

۱۹۔ کنز العمال ۱۲۸ { إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَكَ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ

غَيْرِ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا  
رَكَعَ فَادْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ حَمْدِهِ فَقُولُوا اللَّهُمَّ  
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدْ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا  
فَصَلُّوا أَجْلُوسًا رَأَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَمِعَ الرَّبْعَاءَ عَنْ (ابن هوريقة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام بنیایا گیا ہے۔ تاکہ اس کی اتقا کی جائے توجہ اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور قرآن پڑھنے لگے تم خاموش ہو جاؤ اور جب غیر المغضوب علیہم ولا مضایین کہے تم آمین کہو۔ اور جب رکوع کرے تم رکوع کرو۔ اور جب سمح اللہ لمن حمدہ کہے تم رتبا وک الحمد کہنا اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرنا اور جب بیٹھ کر پڑھے تم بیٹھ کر پڑھنا۔

کیوں بھی اب ابو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام اور مقتدی کی نماز شروع سے اخیر تک فرمادی جس میں قرآن پڑھتے وقت خاموشی کا ارشاد فرمایا تم کوئی ایسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دکھا دو کہ اپنے ام اور مقتدی کی نماز کا ذکر پورا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہو کہ جب ام قرآن پڑھنے لگے تم بھی ساتھ ساتھ پڑھ دیا کرو۔ فاتحہ ہو یا باقی قرآن اور جب باقی قرآن ام کا پڑھا ہوا مقتدی کے لئے کافی ہے تو ام کتاب ام کی پڑھی ہوئی مقتدی کے لئے کافی کیوں نہیں۔

۲۰۔ عطاوی شریف ۱/۱۲۸ { حد ثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الحسین بن عبد الاول الاحول قال ثنا ابو خالد

سليمان بن حيان قال ثنا ابن عجلان عن زيد بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتِيَ تَحْرِيبَهُ فَاِذَا قَرَأَ فَلْيُصَلِّتُوا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام کوئی بات نہیں ام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اتقا کی جائے توجہ ان

پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۲۱۔ کنز العمال ۱۲۹ { إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِمُوا صَفُوكُمْ لِمَنْ لِيَكُمْ }  
أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَامَ فَاقْبَلُوا

وَإِذَا قَالَ عَنِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ  
يُحِبُّكُمْ اللَّهُ الْح (حمہ مردن عن ابی موسیٰ)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کر دو پھر چاہیے کہ تہا ایک اہم کرائے تو جب اہم اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو۔ اور جب قرآن پڑھے تو تم خاموش ہو اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔

مذکورہ بالا آیتیں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ اہم کی اقتدا واجب ہے اور جب قرآن مجید پڑھے بلند آواز سے ہو یا آہستہ تم خاموش رہو جب مقتدا نے اہم کہے پیچھے اپنا قرآن پڑھنا شروع کر دیا تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّرَ بِهِ کی ہم نے تکذیب کی کیونکہ اہم کی اقتدا میں ہم نے قرآن پڑھتے وقت خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ خود بھی قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ تاہم ہو یا باقی قرآن تمام کی اقتدا باطل ہو گئی اور قرآن کریم میں بھی خداوند کریم نے اقتدا کا معیار لَا تَخْذُوكَ بِهٖ لِيَا تَنفُكُ عَنْ يَمِيْنِ يَدِي تَعْرِضُ فرمایا اب تمہاری مرضی اگر چاہو تو اہم کی اقتدا میں قرآن پڑھتے وقت آہستہ ہو یا بلند آواز سے خاموش رہ کر یا جماعت نماز ادا کر لو اور اگر تمہارا دل چاہے تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کئی سندوں اور کئی روایت سے بیان کیا گیا ہے۔ چھوڑ کر اپنے موری کی بات کو مستند سمجھتے





سے وجوداً الگ ہوتی ہے۔

”محمدؐ“ سب سے پہلے میان اُمّ الکتاب کو تم نے جسمانی ماں پر تیاں کر لیا ہے جسماۃ والدہ بنا کرتی ہے تو بچہ کو علیحدہ کر دیتی ہے۔ کتابیں جہاں نہیں کرتیں سورۃ فاتحہ کا شانِ باقی قرآنی سورتوں پر بمنزلہ ماں کے ہے نہ کہ سورۃ فاتحہ نے جن کو قرآن کو علیحدہ کر دیا یہ تھا کسی مولیٰ نے تہیں دھوکہ دیا ہے اور اگر یہی مطلب لیا جائے تو بھی مطلب ہمارا ہی نکلتے گا۔ یعنی اصل ماں ہوتی ہے۔ اولاد اس کی فرع ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کا اصل سورۃ فاتحہ ہے باقی قرآن کریم کی صورتیں اس کی فروعات ہیں۔ تو جب آپؐ نے فرمادیا کہ اُمّ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش رہو تو اصل خاموشی سورۃ فاتحہ کے وقت ہوگی۔ کیونکہ اُمّ الکتاب اصل قرآن ہے اور باقی قرآن پڑھنے کے وقت خاموشی اس کے تابع ہوگی کہ قرآن وحدیث کی مخالفت کرتے ہوئے ام الکتاب سورۃ فاتحہ جب اہم پڑھتا ہے تو تم بجائے خاموشی کے خود بھی پڑھتے رہتے ہو اور باقی قرآن جب پڑھا جائے خاموش رہتے ہو۔ اب فیصلہ تم پر ہے کہ تم حکم خداوندی اور شاہِ مصطفیٰؐ سے اللہ علیہ وسلم پر عمل کر رہے ہو یا مخالفت کرتے ہو۔

## اہم کی مترادف مقتدی کے لئے کافی ہے

{ ۲۲۔ دارقطنی ۱۲۲ } حدیثنا علی بن عبد اللہ بن مبشر ثنا محمد بن حرب الواسطی ثنا اسحق الاذرقی عن

ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کَانَ لَهُ اِمَامٌ فَتَقِرْ اَعْنَاعَ الْاِیْمَامِ لَهُ نِعَامٌ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا نام ہو تو امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے یعنی امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کے لئے کافی ہے۔

۳۳۔ دار طہنی ۱۲۳ { حد ثنا ابو عبد اللہ محمد بن القاسم بن زکریا  
المحابی بالکوفۃ ثنا ابو کرم یب محمد بن العلاء

ثنا اسد بن عمرو عن ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عاصمۃ  
عن عبد اللہ بن شداد بن ابیہاد عن جابر بن عبد اللہ قال سئل  
بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ رجل یقرہا  
رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انصرف  
تناذعا فقال استخانی عن القرۃ اذ خلف رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم فتناذعا حتی بلغ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلف امام فان قرأته  
لہ قرأۃ ورواہ الیث عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی کہ آپ کے پیچھے ایک آدمی پڑھتا تھا تو اس کو ایک آدمی نے روک دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا تو جب وہ پورا تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا۔ تو دوسرے نے کہا کہ تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھنے سے روکتا ہے تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا حتیٰ کہ وہ پیچھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپ نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی  
تو امام کو قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے۔

حدیثنا احمد بن عبد الرحمن قال ثنا  
۲۴ رطایوی شریف ۱۲۸ { عمی عبد اللہ بن وہب قال اخبرونی

اللیث عن یعقوب عن النعمان عن موسى بن ابي عائشة عن  
عبد اللہ بن شداد عن جابر بن عبد اللہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِيَامٌ فَقِرَاءَةٌ الْاِيَامِ  
لَهُ قِيَامَةٌ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراۃ یعنی قرآن پڑھنا مقتدی  
کے لئے کافی ہے۔

وقال عبد اللہ بن شداد عن ابي الوليد  
۲۵۔ دارقطنی ۱۲۳ { عن جابر ابن عبد اللہ اَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ خَلْفَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّلُمِ وَالْعَصْرِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ  
رَجُلٌ فَتَهَيَّأَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتَسْهَانِي أَفْتَرَعُ خَلْفَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَذَكِّرًا إِذْ أَلِكُ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِيَامَتَهُ لَهُ قِيَامَةُ ابْنِ الْوَلِيدِ هَذَا  
بمجهول ولم يذكر في هذا الإسناد جابر بن عبد الله بن حنيفة

ورواه یونس بن بکیہ عن ابی حذیفۃ والحسن بن عمار عن  
موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر عن  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھا ظہر و عصر میں تو ایک آدمی نے  
اس کی طرف اشارہ کیا تو اس نے اس کو روکا تو جب وہ فارغ ہوا اس نے  
کہا کہ تو مجھے منع کرتا ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھوں آپس  
میں ان کی بحث ہو گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے  
امام کے پیچھے پڑھا تو اہم کا اس کے متعلق قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے  
اس میں ایک سند حسن بن عمارہ کی قوی ہے۔

۲۶۔ کنز العمال ۱۳۲ { مَا لِي اُذِيعُ الْقُرْآنَ اِذَا صَلَّيْتُ اَحَدُكُمْ  
خَلْفَ الْاِمَامِ فَلْيَضْحَكُوا فَاِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهٗ

قِسْمَانِ وَصَلَوْتُهُ لَهٗ صَلَوةٌ - (الخطیب عن ابن مسعود)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چاہیے کہ خاموش رہے  
کیونکہ امام کی قراۃ مقتدی کی ہی قراۃ ہے اور اس کی نماز اس کی نماز ہے۔ یعنی  
اگر امام کی نماز صحیح ہے تو مقتدی کی بھی صحیح اگر امام کی غلط تو مقتدی کی بھی غلط ہے۔

۲۷۔ کنز العمال ۱۳۲ { لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ بَرَقَ فِي الْقِرَاءَةِ  
عن الشعبي

شبی سے روایت ہے کہ امام کے پیچھے قرآن نہیں پڑھنا۔

۲۸۔ کنز العمال ۱۳۲ { ابن ابی شیبہ عن جابر (

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام موجود ہو تو امام کی قراءۃ مقتدی کے لئے کافی ہے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ فاتحہ

خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر

۲۹۔ موطا امام محمد ۷۹ { قَالَ مُحَمَّدٌ اخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْغَزَّالِيُّ اخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

قَالَ لَبِثْتُ فِي قَوْمٍ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجْرًا۔  
بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر شخص امام کے پیچھے قرآن پڑھتا ہے۔ شاید اس کے منہ میں پتھر پڑے۔

۳۰۔ موطا امام محمد ۷۹ { قَالَ مُحَمَّدٌ اخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ

نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَفَّ خَلْفَ الْإِمَامِ كَفَتْهُ قِرَاءَتُهُ

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے۔ فرمایا جس شخص نے ام کے پیچھے نماز پڑھی  
ام کی قراۃ مقتدی کر کافی ہے۔

**فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ**

۳۱۔ موطا امام محمد ۹۷ { أخبرنا داؤد بن قیس الصفاء المدنی اخبرني  
أبعض ولد سعد بن أبي وقاص أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ  
أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ  
فِي بَيْتِهِ جَنَّةٌ }۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جو شخص ام کے  
پیچھے پڑھتا ہے اس کے منہ میں آگ ہو۔

۳۲۔ موطا امام محمد ۹۷ { قال محمد اخبرنا داؤد سعد بن قيس  
ثنا عمرو بن محمد بن زيد عن موسى بن  
سعد بن زيد ابن ثابت يحمد شة عن جده أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ  
خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَوةَ لَهُ }۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جس شخص نے ام کے  
پیچھے قراۃ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں۔

**حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا،**

۳۳۔ ترمذی شریف ۱/۲۸۶ { حدثنا اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك

عن ابی نعیم وھب بن کیسان اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ  
مَنْ صَلَّى رَكَعَتَهُ لَعْنُ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ  
يَكُونَ قَدْ أَدَّى الْإِمَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے ایک رکعت  
پڑھی۔ اس میں ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی مگر  
اہم کے پیچھے ہر یعنی اہم کے پیچھے نہیں پڑھی۔

۳۴۔ موطا امام مالک ۲۸ { مالک عن ابی نعیم وھب بن کیسان اَنَّهُ  
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكَعَتَهُ

لَعْنُ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ أَدَّى الْإِمَامَ۔  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے  
ایک رکعت پڑھی اس میں ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے  
نماز ہی نہیں پڑھی مگر اہم کے پیچھے یعنی اہم کے پیچھے نہیں پڑھی جاوے گی،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۳۵۔ موطا امام مالک ۲۹ { مالک عن نافع أَن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ  
إِذَا سَلَّ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ

قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدٌ كَرَّ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ  
وَإِذَا صَلَّى وَخَلَا فَلْيَقْرَأْ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا  
يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب بھی سوال کیا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھا جائے یا نہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی تمہارا امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو امام کی قراۃ کافی ہے اور جب ایک نماز پڑھے تو الحمد پڑھنی چاہیے۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ امام کے پیچھے الحمد نہیں پڑھا کرتے تھے

حدیث ابن وہب ان مالکاً حدثہ عن نافع  
 ۳۶۔ طحاوی شریف ۱۲۹ { ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سئل قل  
 یقۃً اُحَدِّثُ خَلْفَ الْإِمَامِ یَقُولُ إِذَا صَلَّی أَحَدٌ کُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ  
 فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ دَکَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَا یَقُومُ مَخْلُفَ الْإِمَامِ  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب بھی سوال کیا گیا کہ امام کے پیچھے کوئی پڑھے  
 فراتے تھے جب تم سے کوئی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراۃ مقتدی کو  
 کافی ہے۔

حدیث ابن مہرزوق قال ثنا وہب قال ثنا  
 ۳۷۔ طحاوی شریف ۱۲۹ { شعبة عن عبد اللہ بن عمر قال یكفیک  
 قِرَاءَةُ الْإِمَامِ فَهَوَّءٌ لَا جَمَاعَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجْعَدُوا عَلَيَّ شَوْكَ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ  
 الْإِمَامِ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا انہوں نے امام کا قرآن  
 پڑھنا ترے لئے کافی ہے پھر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جماعت



نے اجاع کی ہے۔ ام کے پیچھے قرآن پڑھنا ترک کرنے پر۔

۲۸۔ انس الکبریٰ البیہقی ۱/۲۰۰ { واخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ ابنا ابو محمد بن حیان ثنا ابراہیم بن

محمد بن الحسن ثنا ابو عامر موسیٰ ابن عامر ثنا الولید یعنی ابن مسلمان خبر فی مالک وابن جریر عن نافع عن ابن عمر اَنَّه کانت یقول من ادناک الامام را کنا نکرک قبل ان ینزع الامام را سہ فقد ادناک تلک النکۃ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت آپ فرماتے تھے جس شخص نے ام کو رکوع کی حالت میں پایا تو رکوع بھی کیا پلے اس کے ام نے اپنے سر کو اٹھایا تو ضرور اس نے رکعت کو پایا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامم نہ ٹپھنے پر تھا

۲۹۔ طحاوی شریف ۱/۱۶۹ { حدثنا ابو بکر قال ثنا ابو حادہ قال ثنا حدیج بن معاویہ عن ابی اسحق عن علقمہ

عن ابن مسعود قال کنت الذی یقرأ خلف الامام مبلو فثوبه شرا با۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جو شخص ام کے پیچھے پڑھتا ہے شاید اس کے مز میں مٹی بھر جائے۔

۴۰۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { عن ابي وائل قال جاء رجل الى ابن مسعود  
فقال انشأ خلف الامام قال انصت  
موطأ امام محمد ۷۸ { للقرآن فان في الصلوة شعلا وسكينا

ذالك الامام رواه الطبرانی في الكبير والادسط ورجالہ موثق  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا تو اس نے  
کہا امم کے پیچھے میں پڑھوں آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے کے وقت خاموش  
رہو تو بیشک نماز میں مشغول ہو اور یہ امم تجھے کنایت کرے گا۔

۴۱۔ سنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۰۶ { اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحق المزنی انباء  
احمد بن سلمان الفقیہ انباء الحسن بن

مکرم ثنا علی بن عاصم ثنا خالد الخداع عن علی بن لاقصم عن ابی  
الاحوص عن عبد اللہ یعنی ابن مسعود قال من تعید رکع الایام  
راکعا تعید رکع ثلاث الشکعة۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جس شخص نے  
امم کو رکوع کی حالت میں نہیں پایا۔ اس نے اس رکعت کو نہیں پایا۔

۴۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { وعن عبد اللہ بن مسعود انه قال يا  
فلان لا تقراء خلف الامام الا ان يكون

امامًا لا يقراء رواه الطبرانی في الكبير ورجالہ ثقات۔  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے فلاں  
امم کے پیچھے قرآن نہ پڑھ۔ مگر یہ کہ امم ہو پڑھا نہیں جاتا۔

## حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ

۴۲۔ سنن الدارقطنی ۱۲۶ { حدیثنا سید بن الہیثم القاضی ثنا محمد بن اسماعیل الاحمسی ثنا وکیع عن علی بن

صالح عن ابن الاصبغانی عن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی عن ابیہ  
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ  
الْفِطْرَةَ ۔

فرمایا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے جس شخص نے ام کہیچہ قرآن پڑھا تو اس نے  
نظر کے خلاف کیا۔

۴۳۔ سنن الدارقطنی ۱۲۶ { حدیثنا محمد بن مخلد ثنا القاضی ابو النضر ثنا  
شعبہ عن ابن ابی لیلی اخبونی رجل انه سمع باباؤ  
يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يُكْفِلُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی المرتضیٰ  
رضی اللہ عنہ ام کا قرآن پڑھنا تیرے لئے کافی ہے۔

۴۴۔ سنن الدارقطنی ۱۲۶ { حدیثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا احمد بن یحییٰ  
بن المنذر عن اہل کتاب ابیہ ثنا ابی شامہ

قَبِيصُ بْنُ عَمَارٍ الدَّهْجِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی

اللہ عنہ نے جس شخص نے ام کے پیچھے قرآن پڑھا تو اس نے ضرور فطرۃ کے خلاف کیا۔

۴۶۔ منن الارقطنی ۱۲۶ { حدیثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا محمد بن الفضل بن سلمۃ ثنا احمد بن یونس ثنا عمر بن عبد الغفار

و ابو شہاب و الحسن بن صالح عن ابن ابی لیلی عن عبد الرحمن ابن لاصبحانی عن المختار بن عبد اللہ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِنَّمَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مَنْ لَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

بے شک حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اور کوئی بات نہیں ام کے پیچھے وہ شخص پڑھتا ہے جو فطرۃ انسانی پر نہیں۔

۴۷۔ طحاوی شریف ۱۲۹ { حدیثنا فہد قال ثنا ابو نعیم قال سمعت محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی و مر علی

دار ابن الاصبغانی قال حدیثی صاحب هذه الدار وكان قد قرأ علی ابی عبد الرحمن عن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی قال قال علی رضی اللہ عنہ من قرأ خلف الإمام فليس علی الفطرة۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو شخص ام کے پیچھے قرآن پڑھتا ہے تو وہ فطرۃ انسانی پر نہیں۔

سوال۔ مولوی صاحب حدیث صحیح ہے لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحہ الکتاب نہیں نماز اس شخص کی جس نے فاتحہ الکتاب یعنی الحمد شریف نہیں پڑھا۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں بلکہ عموم ہے اکیلا بھی یا ام بغیر فاتحہ کے نماز ہی نہیں ہوتی۔ تم اپنی نمازوں کو فاتحہ چھوڑ کر کیوں نازیباں کرتے ہو۔

## لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الكتاب کاجواب

”محمد عمر“ جناب آپ بیچارے علم عربی سے ناواقف ہیں۔ اکیلے کا حکم علیحدہ ہوتا ہے اور جماعت کا حکم اکیلے کا نہیں رہتا بلکہ احکام جماعت الگ ہیں لاصلوۃ لمن اس میں من و واحد کے ٹٹے ہے۔ نہیں نماز اُس اکیلے شخص کی جس نے فاتحہ نہیں پڑھی۔ حکم واحد کا تم چپاں کر و جماعت پر تو یہ خلاف قاعدہ ہے واحد اور جماعت کے لئے حکم یکساں تب ہونا کہ حکم بصیغہ جمع ہوتا تو محرم واحد ہر یا جماعت میں۔ جب برے پیالے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم واحد کا فرمایا تو واحد میں عزم ہو گا نہ بحالت جماعت۔

سوال: یہ تاویل تمہاری ہے یا پہلے بھی کسی نے اس کو بیان فرمایا ہے۔

”محمد عمر“ جناب مرن تاویل نہیں بلکہ حقیقت ہے جو عربی قاعدے کے ساتھ بیان کی گئی ہے اگر تم چاہتے ہو کہ متقدمین سے یہ مطلب حدیث ثابت ہو تو سن رفیعہ مختصر انونے کے طور پر ایک حدیث پیش کرنا ہے۔

۴۸۔ ترمذی شریف ۴۲ { واما احمد بن حنبل فقال معنی قول النبی  
صلى الله عليه وسلم لاصلوۃ لمن لم یقرأ  
بفاتحۃ الكتاب اذا كان وحده واخبرني محمد بن جابر بن عبد الله  
حيث قال من صلى ركعتي لم يقرأ بينهما يا ه التمام فسلم  
يصل الا ان يكون ذاء الإمام قال احمد كذا رجل من  
أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم تاذل قول النبي صلى الله  
عليه وسلم لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الكتاب ان هذا اذا

كَانَ وَحْدَهُ.

اور لیکن اہم احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لاصَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ کے معنی فرماتے ہیں کہ فاتحہ کے بغیر اس شخص کی نماز نہیں جو اکیلا ہو۔ اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے دلیل افاد فرمائی ہے کہ جس شخص نے ایک رکعت پڑھی جس میں اُمّ القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر جب اہم کے پیچھے ہو (تو ہو جاتی ہے) احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ یہ آدمی جابر بن عبد اللہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا اس نے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لاصَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ کی تاویل کی ہے کہ واقعی بغیر الحمد شریف کے نماز نہیں ہوتی جب اکیلا ہو۔

کیوں جناب! اب تو امید ہے کہ تسنی ہو گئی ہو گی۔

۱۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رکوع میں ملنے  
ہیں تو ان کی نماز بغیر فاتحہ پڑھے درست ہو گئی جو دلیل اسے واضح ہے حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کے زمانے کا عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔

(۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں بھی صحابہ کرام رکوع میں شامل ہو کر بغیر سورہ فاتحہ نماز ادا کرتے رہے یہ ہے مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کا عمل جو دلیل ۳۹ اور ۴۱ سے واضح ہے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مطلقاً قرآنی

کریم پڑھنے سے منع فرماتے رہے سورۃ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورۃ فاتحہ قرآن کریم ہے۔ بلکہ تمدنی نام ہو کر منع فرماتے رہے۔ اور پڑھنے والا بھی سارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک ہی ہوتا تھا جس کو منع فرما دیا گیا اور اس کے متعلق کئی احادیث مرفوعہ ہیں۔ تو مقتدیوں کو اپنی اقتدائیں مطلقاً قرآن پڑھنے سے ناراض ہو کر منع فرمایا یہ قرآن کریم کی ہر سورت کو پڑھنے سے روکتا ہے۔ اب تم فاتحہ پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث بنو تو یہی یہ تمہیں طاقت ہے ہم تو امام کی اقتدائیں قرآن سننے والوں سے ہیں کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مطلوب ہے۔

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے احباب کو نماز باجماعت کی ترتیب و اصول اللہ اکبر سے سجدے تک بیان فرمائے۔ جوام کی اقتدائیں مقتدی کو قرآن پڑھنے کے وقت میں ظاہر رہنے اور سننے کا حکم صادر فرمایا جس کے متعلق بے شمار صحیح حدیثیں مذکور ہر جگہ ہیں امام اور مقتدی کے مابین ضروریہ میں کوئی ایک حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی نہیں جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ امام قرآن پڑھنے لگے تو تم بھی ساتھ ساتھ پڑھنے جاؤ۔ اگر ایسی حدیث کوئی شخص دکھائے تو جائز انعام جو چاہے حاصل کرے۔

(۵) مقتدی کے لئے امام کی اقتدا واجب فرمائی اور اقتدائیں غارٹی کو اختیار فرمایا اور اقتدا میں قرآن پڑھنے کو غلات اقتدا کا اعلان فرما دیا۔

(۶) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے امام کچھ قرآن پڑھنے والے کے متعلق کوئی کہتا ہے مٹی بھری جائے گی۔ کوئی صحابی فتویٰ دیتا ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی کوئی صحابی حکم صادر فرماتا ہے کہ امام کی اقتدائیں پڑھنے والوں کے منہ میں آگ لانا پسند کرتا ہوں معزا اللہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ امام کی اقتدائیں پڑھنے والوں کے منہ میں پتھر بھر

کا ہے۔ حضرت باب العلم کا فتویٰ کہ امام کے پیچھے پڑھنے والا فطرۃ انسانی کے خلاف کرتا ہے۔ جو قرآن نہیں سنا۔

(۷) رب العزت کا فتویٰ کہ قرآن کریم پڑھا جائے تو قرآن سنا اور خاموش رہنا فرض ہے  
(۸) قرآن کریم پڑھنے کی اقتداء لا تحریک بے لسانیت سے فراموشی اور اقتداء میں پڑھنے والے کو مخالف قرآن ثابت کر دیا۔

اب فیصلہ ان تمام پیش کردہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہ ایمان پر ہے۔

سوال سروری صاحب فاتحہ خلعت الامام کا مسئلہ بفضلہ خوب سمجھ میں آگیا اور انشاء اللہ آئندہ ام کی اقتداء میں زمیں فاتحہ یعنی الحمد پڑھنے کی کبھی جرأت نہیں کر ملے گا۔ کیونکہ امام کی قرائت مقتدی کو کافی ثابت ہو گئی بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا کہ امام کی اقتداء میں الحمد پڑھنا اقتداء کے خلاف ہے لیکن اس مقام پر ایک اور شک ہے جو مجھے متزلزل کرتا ہے۔ سبابتہ جتنے بھی بزرگان دین تھے سب سے سنا رہا ہوں۔ کہ ضاد کو صحیح پڑھتے تھے کئے شریف اور مدینے شریف میں بھی ایسے ہی پڑھتے دیکھا لیکن آج کل بعض ایشیائی علاقے میں سہارے ہاں ضاد کو مثلاً با الظار پڑھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ضاد کو ظار پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کے متعلق بھی تحقیق فرمائی تاکہ شک مٹ رہ جائے۔

”محمد مگر“: شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ضاد کو ظار پڑھنے سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے اور اگر عمداً پڑھے تو نوبت کفر تک پہنچ جاتی ہے ملاحظہ ہو۔



## مسئلہ ضاد کو ظار پڑھنا شرعی جرم ہے

۱۔ کتاب الاذکار (۲۳) عَلٰی اَرْحَمِ الْوَحْمٰیۃِ لِاَنَّ لَیْجُزَّ عَنِ الصَّادِ بَعْدَ السَّعَلِمْ فِیْعُدِّمًا۔

اور اگر نماز پڑھنے والے نے وَلَا الصَّالِیۡنَ کو ظا سے پڑھا تو اس کی نماز باطل ہو جائیگی۔ دونوں وجہوں کے راجع ہونے کی بنا پر مگر کیے کے بعد ضاد سے اگر عاجز ہو تو معذور ہے۔

ثابت ہو کہ محدثین کے نزدیک بھی وَلَا الصَّالِیۡنَ کو ظا سے پڑھنے والے کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یعنی نمازیں وَلَا الصَّالِیۡنَ پڑھنے والے کا نماز پڑھنا یا نماز کو ترک کرنا یکساں ہے گویا کہ وَلَا الصَّالِیۡنَ پڑھنے والے نے نماز پڑھی ہی نہیں۔

اب اہل حدیث کے دعوے رکھنے والے اگر ضاد کو ظار پڑھیں تو وہ جماعت محدثین کے نزدیک بے نماز ہیں ان کی نماز صحیح نہیں اور جہاں ضاد کی بجائے ظا پڑھتے ہیں وہ نام تقویٰ کی نمازیں باطل کرتے ہیں نہ مقتدیوں کی نماز درست اور نہ ہی اہم کی اب تہا رہی مرضی۔

۲۔ شرح فقہ اکبر { وَفِی الْمَجْطِیۡ سَلِّ الْاِمَامُ الْفَضْلِیۡ عَنْ یَقْرَءُ الصَّادَ الْمَجْمَعَةَ مَكَانَ الصَّادِ الْمَجْمَعَةِ اَوْ یَقْرَءُ اصْحَبَ الْجَنَّةِ مَكَانَ اصْحَابِ النَّارِ اَوْ عَلٰی

الْعٰکِسِ فَقَالَ لَا یَجُزُّ نَمَ اَمَامَتُهُ وَکُوْنُ تَعَمُّدَ یُکْفَرُ قُلْتُ اَمَّا

کُوْنُ تَعَمُّدَ کَفَرًا مَلَکًا مَلَامَ فِیْہِ ۔

کتاب محیط میں مذکور ہے کہ امام فضلی رحمۃ اللہ علیہ سوال کئے گئے ایسے شخص کے متعلق جو ضاد کی بجائے ظاہر پڑھتا ہے یا اصحاب الجنتہ کی جگہ اصحاب النار پڑھے یا اصحاب النار کی بجائے اصحاب الجنتہ پڑھے تو امام فضلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسے شخص کی امامت جائز نہیں اور اگر عمداً ضاد کی بجائے ظاہر پڑھتا ہے۔ یا اصحاب الجنتہ کی بجائے اصحاب النار پڑھتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔  
 ملاحظہ تباری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر عمداً پڑھے تو کافر ہو جاتا ہے اس میں کسی کو بھی اعتراض نہیں۔

۳۔ فتاویٰ قاضی خان { دَنُو قَسَاءَ إِلَّا مَا أَظْطَرُّرْتُمْ بِاِظْطَارِّ تَفْسِدُ صَلَواتُہُ } اور اگر إِلَّا مَا أَظْطَرُّرْتُمْ کی بجائے إِلَّا مَا أَظْطَرُّرْتُمْ سے پڑھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائیگی۔

۴۔ فتویٰ قاضی خان { دَنُو قَسَاءَ وَالْعِدَّتِ طَبَحًا بِاِظْطَارِّ تَفْسِدُ صَلَواتُہُ } اور اگر وَالْعِدَّتِ طَبَحًا کی بجائے طَبَحًا سے پڑھا نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

۵۔ کبیری ۴۴۹ { دَنُو قَسَاءَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ بِاِظْطَارِّ تَفْسِدُ صَلَواتُہُ } اور اسی طرح اگر غیر المغضوب کی بجائے غیر المغضوب ظاہر یا نال سے پڑھے تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

۸۔ فتویٰ قاضی خان { دَنُو قَسَاءَ (۹) کبیری ۴۴۹ } دَنُو قَسَاءَ وَالْعِدَّتِ طَبَحًا

هَضِيمٌ قَرَأَ بِالنَّظَاءِ أَوْ بِالنَّذَالِ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ اَوْ اِلَّا الْخَلَّ  
 طَلَعَهَا هَضِيمٌ كَوَظَارٍ يَنْزَالُ مِنْهُ نَارٌ فَتُفْسِدُ صَلَاتُهُ اَوْ اِلَّا الْخَلَّ

فتویٰ قاضی خان } وَلَسَوْتُ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ كَرَاءَ فَتَرْضَىٰ  
 ۱۱۔ کبیری ۲۴۹ } بِالنَّظَاءِ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ اَوْ اِلَّا الْخَلَّ  
 اَوْ اِلَّا الْخَلَّ } يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ كَرَاءَ فَتَرْضَىٰ ظَارٌ  
 پڑھے تو اس کی نماز ناسد ہو جائے گی۔

۱۲۔ فتویٰ قاضی خان } اَلَمْ يُجْعَلْ كَيْدُهُمْ فِي تَضْلِيلٍ قَرَأَ بِالنَّذَالِ  
 ۱۳۔ کبیری ۲۴۹ } اِنْ تَذَلَّلْ لَيْلٍ لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ وَ لَوْ قَرَأَ  
 بِالنَّظَاءِ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ اَوْ اِلَّا الْخَلَّ فِي تَضْلِيلٍ كَوَظَارٍ يَنْزَالُ مِنْهُ نَارٌ فَتُفْسِدُ صَلَاتُهُ اَوْ اِلَّا الْخَلَّ  
 تو نماز ناسد نہ ہوگی۔ اور اگر ظار سے پڑھے تو اس کی نماز ناسد ہو جائے گی۔

۱۴۔ فتویٰ قاضی خان } اَلَمْ يُجْعَلْ كَيْدُهُمْ فِي تَضْلِيلٍ قَرَأَ بِالنَّظَاءِ  
 ۱۵۔ کبیری ۲۴۹ } اَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ تَحْمِلُ كَيْدَهُمْ  
 فِي تَضْلِيلٍ ظَارٌ سے پڑھے بعض نے کہا کہ نماز صحیح نہ ہوگی۔

۱۶۔ فتویٰ قاضی خان } اَلَّذِي قَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَرَأَ  
 کبیری ۲۵۰ } بِالنَّظَاءِ فَزُطَ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ اَلَّذِي  
 قَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ كَوَظَارٍ يَنْزَالُ مِنْهُ نَارٌ فَتُفْسِدُ صَلَاتُهُ اَوْ اِلَّا الْخَلَّ  
 جائے گی۔

۱۷۔ فتویٰ قاضی خان } اَلَّذِي قَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَرَأَ  
 ۱۸۔ کبیری ۲۵۰ } فَزُطَ اَوْ اِلَّا الْخَلَّ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِِنَّ الْخُصَّ ظَارَ سَ پڑھے فَكَظَ يَ ا ذال سَ پڑھے اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۹۔ فتویٰ عالمگیری ۱/۱۰۱ قَالَ الْقَاضِي الْأَمَامُ أَبُو الْحُسَيْنِ وَالْقَاضِي

۲۰۔ فتویٰ بزاز ۱/۱۲۴ | الْأَمَامُ أَبُو عَاصِمٍ إِنَّ تَعَمُّدَ فَسَدَتْ قَاضِي اہم ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی اہم ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر عمدًا ضاد کو ظار پڑھے نماز فاسد ہو جائیگی۔

مذکورہ بالا ائمہ فقہار کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ ضاد کو ظار پڑھنے سے نماز فاسد

ہو جاتی ہے اور یہ تمام فقہار کا اتفاق مسئلہ ہے اور بعض نے کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے۔

اے حقیقت کے دعویٰ رکھنے والے ضاد کو ظار پڑھ کر کیوں مسلمانوں کی نمازیں ضائع کرتے

ہو اور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجرم اور تارک نماز بنانے ہو مسلمان بیچارہ امتہا کی اقتنائیں نماز ادا بھی کرتا ہے پھر بھی نماز ادا نہیں بلکہ خدائی مجرم لکھا جاتا ہے لیکن تم صرف مذہبی ضد کی بنا پر ضاد کو ظار پڑھ کر قرآن کو اٹھا پڑھ رہے ہو الفاظ میں تغیر و تبدل نہیں کر سکتے تو معافی میں ہی تغیر پیدا کر کے مسلمانوں کو مجرم بنا رہے ہو۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ہمارا کام کہہ دینا ہے یا رو

تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

۲۱۔ غنیۃ المستعلی  
تلمبسی ۴۴۸  
وَإِذَا اقْتَرَأَ مَكَانَ الذَّالِ الْمُجْمَعَةِ بِالْظَّاهِ  
الْمُجْمَعَةِ وَقَرَأَ الظَّاهِ الْمُجْمَعَةَ مَكَانَ الضَّادِ  
الْمُجْمَعَةِ أَوْ عَلَى الْقَلْبِ مِثَالُ الْأَوَّلِ إِنَّمَا  
لَوْ قَرَأَ دَنَظَّ الْأَعْيُنُ مَكَانُ شَلَّذَ وَمَا ظَرَّءَ مَكَانُ ذَرَّءَ

مَثَلُ الشَّافِي الْمَغْضُوبِ مَكَانَ الْمَغْضُوبِ وَمِثَالُ الثَّالِثِ طِعْفُ  
 الْحَيَّةِ مَكَانَ ضِعْفِ الْحَيَّةِ فَتُفْسِدُ صُلَاتُهُ وَعَلَيْهِ أَمْرٌ عَلَى  
 الْقَوْلِ بِالنَّفْسِ الْكُفْرِ الْأَمَّةِ لِلتَّخْيِيرِ الْفَاحِشِ الْبَعِيدِ -  
 اور جب کسی نے ذال کی بجائے ظالم پڑھا اور ظالم کی بجائے ضال پڑھا مثال  
 اول اگر تَلَذُّ الْأَعْيُنِ کی بجائے تَلَطُّ الْأَعْيُنِ پڑھا اور ذِذُّ اُ کی  
 بجائے ظِرُّ پڑھا اور دوسری مثال مغضوب کی بجائے مغضوب پڑھا اور  
 تیسری مثال ضِعْفِ الْحَيَّةِ کی بجائے طِعْفِ الْحَيَّةِ پڑھے تو اس کی  
 نماز فاسد ہو جائے گی اور اس سے نماز فاسد ہونے کا فتویٰ اکثر ائمہ کا ہے کیونکہ اس  
 سے بہت معنی متغیر ہو جاتے ہیں۔

## آہستہ آہستہ کے دلائل قرآنیہ

### نخست خداوندی کا ثواب

مَلِكٌ ۙ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ  
 وَّ اَجْرٌ كَبِيرٌ -

بے شک وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہے

خداوند کریم سینے کے رازوں سے واقف ہے

ملک ۲۹ { ذَا سِرٍّ ذَا قَوْلٍ لَّكُمْ اَدَا جَهَنَّمَ اَبِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اسد اپنی بات کو آہستہ کہو یا زور سے بے شک وہ سینے کے رازوں کو بڑا جاننے والا ہے۔

اسی آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم سری و جہری دونوں کو سننے والا ہے۔ لیکن ذَا سِرٍّ ذَا

قَوْلٍ لَّكُمْ سے آہستہ کہنے کو مقدم فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ رب کریم کو آہستہ اور ڈر لڑکھا جائے تو جلدی قبول فرماتا ہے۔ جیسا رب العزت کا ارشاد ہے۔

رب کریم کو عاجزی سے اور آہستہ پکارنے کا ارشاد خداوندی

الاعراف ۸ { اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِلِيْنَ -

اپنے رب کو عاجزی سے اور خفیہ پکارو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس آیت کریمہ سے چار قوانین ثابت ہوئے۔

۱، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا حکم۔

۲، دعا عاجزی سے مانگی جائے اور زور سے دعا مانگنے کی ممانعت ثابت ہوئی

۳، آہستہ اور پوشیدہ دعا مقبول ہوتی ہے۔ زور سے آمین کہنے والا نین دفعہ بھی زور سے

کچھ تو ناکام ہوئے گا۔

(۴۷) جو تضرع اور خنیہ کے خلاف دعا مانگے گا وہ جو عبادت سے تہاد ذکر کے اَلْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ کا منظر ہے اس لئے اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَبِّرِينَ کے تازن خداوندی سے مجرب خدا بننے کا مستحق نہیں اور جس سے رب کریم کو محبت نہ ہو اس کی دعا فرما دیتا ہے تو زور سے آمین کہنے والے کی دعا منظور نہیں ہو سکتی اور آہستہ کہنے والا جائز دعا سے کبھی خالی نہیں لوٹ سکتا۔ صبیحہ۔

مریم { ۱۱۶ } کہ فی بعض ذکروا رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدًا ذَكِيًّا  
اِذْ نَادَىٰ دُبُلًا خَفِيًّا

ذکر آپ کے رب کی رحمت کا۔ اس کے بندے ذکر کیا علیہ السلام پر۔  
جب پکارا اس نے اپنے رب کو پوشیدہ پکارنا۔ جب ذکر کیا علیہ السلام نے  
رب کریم کو پوشیدہ آہستہ دعا کی زورب العزت نے فوری منظوری کا اعلان فرما دیا۔ فرمایا  
يَا ذَكِيًّا اِنَّا نَبْشِرُكَ بِخَيْرٍ اِسْمُهُ يُعْنَى لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا۔  
اے ذکر کیا ہم تمہیں بخیر کی مبارک دیتے ہیں جس کا نام کبھی ہے اس سے پہلے ہم نے اس  
نام کا بنایا ہی نہیں۔

آہستہ اور عاجزی سے دعا مانگنا قرآن کریم سے ثابت ہو گیا اور آہستہ دعا مانگنا انبیاء  
علیہم السلام کی سنت ثابت ہوئی۔

## آہستہ آمین کا ذکر

ترمذی شریف { ۳۴ } وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَسْلَمَةَ

بن عقیل عن جرجانی الغبس عن علقمہ بن وائل عن امیہ ان  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرء غَیْثَ الْمُغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا  
لضَّالِّیْنَ فَقَالَ آمِیْنٌ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ -  
وائل بن جرجانی والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غَیْثِ  
الْمُغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا لَضَّالِّیْنَ پڑھا تو اس نے کہا آمین اور آپ  
نے آواز کو آہستہ کیا۔

بیہقی شریف ۲/۵۸ { ابن جعفر ثنا یونس بن حبيب ثنا ابو داود  
الطیاسی ثنا شعبۃ اخبرنی سلمۃ بن کھیل قال سمعت  
جرجا ابی الغبس قال سمعت علقمۃ بن وائل یحدث عن وائل  
وقد سمعته من وائل انه صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم فلما قرء غَیْثَ الْمُغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ قَالَ  
آمِیْنٌ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ -  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا تو جب آپ نے غیر المغضوب علیہم  
ولا الضالین پڑھا تو اس نے آہستہ آواز سے آمین کہی۔

ربیع وجمیں بغیر رفع یدین نماز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
(۱) بخاری شریف ۲/۵۸ بخاری شریف ۱/۵۸ (۳) ترمذی شریف ۱/۵۸  
(۴) ابوداؤد ۱/۵۸ (۵) احکام الاحکام ۳/۴ (۶) نسائی شریف ۱/۵۸



حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَهُ فَصَلَّى كَمَا  
صَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا وَقَالَ وَالَّذِي بَخَّكَ  
بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ عَزِيدُكَ -

فَعَلِمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاكْبَرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ  
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى  
تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ سَجُدْ حَتَّى  
تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَائِسًا وَافْعَلْ فِي صَلَاتِكَ  
كُلَّهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مبسمیں داخل ہوئے تو ایک اور آدمی بھی داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی۔ پھر  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام علیکم کہا تو آپ نے اس کا جواب دیا اور  
فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ مزدت نے نماز نہیں پڑھی تودہ لوٹا پھر اسی نے نماز  
پڑھی صیحا کہ اُس نے پڑھی پھر وہ آیا تو اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام  
علیکم عرض کیا تو آپ نے فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ مزدت نے نماز نہیں پڑھی تہی

دفہ ایسے ہی واقعہ ہوا اس شخص نے عرض کیا خدا کی قسم جس نے آپ کو حتیٰ کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس سے اچھی نماز میں نہیں ادا کر سکتا تو آپ مجھے سکھا دیجئے پھر آپ نے فرمایا جب تو نماز کی طرف کھڑا ہو تو اللہ اکبر کو پھر قرآن سے جو تجھے آسان ہو پڑھ پھر رکوع کرتی کہ تو رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جائے پھر اٹھ حتیٰ کہ تو برابر ہو جائے کھڑا ہونے والا پھر سجدہ کرتی کہ مطمئن ہو جائے تو سجدہ کرنے والا پھر اٹھ حتیٰ کہ مطمئن ہو جائے تو بیٹھنے والا اور اپنی تمام نماز میں ایسے ہی کر۔

## رفاعہ بن رافع سے یہی روایت ہے

۵۔ ابن ماجہ ۵، { حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبدہ بن سلیمان عن حارث بن ابی الرجال عن عمرہ قال قلت لآلِ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ سَمَى اللَّهُ وَيَسْمَعُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ مُتَقَبِّلَ الْقِبْلَةِ فَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَّ وَثْقَانِهِ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيَجِئُ بِعَصَدِيدِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُصَلِّئُ صَلَاتَهُ وَيَقُومُ قِيَامًا هُوَ الْكَوَلُ مِنْ قِيَامِكُمْ قَلِيلًا ثُمَّ يَجِدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ تَحْتَ الْقِبْلَةِ وَيَجِئُ بِعَصَدِيدِهِ مَا اسْتَطَاعَ فَيُمَارِئُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَيَخْلِسُ عَلَى قَدَمَيْهِ

الْبُیُوتِ وَ يُنْصَبُ الْمِیْمَنُ وَ یُکْمَلُ اَنْ یُسْقَطَ عَلٰی سِتْقَمِ الْاَیْسَرِ۔  
 عمرہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میں نے سوال کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو بسم اللہ پڑھ کر اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈالتے اور وضو کو پورا کرتے پھر تیلے کو منہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کرتے پھر رکوع کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دونوں بازوؤں کو صیغہ رکھتے پھر اپنے سر مبارک کو اٹھاتے نویدھا کہنے اپنی پشت مبارک کو صیغہ کھڑے ہو جاتے وہ تمہارے قیام سے کچھ لینا ہوتا تھا۔ پھر سجود کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو تلبس رکھتے اسطاعت کے موافق دونوں کہنوں کو پیلوں سے دوسرے جہیں نے دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو اپنے بائیں قدم پر بیٹھے اور دائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں جانب پر گرنے کو کبودہ سمجھتے۔

۱۱) اس حدیث شریف سے قصہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا کرنا ثابت ہو گیا۔

۲- رکوع و سجود میں علم رخ دیدی ثابت ہوا ہے۔

۳- صرف بائیں طرف گر کر بیٹھنا منع ہوا۔

(۸) نسائی شریف ۱۶۱ (۹) ابوداؤد ۱۶۱ (۱۰) نسائی شریف ۱۳۲

ابو خدیجہ بن مسعود حدیثنا خالد بن جندب حدیثنا مسجد بن قتادہ

عن یونس بن حبیرو عن حطان بن عبد اللہ اَنَّہ حدثہ اِنَّہ  
 سَمِعَ اَبَا مُوسٰی قَالَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ خَطَبَنَا وَتَبَّعَ لَنَا سَتْنًا  
 وَ عَلْنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ مَا قِيَمُوا اَصْفُو فَاَقْرَبُوا  
 لِيَوْمِ مَكْرُمٍ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَثُرَ الْاِمَامُ فَلْيَبْرُوا اِذَا اَقْرَبَ  
 غَيْرُ الْمُخَضُّوعِ عَلَيْهِمْ وَلَا اِلَّا لِتَالِيْنِ فَقُولُوا آمِينَ —  
 يُجِبُكُمْ اللّٰہُ وَاِذَا كَثُرَ رُكْعُ فَاَقْرَبُوا وَاِذَا كَثُرَ اَفَاتُ الْاِمَامِ سِرُّكُمْ قَبْلَكُمْ  
 وَ سِرُّكُمْ قَبْلَكُمْ قَالَ یٰ اَیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَتَلَّ بِتِلْکَ وَاِذَا  
 قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ مِنْ حَمِیدَہٗ فَقُولُوا - اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ نَسْمَعُ  
 اللّٰہُ لَکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ قَالَ عَلٰی یَسٰرٍ نَبِیُّہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سَمِعَ  
 اللّٰہُ مِنْ حَمِیدَہٗ فَاِذَا کَثُرَ وَ سَجَدَ فَلْيَبْرُوا وَاِذَا سَجَدَ وَاَفَاتُ الْاِمَامِ  
 یَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَ سِرُّكُمْ قَبْلَكُمْ قَالَ یٰ اَیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ  
 فَتَلَّ بِتِلْکَ ۛ

اس کے آگے ابوداؤد کے الفاظ ہیں - فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ

اَوَّلِي قَوْلِ اَحَدٍ كُمْ اَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ ۛ

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ  
 سنایا اور ہمارے لئے ہمارے سن کر بیان فرمایا اور ہماری نمازوں کا ہمیں طریقہ  
 سکھایا تو فرمایا جب تم نماز پڑھو تو اپنی مغفوں کو سیدھا کر پھر چاہیے کہ تمہارا ایک  
 تمہاری امامت کے لئے توجہ امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو امام غیاث المخلصین  
 عَلَیْہِمُ وَالْاِمَّا لَیْنِ کہے تو تم آمین کہو۔ تمہاری دعا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

لگا۔ اور جب اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پھر ضرور سلام  
تہا سے پہلے رکوع کرے اور تہا سے پہلے اُٹھے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کریم حکم اسی کے ساتھ ہے اور جب ام کہے سُبْحَانَ اللَّهِ بَيْنَ حَيْدَاهُ حَرَّمَ كَرَامَ كَرَامَ اللَّهُمَّ  
رَبَّنَا لِلَّهِ الْحَمْدُ اللہ تہا سے کلام کو سنا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے میں یا جس شخص نے  
اس کی تعریف کی تو جب ام اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور سجدہ  
کرو تو بے شک ام تہا سے پہلے سجدہ کرے اور تہا سے پہلے اُٹھے پھر یہ عمل ام  
کے ساتھ ہی ہے۔ اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین احوادث ثابت ہوتے  
رکوع و سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین نہیں۔

(۱۲) ام کے لئے غَيْرِ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَآلِ الصَّالِحِينَ تک پڑھنا ہے اور  
مفتی کے لئے صرف آمین کہنا فاتحہ ام کی اقتدائیں پڑھنی جائز نہیں۔  
(۱۳) یہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند تعالیٰ کی زبانی ہے جو شخص رفع یدین  
عند رکوع سجدہ کرتا ہے یا ام کے پیچھے الحمد پڑھے تو وہ بھی منکر و کذاب مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم ہے۔

بذات خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا طریقہ بغیر فقیدین کے بیان کیا

(۱۱) مُسَلِّمٌ شَرِيفٌ ۱/۱ | حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي  
سَعِيدٍ عَنْ عَجِيدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لَنُحْيِي سَعِيدَ بْنَ  
أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدْخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ  
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ  
 لَمْ تُصَلِّ فَسَجَّ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ  
 حَتَّى تَفْعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ  
 بِالْحَقِّ مَا أَحَسَّ غَيْرُ هَذَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ  
 فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْضِ مَا تَسْتَرْعِلُ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ اسْكُ حَتَّى  
 تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ اسْكُ حَتَّى تَحْتَدِكَ فَإِنَّمَا تَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ  
 سَاحِدًا ثُمَّ ارْزُقْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَانِبًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ  
 كُلِّهَا -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً بنی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی پھر آیا  
 تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا فرمایا  
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رٹ جا پھر نماز پڑھ ضرور تو نے نماز نہیں پڑھی  
 تو لوٹا آدمی پھر اس نے نماز ادا کی جیسا کہ اس نے پہلے پڑھی تھی پھر حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جا پھر

نماز پڑھو بے شک تم نے نماز ادا نہیں کی حتیٰ کہ اس نے تین دنہ ایسے ہی کیا تو آدمی نے عرض کیا کہ حضور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق پر مبعوث فرمایا مجھے اس سے اچھی نماز کا علم نہیں آپ سکھا دیجئے آپ نے فرمایا جب رکوع ٹکڑا ہو نماز کی طرٹ نو اللہ اکبر کہہ پھر پڑھ جو تجھے قرآن سے آسان ہو پھر رکوع کر حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کر پھر سر کو اٹھا حتیٰ کہ زسیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کر پھر اٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے تو بیٹھ جائے پھر اپنی تمام نماز میں یہی کر۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں نہ رفع یدین عند الركوع ولا سجود اور نہ ہی

## جلسہ استراحت

۱۲۔ نسائی شریف ۱۵۸ { أخبرنا سويد بن نصر قال أخبرنا عبد الله بن المبارك عن يونس عن النهمي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة جيرة حين استخلفه فمروا أن على المدينة كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ثم يكبر حين يركع فإذا رافعه رأسه من الركعة قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم يكبر حين يهوي ساجداً ثم يكبر حين يقنم من الثنتين بعد التشهد يفعل حتى يقضي ما صلاشه فإذا قضى صلاته وسلم أقبل

عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَاللَّيْلِ لَنْصِي بِمِيدِهِ أَفِي لَا تُشْبِهَكُمْ  
صَلَاةَ بَرَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بے شک جب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مروان نے دینے کا خیفہ مقرر کیا اس وقت فرضی نماز کے لئے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا پھر اللہ اکبر کہا جب رکوع کیا۔ پھر جب رکوع سے اپنے سر کو اٹھایا سَمِعَ اللَّهُ بِمَا حَبَلُوا دَبَّأُوا ذَلِكَ الْحَمْدُ کہا پھر جب سجدے کو گئے تو اللہ اکبر کہا پھر جب دونوں سجدوں سے اُٹھے اللہ اکبر کہا۔ اہمیت کے بعد ایسا ہی کرتے حتیٰ کہ اپنی نماز کو اپنے پر اکر لیا اور سلام کہا مسجد والوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں نے یہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھائی ہے۔

۱۱۔ مسلم شریف ۱/۱۶۹ { حدیثنا محمد بن رافع قال نا عبد السزاق قال نا ابن جریج قال اخبرني ابن شهاب

عن ابی بکر بن عبد الرحمن انه سمع ابا هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة يكبر حين يقول ثم يكبر حين يسركم ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يرفع صلاته من الركوع ثم يقول وهو قائم ربنا ذلك الحمد ثم يكبر حين يلهي ساجدا ثم يكبر حين يركع رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يركع رأسه ثم يفعل مثلك ذلك في الصلوة كلها حتى يقضيها ويكبر حين



يَقُومُ مِنَ الْمَلَأَى بَعْدَ الْمَجْلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ هَاشِمَةَ ابْنِي لَا يَكْتُمُكُمْ  
صَلَاةٌ بِدَسْتِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز  
کے لئے کھڑے ہونے لگا تو اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر فرماتے جب رکوع کرتے اور جب  
وہ اپنی پشت مبارک کو رکوع سے اٹھاتے تو سمیع اللہ من حمدہ فرماتے اور کھڑے نہ  
کر ہی کہتے تھے لَكَ الْحَمْدُ فرماتے پھر جب سجدہ کرنے والے گرتے تو اللہ اکبر فرماتے  
پھر جب اپنے سر مبارک کو اٹھاتے اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر  
فرماتے جب اپنے سر مبارک کو اٹھاتے پھر اپنی پوری نماز میں ایسے ہی کرنے لگتی تھی کہ نماز  
پوری ہو جیتی اور جب دوسری رکعت کے التحیات کے جلسہ سے اٹھتے تو اللہ اکبر  
فرماتے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ اپنی نماز میں  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہہ پڑھی ہے۔ جلوس سے مراد جلسہ تشہید ہے جیسا کہ  
نسائی شریف ۱/۱۵۸ نمبر ۱۷ میں اور گزیدہ چکلا ہے۔

حدثنا يحيى بن موسى نا ابو معاوية نا خالد  
۱۴- ترمذی شریف ۱/۲۸ ابن اياس عن صالح مولى التوامة عن  
ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يَكْهَضُ فِي  
الصَّلَاةِ عَلَى صَدْرِهِ يَقْدَحُ فِيهِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ هَاشِمَةَ  
عَلَيْهِ اَنْعَلْ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَصِمُونَ اَنْ يَكْهَضَ الرَّجُلُ فِي  
الصَّلَاةِ عَلَى صَدْرِهِ قَدْ كُنَّا مِنْهُ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں

اپنے پاؤں کے سینے سے اٹھتے تھے۔ ابو عیسیٰ نے کہا اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ آدمی نماز میں قدموں کے پنجے کے بل اٹھتا ہے۔

۱۵۔ طحاوی شریف ۱۳۳ { حدیثنا ابو بکرۃ قال ثنا مقل قال ثنا سفیان  
قال شاذان بن ابی زید بن ابی زیاد عن ابن ابی فیل  
عن البراء بن عازب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا  
لَبَّیْلاً فُتِّحَ الصَّلَاةُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ ابْجَها مَاءَ قَرِيبَا  
مَنْ شَعْنَتِي أَوْ نِيَّهِ ثُمَّ لَا يَعْقِدُ۔

برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لئے جب اللہ اکبر فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ دونوں کانوں کی پٹیوں کے قریب آپ کے دونوں گوتے ہوتے پھر نماز میں رفع یدین نہ کرتے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل واضح ہیں۔

۱۱۔ کانوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو برابر کرنا۔

۱۲۔ صرف نماز شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہنا پھر تمام نماز میں رفع یدین نہ کرنا۔

۱۷۔ نسائی شریف ۱۹۱ { وکیع حدیثنا سفیان عن عاصم بن کلیب  
عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمہ عن عبد اللہ اَنَّهُ قَالَ  
اَلَا اُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً فِيْ اِحْدَاہَا۔

عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمہ عن عبد اللہ اَنَّهُ قَالَ  
اَلَا اُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً فِيْ اِحْدَاہَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا  
 کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھ کر دکھاؤں تو اس نے  
 نماز پڑھی سو اے ایک دفعہ کے اس نے رفع یدین نہیں کیا یعنی ہاتھ نہیں اٹھائے  
 اب بتائیے عبداللہ بن مسعود کی نماز بغیر رفع یدین ہوئی یا نہیں۔

۱۸۔ کنز العمال ۲۰۲ {۴} (مسند البیہاق عذاب) کَانَ الْيَتِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ  
 يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَزِيدُ نَعْمًا حَتَّى يَقْرَعَ -

دمسقف ابن ابی شیبہ، اب حنظلہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں بغیر تکبیر افتتاح  
 رفع یدین نہیں برابرین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے  
 فراغت تک ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۹۔ کنز العمال ۲۰۳ {۴} عَنِ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبَدَ اللَّهُ إِلَّا أَرِيكَرُ صَلَاةَ  
 الْيَتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِدْهُ  
 يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً (دمسقف ابن ابی شیبہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کیا نہ دکھاؤں  
 میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو سو اے ایک دفعہ کے اپنے  
 دونوں ہاتھ نہیں اٹھائے۔

۲۰۔ ابروداؤد شریف ۱۱۶ {۱} حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَيْبَةَ نَا  
 وَكِيمٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَالِمٍ يَعْنِي

ابن کلب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال  
عبدُ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ اَلَا اَصَلٰی بِكُمْ صَلَوةٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلِّ فَلَمْ يَزِدْ فَمَ يَدِيهِ اِلَّا هَمَزَةً -  
فرمایا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں فرمایا تو آپ نے نماز پڑھی تو سوائے ایک  
دفعہ (اقل) کے رُفْعِ یدین نہیں کیا۔

۲۱۔ ابو داؤد و شریف ۱۱۶ { حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ مَشْرُوفٌ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ ابِي لَيْلَى عَنْ اِبْرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ اِذَا قُتِلَتْ الصَّلَاةُ دَفَعَ يَدَيْهِ اِلَى قَرِيْبٍ مِّنْ اُذُنَيْهِ  
ثُمَّ لَا يَعُوْدُ -

برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے  
قریب کرتے پھر رُفْعِ یدین نہ کرتے۔ . . . . کانوں تک ہاتھ  
اٹھانا اور تکبیر افتتاح کے بغیر رُفْعِ یدین ثابت نہیں۔

۲۲۔ ابو داؤد و شریف ۱۱۶ { حدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ مَالِغَانِيٌّ قَا حَوَاتِنَا سَفِيَانُ بَاسْنَادٍ  
جَاهِلٍ اَقَالَ فَمَ دَفَعَ يَدَيْهِ فِي اَوَّلِيْ مَرَّةٍ وَقَالَ لِبَعْضِهِمْ مَّرَاةٌ دَلِيلٌ -  
سفیان نے اقبل اسناد سے روایت بیان کی ہے کہ باربر بن عازب رضی اللہ

عمر نے صرت پہلی دفعہ رفع یدین کیا یا ایک ہی دفعہ کیا۔

۲۳۔ نسائی شریف  $\frac{1}{158}$  { أخبرنا سید بن نصر حد ثنا عبد الله بن المبارك  
عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن  
بن الاسود عن علقمة عن عبد الله قال ألا أخبركم بصلوة  
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقام فركع بيده  
أول مرة ثم لم يجبد -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں راوی نے کہا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ نے صرت پہلی دفعہ یدین کیا پھر نہیں اٹھایا۔

۲۴۔ ترمذی شریف  $\frac{1}{35}$  { حدثنا هشاد بن واكيم عن سفیان عن  
عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود  
عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود ألا أصلي بكم صلو  
رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلى فلم يركع بيده إلا  
في أول مرة وفي الباب عن أنس بن عاذب قال أبو عبيد -

حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ یہ بقول غید و احد من اهل العلم  
من اصحاب البقی صلی اللہ علیہ وسلم و التابعین و هو قول  
سفیان و اهل السنن و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے فرمایا آپ نے کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتھانوں تو  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی نہ رفع یدین کئے آپ نے

مگر پہلی دفعہ یعنی سوائے تکبیر تحریم کے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رفع یدین نہیں کیا صرف پہلی بار ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بغیر رفع یدین عند الركوع والسجود ہو سکتی ہے اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کی بغیر رفع یدین عند الركوع والسجود ہو گئی تو ہماری نماز کیسے درست نہ ہوگی۔

۲۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۹ { ابو بکر قال ناوکیع عن ابن ابی یعلیٰ  
عن الحكم وعیسیٰ عن عبد الرحمن بن

ابی یعلیٰ عن البراء بن ابی عازب أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کَانَ إِذَا ارْتَمَعَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَدْنِي لَهَا خَائِضًا  
برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
جب نماز شروع فرماتے اپنے دو ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک  
نہ اٹھاتے۔

۲۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۹ { وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب  
عن عبد الرحمن بن الاسود عن

عقبة عن عبد الله قال الا اتریکم صلوٰۃ النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فکلم یدہ فکلم یدہ الا مرۃ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں تو آپ نے رفع یدین نہیں کیا سوائے ایک دفعہ کے۔

۲۷ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { وکیع عن ابی بکر بن عبد اللہ بن قطان النخعی  
عن عاصم بن کلیب عن ابیہ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ  
يُزِيدُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ -

عام اپنے باپ کیسے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر تمام نماز میں ارفع یدین نہ کرتے۔

۲۸ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { وکیع عن معمر عن ابی معشر عن ابرہیم  
عن عبد اللہ اَنَّهُ كَانَ يُزِيدُ يَدَيْهِ  
فِي اَوَّلِ مَا يَسْتَفْتِحُو ثُمَّ لَا يَزِيدُ نَعْمًا -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز شروع کرتے تو پہلی بار اپنے ہاتھ  
اٹھاتے پھر تمام نماز میں نہ اٹھاتے۔

۲۹ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { ابن مبارک عن اشعث عن الشبعی اَنَّهُ  
كَانَ يُزِيدُ يَدَيْهِ فِي اَوَّلِ التَّكْبِيَةِ  
ثُمَّ لَا يَزِيدُ نَعْمًا -

حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکیر تقریر کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

۳۰ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { ابیہ اھیم عن ابیہ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا كَبَّرَتْ  
فِي فَاتِحَةِ الصَّلَاةِ قَارَعَ يَدَيْكَ ثُمَّ لَا يَزِيدُ نَعْمًا - فيما بقي -

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ  
جب تو شروع نماز میں اللہ اکبر کہے تو رفع یدین کر پھر رفع یدین نہ کر۔

۴۱ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{1}{159}$  { دیکھ دابو اسامة من شعبة عن ابی اسحق  
 قَالَ كَانَ اصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ وَاصْحَابُ  
 عَلِيٍّ لَا يُدْفَعُونَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَالَ  
 دُكِيمٌ ثُمَّ لَا يُعَوَّدُونَ -

ابو اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
 کے معتقدین اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معتقدین شروع نماز  
 کے سوارفہ بدین نہ کرتے دیکھ نے کہا کہ پھر نہ لوٹاتے۔

۴۲ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{1}{140}$  { ابو بکر بن عیاش عن حصین عن مجاهد  
 قَالَ مَا دَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَزْفَعُ يَدَيْهِ  
 اِلَّا فِي اَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُوهُ -

مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما کو شروع نماز کے سوارفہ بدین کرتے نہیں دیکھا۔

۴۳ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{1}{140}$  { یحییٰ بن آدم عن حسن بن عیاش عن عبدالمک  
 بن الجبر عن الربیع بن عدی عن  
 اَبِيْ اِهْيَمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَزْفَعْ  
 يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ حَتَّى افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ  
 عَبْدُ الْمَلِكِ وَرَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ وَاَبِيْ اِهْيَمَ وَاَبَا مُخَلِّقٍ لَا يُدْفَعُونَ  
 اَيْدِيَهُمْ اِلَّا حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ -

حضرت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ



عز کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے نماز شروع فرمائی تو رفع یدین کیا پھر اپنی تمام نمازیں  
رفع یدین نہیں کئے عبداللہ نے کہا کہ میں نے طبعی اور ابراہیم اور ابوحنیفہ  
کو دیکھا وہ سوائے شروع نماز کے رفع یدین نہ کرتے۔

۳۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{1}{140}$  ابن فضیل عن عطاء عن سعید بن جبیر  
عن ابن عباس قال شُذِّبَ الْأَشِدِّيُّ

فِي سَبْعٍ مَوَاطِنَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِذَا رَخِيَ الْبَيْتُ وَعَلَى الْعَصَا  
فَالْمَرْدَّةِ وَفِي عِرْقَاتٍ وَفِي جَمْعٍ وَعِنْدَ الْجَمَارِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سات مقامات پر رفع یدین کیا  
جاتا ہے جب نماز کے لئے قیام کرے اور جب بیت اللہ کی زیارت کرے اور صفا  
پر اور عرفات میں اور جمع میں اور کلکیاں مارنے کے بعد۔

۳۵۔ مسند امام احمد بن حنبل  $\frac{1}{388}$  حدثنا عبد الله حدثني ابی ثناء وکیم ثنا سفیان عن  
عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود

عن علقمة قال قال ابن مسعود اَلَا أُصَلِّيْ لَكُمْ صَلَوةً رَسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلِّىْ فَلَمْ يَسِرْ فَمَرَّ يَدِيْهِ اِلَآ مَرَّةً  
حضرت علقمة نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاؤں حق تعالیٰ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ  
عز نے نماز پڑھی تو سوائے پہلی بار کے رفع یدین نہیں کیا۔

۳۶۔ مسند امام احمد بن حنبل  $\frac{1}{381}$  حدثنا عبد الله حدثني ابی ثناء وکیم عن سفیان  
عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود

عن علقمۃ قال قال عبد اللہ اُصَلِّ بِكُمْ صَلَوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَوَقَّعَ  
يَدَيْهِ فِي اَوَّلِ -

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں تو اس  
نے صرف پہلے بار ہی رفع یدین کیا۔

## تمام متقدمین کی نماز بغیر رفع یدین عند الركوع والسجود

۳۴- البرود اور ۱۱۱ | فلیجہ حدیثی عباس بن سہل قال اجتمع ابو حنید  
و ابو اسید و سہل بن سعد و محمد بن مسلمہ فذکر ان اُصَلَّوْا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَبُو حَنِیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلَاةِ  
رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرَ بَعْضُ هَذَا اَقَالَ ثُمَّ رَكَعَ  
فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِلُهُنَّ عَلَيْهِمَا وَوَشَرَّيْدَ بِهِ فَنَجَّاهُ  
فِي جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمَكَنَ اَلْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَكُفَّ يَدَيْهِ  
عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَلَكَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ رَاسَهُ حَتَّى رَجَعَتْ  
كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَّغَ - الخ

ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ تمام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی نماز کو زیادہ جانتا ہوں تو ذکر کیا۔ اس نے بعض اس کا پڑھا پھر اس نے رکوع

کیا تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس نے رکھے گریا کہ ان دونوں کو کپڑے والا  
ہے اور پھیلا کر رکھا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو پھر دور رکھا اپنے دونوں پہلوؤں  
سے اور کچھ بڑھا اس نے پھر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی کو ٹیکا اور اپنے دونوں  
پہلوؤں سے علیحدہ رکھا اور اپنے دونوں پنجوں کے کھنوں کو اپنے دونوں کندھوں کے  
مقابلوں میں رکھا پھر اپنے سر کو اٹھایا حتیٰ کہ ہر ٹہنی نے رجوع کیا اپنی جگہ میں حتیٰ کہ  
فارغ ہوا۔

اس حدیث سے عین مسائل ضروریہ ثابت ہوئے۔

۱۱) تمام تابعین کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ بغیر رفع یدین عند رکوع واجب نماز پڑھی جاتی

ہے۔

(۲) اور قمی سید یہ لفظ یدین کا استعمال کہنیوں کے پورے ذراع پر ہوا جس نے  
لمبیر افتتاح میں رفع یدین عند شتمتی الاذنین کی سنت کو ادا کرتے وقت یدین  
کا تھوڑی منبکین پر بھی عمل ہو جاتا ہے ثابت کر دیا۔

(۲) سجدہ کے وقت رفع یدین اور جلسہ استراحت تابعین کا معمول بھی نہیں تھا۔

نماز میں بار بار رفع یدین سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

۳۸۔ مسلم شریف ۱۸۱ | حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کبیر قالنا  
ابو معاذ عن الاعشى عن المہیب بن رافع

عن تميم بن طرخان عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول  
الله صلى الله عليه وسلم فقال ما لي اراكم رافعي ايديكم

كَأَنَّهُمَا أَذْنَابٌ خَلِيلٍ شَمْسٍ اسْتَكْنُوْا فِي الصَّلَاةِ - ۱۰

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نیکی تو آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم رفع یدین کرتے ہو جیسا کہ گھوڑے اپنی دُمیں بار بار ہلاتے ہیں نماز میں سکون کرو۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ نماز میں بار بار رفع یدین کرنے کو گھوڑوں کی دُمیں ہلانے سے تشبیہ دی اور پھر اس تشبیہ بقیع کے بعد نماز میں سکون کرنے کا ارشاد فرمایا۔

”سوال“ مولوی صاحب یہ سلام کرنے کا واقعہ ہے دیکھئے اس سے دوسری حدیث ہے

فَلَمَّا إِذَا اسْلَمْنَا قُلْنَا بَابِدْ يَنَّا اسْلَامُ عَلَيْنَا اسْلَامُ عَلَيْنَا فَنَظَرَا إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ تَشِيدُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَلِيلٍ شَمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيُتَلَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُؤْمِ بِسَلَامِهِ

تر اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو تم نے حدیث بیان کی وہی واقعہ امدادی بھی ہوگا۔

کا جابر بن سمرہ ہے۔

”جواب“، جناب آپ نے غلط سمجھا حدیثیں دو ہیں واقعات بھی دو ہیں گورادی ایک ہے ایک راوی اگر دو واقعات کی دو حدیثیں بیان کرے تو وہ دو حدیثیں اور دو واقعات ایک نہیں ہو جاتے سنئے صرف تشبیہ میں تمہیں مغالطہ ہوا ہے۔ ورنہ اگر آپ شروع حدیث سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ واقعات دو ہیں۔ جو فقیر نے حدیث سابق بیان کی ہے۔ واقعہ حدیث حضرت جابر بن سمرہ کا ہے وہ شروع فرماتے ہیں۔ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور دوسری حدیث جس کو تم ملانا چاہتے ہو اس حدیث کی ابتدا ہوتی ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْغِيرَا وَاقِدَ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَمِعَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## دونوں کے واقعات علیحدہ ہونے کے دلائل

ثابت ہوا کہ اخیر کی دو حدیثوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے وقت لوگ سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارے کرتے تھے۔

دلیل ۱: پہلی حدیث جو فقیر نے ذکر کی ہے اس میں واقعہ یوں ہے کہ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَتٍ كَاذِبِينَ بَلْ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَطَ هِيَ كَرِهَ نَازِطٌ رَهْ سَقَى اِدْرَ بَعْرَ حَضَرٍ تَشْرِيفَ لَائِي اِدْرَ دُوسَرِی حَدِیثِی مِی وَاوَدِ اِدْرَ سَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِی جَبْ هِمَّ بَنِی كَرِیْمِ صَلِی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو اسلام علیکم کے وقت اشارے کرتے اور غیر میں مع رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے۔

دلیل ۲: جو فقیر نے موم رفیقین کے متعلق حدیث بیان کی ہے اس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ مَا لِي اَنَا كُمْ رَايَ اَيُّكُمْ صَافَ رَفِيعٍ كَاذِبٍ۔ اور باقی دونوں حدیثوں میں سے ایک میں تَتَنَوَّنَ بِاَيِّكُمْ تَمَّ اِشَارَهُ كَرْتِی ہر اپنے ہاتھوں سے اور غیر حدیث میں مَا سَأَلَ كُمْ تَشِيرُونَ بِاَيِّكُمْ مَوْجُو ہے کیا ہے تمہارا شان کہ تم اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ سلام کے

وقت اشارہ کرتے تھے اور پہلے جو فقیر نے عرض کی اس میں صاف رفع یدین کے الفاظ موجود ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان دونوں حدیثوں کو پہلی حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔

دلیل (۳)، آخر میں ارشاد فرمایا اُسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ نمازیں سکون اختیار کرو اسلام علیکم کے وقت ہاتھ کے اشارہ کرنے سے اُسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صادر نہیں آتا کیونکہ وہ فی الصَّلٰوۃِ کا مصداق ہی نہیں۔

سوال ”تو پھر تکبیر انتحاج کے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں وہ بھی نہیں کرنے چاہئیں“ جواب ”وہ منع نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ بھی اسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ میں داخل نہیں ہاتھ اٹھا کر ہاتھ باندھ لیا تو فی الصَّلٰوۃِ کا مصداق بن کر اس اسکُنُوْا کا ماحور ہو سکتا ہے اور صرف ابتدا نمازیں ہاتھ اٹھانے کی کئی حدیثیں فقیر پہلے بیان کر چکا ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ بار بار رفع یدین کرنا نماز کے رکوع و سجود میں منع ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف کے رو سے روک دیا اور جو رفع یدین بار بار کرتا ہے وہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نَہَا اِذْ نَابَ خَیْلٍ شَمْسٍ کے مشابہ ہے اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کا بھی منکر ہے۔

سوال ”- مولوی صاحب دُزروں میں جو تم ایک دفعہ ہاتھ اٹھاتے ہو وہ بھی منع ہو نا چاہیے۔“

جواب ”- (۱) ایک تو وہ بار بار نہیں اس لئے کَا نَہَا اِذْ نَابَ خَیْلٍ شَمْسٍ خَیْلٍ کا مصداق نہیں ہو سکتا۔

(۲) اس کی تفسیر سورہ انبیاء میں انشاء اللہ العزیز بیان ہوگی

نسائی شریف میں رکوع و سجود کے وقت رفع یدین کرنے کی حدیثیں موجود ابتدا نمازیں رفع یدین نہ کرنے کی تم ایک حدیث دکھا دو۔

۳۹۔ ابوداؤد شریف ۱۵۰ { حدیثنا عبد اللہ بن محمد النخعی نا زہیر  
نا الا عمش عن المسیب بن رافع عن قسیم

الطائی عن جابر بن سمرۃ قال دخل عیننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم قال یا رسول اللہ انی اشد یسیر قال زہیر اراہ قال فی الصلۃ  
فقال ما لی اراہ کثر رافعی اشد یسیر کما کانتھا اذ ناب خلی شمس اسکنھا  
فی الصلۃ۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری  
طرف تشریف لائے اور لوگ رفع یدین کر رہے تھے کہا زہیر نے کہ میں آپ کو نماز  
میں ہی دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں نہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں  
جیسا کہ اماڑی گھوڑوں کی دھن ہلتی ہیں۔ نماز میں سکون سے رہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نماز میں

صرف ایک پہلی بار رفع یدین

۴۰۔ مجمع الزوائد ۱۲۸ { عن عبد اللہ یعنی ابن مسعود قال صلیت  
معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واغضبک وغمم فکرم یزفعوا اشد یسیرہم الا عند الابتاح  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی پس انہوں نے رفع یدین نہیں کیا  
مگر شروع نماز کے وقت یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر تمام نمازیں  
نہ اٹھاتے۔

۴۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۷۸ { اخبرنا ابو طاهر الفقیہ ابنا ابو حامد  
ابن بلال ابنا محمد بن اسمعیل الاصبی  
ثنا وکیع عن صفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمن الاسود  
عن علقمہ قال قال عبد اللہ یعنی ابن مسعود لا یصلین بکم صلوۃ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلت فکرم یدو فکرم یدو  
الامرات فاحداتہ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ضرور نماز پڑھاؤں گا میں نہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز علقمہ نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی تو آپ نے صرف ایک دفعہ ہی ہاتھ اٹھائے اس کے  
علاوہ رفع یدین نمازیں نہیں کیا۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

تمام عمر نماز میں رفع یدین نہیں کیا،

۴۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۷۹ { قال الشیخ ودعاہ محمد بن جابر عن  
حاجد بن ابی سیمان عن ابراہیم



عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال  
صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ  
يَذْنَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے سوائے نماز کے شروع کرنے کے رفع یدین  
نہیں کیا۔

## حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا تمام عمر کا عمل رفیعین کے متعلق

۴۲۔ اسنن الکبریٰ - طحاوی شریف { ودعی ابو بکر النخشل من  
عاصم بن کلیب عن ابیہ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا كَانَ يَزْنِعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ  
الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يَزْنِعُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نماز سے پہلے تکبیر کے سوائے  
کسی شے میں رفیعین نہیں کرتے تھے۔

## حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل رفیعین کے متعلق

۴۴۔ کنز العمال { عن الاسود قال رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
يَزْنِعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرِهِ ثُمَّ

لَا يَنْزِلُ (الطحاوی)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا پہلی بکیر میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں پیش کی گئیں جن سے یہ ثابت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ترتیب نماز قیام سے سجدہ تک فرمائی لیکن رفع یدین کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ مسلم شریف اور ابوداؤد شریف کی مذکورہ حدیثوں سے عیاں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں رفیعین کرنے والوں کو سختی سے منع فرمایا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل بھی ایسے ہی مذکور ہو چکا۔

اب فقیر ایک گزارش کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھائے جہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ترتیب ارشاد فرمائی ہو اور اس میں رفع یدین عند الركوع و سجود کا ارشاد بھی فرمایا ہو تو فقیر انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو بملغات

## یکصد روپیہ نقد انعام

پیش کرے گا اور رفع یدین عند الركوع و السجود کی تازنگی اشاعت عام کرے گا۔ ورنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی فرمودہ ترتیب نماز کو نہ چھوڑیے اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ پر عمل کر کے اپنی نماز کو رفع یدین عند الركوع و السجود ترک کر کے درست فرمائیے۔ یہ مدد یکم اللہ۔

# باب الفتوت

فتوت نازلہ رب کے کریم نے منع فرما دیا

۱۔ زبانی شریف ۱/۱۶۳ | اخبرنا محمد بن المثنیٰ حدثنا  
ابوداؤد حدثنا شعبہ عن قتادة

عن انس وهشام عن قتادة عن انس أن رسول الله  
صلى الله عليه وسلم قنت شكها قال شعبه لعن رجلا  
وقال هشام سيد عذو اعلیٰ احياء من احياء العرب لم تشركه  
بعده التركوع هذا فتول هشام ر قال شعبه عن قتادة  
عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قنت شكها يلعن  
دُعَاؤَهُ كَمَا اَنَّ دَاحِيَانَ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک مہینہ فتوت پڑھی شعبہ نے کہا کہ آپ نے کئی آدمیوں پر لعن کی  
اور هشام نے کہا کہ عرب کے قبیلوں سے چند قبیلوں پر آپ نے بدعافرمائی  
پھر آپ نے رکوع کے بعد فتوت کو ترک کر دیا۔ اور شعبہ نے کہا فتادہ سے

تمنا وہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک جہیزہ تہنیت پڑھی۔ رمل اور ذکر ان دجیاں پر لعنت کرتے تھے۔

۲۔ نسائی شریف { ۱۶۴ } أخبرنا اسحق بن ابراہیم أخبرنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن الزهري عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةٍ ابْتِغَاءً مِنَ التَّارِكَةِ الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنَا فَلَائِنَا رَفَعْنَا يَدَ عَوْا عَلَى أَنَابِيسٍ مِنَ الْمَنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنَّا وَجَلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ -

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناجات حضور نے صبح کی نماز میں آخری رکعت سے سر مبارک اٹھایا آپ نے فرمایا اے اللہ فلاں کو لعنت کر فلاں کو لعنت کر منافق لوگوں پر آپ بددعا فرماتے تھے تو اللہ عز وجل نے آیت نازل فرمائی۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ - حضور آپ کو منافقین کے کام میں بددعا نہیں فرمائی چاہئے اللہ تعالیٰ پہلے ہی تو رجوع فرمائے یا ان کو عذاب کرے بے شک وہ ظالم ہیں۔

۳۔ نسائی شریف { ۱۶۴ } أخبرنا اسحق بن ابراہیم أخبرنا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن

قَتَاةٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَتَتْ سَهْمًا أَيْدِ عُوَاكِي حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْحَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ.  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ایک مہینہ قزت پڑھی عرب کے قبائل سے ایک قبیلہ پر بددعا فرماتے  
 تھے پھر اپنے نے قزت کو ترک کر دیا۔

۴۔ مسند ابوداؤد الطیالسی ۲/۲۸۱ { حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 ابوداؤد ۲۱۱ { هَذَا عَنْ قَتَاةٍ عَنْ أَنَسٍ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَتْ سَهْمًا أَفْدَا  
 عَلَى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ .  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قزت پڑھی تو بددعا فرمائی عرب کے قبیلوں سے ایک  
 قبیلہ پر پھر اپنے نے ترک کر دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد راشدین کسی بھی فرضوں میں نفوت نازل

بعد الرکوع نہیں پڑھی

۵۔ زانی شریف ۱/۱۶۴ { أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلْفِ هُوَ ابْنِ خَلِيفَتِهِ  
 أَبِي مَالِكٍ بْنِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ  
 خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ

خَلَفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ  
وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ  
ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ اسْتَهَابِدْ عَثْرًا -

ابو مالک اشجعی کے باپ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قنوت نہیں پڑھی اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بھی قنوت نہیں پڑھی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی پھر کہا اے میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

۴۔ مجمع الزوائد ۱۴۶ | عن عبد الله بن مسعود قال ما قننت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم في شيء من  
الصلوات إلا في التوسعة وكان إذا حارب يقنن في الصلوة  
كلهن يدعو على المشركين ولا قنن أبو بكر ولا عمر ولا  
عثمان حتى ماتوا - الخ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نمازوں سے کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھی تھی مشرکین پر بدعا فرماتے تھے اور نہ ہی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت پڑھی اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قنوت کی وقت تک۔

## عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

۷۔ مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ { وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَسْمَيْتُمْ فِيمَا مَكُمُ عِنْدَ  
فِرَاعٍ الْإِمَامَ مِنْ اسْتِوَارَةِ هَذِهِ الْقُنُوتِ  
وَاللَّهُ إِلَهُ لِبَدْعَتِ مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عِبَادُ اللَّهِ ثُمَّ اسْتَوَا كَهُ أَسْمَيْتُمْ رَفْعَكُمْ فِي الصَّلَاةِ  
وَاللَّهُ إِلَهُ لِبَدْعَتِ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں تمہارا انعامِ اہم کے  
سورۃ سے فراغت کے بعد قنوت کے لئے خدا کی قسم یہ بدعت ہے اس کو رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا سوائے ایک مہینہ کے پھر آپ نے اس کو ترک  
فرمادیا۔ کیا بتاؤں میں تمہیں تمہارا رخص بدین کرنا نماز میں خدا کی قسم یہ بھی بدعت ہے

۸۔ مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ { وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ  
يَقُنْتُ فَنُفِلْتُ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْقُنُوتِ فَقَالَ

إِنِّي لَا أَحْفِظُهُ عَنْ أَحَدٍ مِنَ اصْحَابِي وَوَاهِ ابْطَرَانِي فِي الْكَبِيرِ  
وَرَجَالَهُ ثَقَات -

ابنِ عمر سے روایت ہے کہا اس نے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
پیچھے نماز پڑھی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت نہ پڑھی پھر میں نے  
کہا تمہیں قنوت سے کس نے روکا ہے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے  
تو کسی ایک صحابی سے بھی اس کا عمل یاد نہیں۔ یعنی کسی ایک صحابی نے بھی قنوت

نہیں پڑھی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق

۹۔ مجمع الزوائد ۱۹۴/۱ { عن عبد الله بن مسعود أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ  
فِي صَلَاةِ الْغُدَاوَةِ إِذَا قَامَتْ فِي الْوُشُقَةِ  
قَبْلَ التَّكْوِيَةِ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَقْنُتُ  
فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْوُشُقَةِ قَبْلَ التَّكْوِيَةِ وَهَذَا  
الطَّبْلَانِي فِي الْمَكِيدِ وَاسْنَادُهُمَا حَسَنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - سے روایت ہے کہ آپ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے  
تھے اور جب وتر میں قنوت پڑھتے تو رکوع کے پہلے قنوت پڑھتے اور ایک  
روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں بھی دعا قنوت  
نہ پڑھتے تھے سوائے وتر کے رکوع کے پہلے۔

۱۰۔ طحاوی شریف ۱۳۳/۱ { حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَهُ مَهْدِي  
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي صَلَاةِ الْغُدَاوَةِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّكْوِيَةِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ  
فِي التَّكْوِيَةِ الْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنَا فَلَانًا وَفَلَانًا عَلَى نَاصِبٍ  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبُ  
عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَأَنْفَعُ ظَالِمِينَ -





۱۳۔ طحاوی شریف ۱/۱۴۴ { حد ثنا فہد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا ہشام  
الستوائی عن فتاوة عن انس قال کنت  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سَکَنَ اَبْعَدَ السَّرَّ کَوْعَ یَدْعُو  
عَلٰی اِیَّتٰی مِنْ اَحْبَاءِ الْعَرَابِ لَمْ تَرَکُمْ -

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک  
ہینہ قنوت پڑھی عرب کے قبیلوں سے ایک قبیلے پر۔ پھر آپؐ نے اس کو ترک کر  
دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب قنوت نازلہ کے متعلق

۱۴۔ السنن الدار قطنی ۱/۱۴۹ { حد ثنا الحسین بن اسمعیل ثنا محمد بن المنصور  
الطوسی ثنا شبابة ثنا عبد اللہ بن حمیر  
ابو لیثی عن ابراهیم بن ابی حمزة عن سعید بن جبیر قال  
اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ اِنَّ اَلْقُنُوتَ فِی صَلَوةِ  
الصُّبْحِ بَدْعٌ -

سعید بن حمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے  
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ بے شک قنوت  
صبح کی نماز میں بدعت ہے۔

## قنوت نماز اور بخاری شریف اور قنوت وتر قبل الركوع ہے

۱۵۔ بخاری شریف ۱۳۶ { عن محمد بن سيرين قال سئل أنس بن مالك أَمَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَكُنْتَ قَبْلَ التَّكْوِينِ قَالَ بَعْدَ التَّكْوِينِ يَسِيرًا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت صبح کی نماز میں پڑھی ہے۔ دوسرا سوال کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ فرمایا پہلے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بعد رکوع کے صرف ایک ہینہ آپ نے پڑھی۔

۱۶۔ بخاری شریف ۱۳۶ { قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ التَّكْوِينِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ فَإِنَّ فَلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ إِنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ التَّكْوِينِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّكْوِينِ مَشْهُرًا أَمَّا كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يَقُولُ لَهُمُ الْقُرْآنُ رَهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أَوْلِيائِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهُرًا أَيْدُعُ عَنْ أَعْيُنِهِمْ۔

عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو حضرت کے متعلق تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فوت ہے۔ میں نے کہا پہلے رکوع کے یا بعد میں نے کہا پہلے رکوع کے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فلاں نے آپ سے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا بعد رکوع کے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھوٹ بولا اس نے۔ اور کوئی بات نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع ایک مہینہ صرف فوت پڑھی ہے جو میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اپنے قرار پارسا کو بھیجا قوم مشرکین کی طرف ان کے سے ایک قزم مٹی جی کے ساتھ آپ کا معاہدہ تھا تو آپ نے ان پر بدعا کرنے کے لئے ایک مہینہ فوت پڑھی۔

۱۴۔ بخاری شریف ۱۳۶ { حدیثنا احمد بن یونس قال حدثنا انا }  
عن الیتمی عن ابی جملہ عن انس بن مالک قال قننت النبی شہراً ایدعو اعلیٰ رعلی و ذکرکوائ  
ابن جملہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرمایا  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ فوت نازلہ پڑھی رعلی و ذکرکوائ  
پر بدعا دہاتے تھے۔

## احناف کا فیصلہ

طحاوی شریف ۱۳۶ { نَحْنُ ذَالِکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَانَ یَقُوْلُ ذَالِکَ اَلْقُنُوْتَ }  
marfat.com

فِي الْمُبَشِّرِ الْآخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُولُهُ فِي الْمُبَشِّرِ وَقَدْ اجْتَمَعُوا أَنَّ ذَلِكَ  
مَنْسُوحٌ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِكَمَالِهِ لَا إِلَى قُنُوتٍ غَيْرِهِ  
فَافْتَحَ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ كَذَلِكَ فَلَمَّا كَشَفْنَا لُجُوءَ هَذِهِ الْأَشَارِ  
الْمُرُوبِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ  
فَلَمْ يَجْزُ هَاتِلٌ عَلَى دُجُوبِهِ إِلَّا أَنْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ نَأْمُرْ  
بِهِ فِيهَا وَآمُرُ نَابِتُوكِهِ -

ترجمہ اس تقوت نازلہ کے متعلق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قنوت  
عشا کے وقت پڑھتے تھے جیسا کہ صبح میں پڑھتے تھے اور ضرور اس میں تمام  
کا اجماع ہے کہ عشا کی نماز میں یہ قنوت پروردی طرح منسوخ ہے اس کے سوا  
اور کسی قنوت کا جواز ہے ہی نہیں تو نماز فجر میں بھی عشا کی طرح نسخ ہے  
پھر جب ہم نے قنوت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث  
مرویہ کے طریقے واضح کر دیے تو ہمیں اب نماز فجر میں قنوت نازلہ کے متعلق  
کوئی دلیل وجوب کی نہیں ملتی اسی لئے ہم صبح کی نماز میں قنوت نازلہ کے متعلق  
حکم نہیں دیتے حالانکہ ہم قنوت نازلہ کے ترک کرنے کا حکم کئے گئے ہیں۔

عطاوی شریف ۱۴۹ { فَبَشِّرْ بِمَا ذَكَرْنَا إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي الْقُنُوتُ  
فِي الْفَجْرِ فِي خَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهِ قِيَاسًا  
وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذَلِكَ وَهَذَا أَقْوَلُ إِنْ حَقِيقَةُ أَبِي  
يُوسُفَ وَتَحْمِيدٍ رَجَحَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى (امام عطاوی نتیجہ نکالتے ہیں،  
پھر جو ہم نے ذکر کیا ثابت ہوا کہ قنوت فجر کی نماز میں لائق نہیں نہ جنگ کے

زمانہ میں اور نہ جنگ کے سوا قیاس بھی اور حدیث مذکورہ بالا کے لحاظ سے بھی  
اسی قولِ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا کہ  
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فرمان ہے۔

کیوں بھٹی! حقیقت کا دعویٰ رکھنے والا اب تو محدثین کی زبانی امام ابو حنیفہ رحمۃ  
اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تینوں کا عقیدہ قنوت  
نازلہ کو صبح کی نماز میں نہ پڑھنے کا ثابت ہوا اب فیصلہ تم پر ہے قنوت نازلہ صبح کی نماز  
میں پڑھ کر حنفی کہلا سکتے ہو یا نہیں؟

## صبح کی سنتیں نہ جائیں تو سوچ چڑھنے کے بعد پڑھیں

ترغی شریف ۱/۵ { رباب ماجاء فی اعاد تھا بعد طلوع الشمس )  
حد ثنا عقبہ بن مکرم العی البصری ناظمی

بن عاصم ناہماہ عن قتاتہ عن النضر بن انس عن بشیر بن خبید  
عن ابي ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلہما بعد ما تطلعت الشمس۔  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جس شخص نے صبح کی دو رکعت سنتیں نہ پڑھی ہوں تو چاہئے کہ سوچ  
چڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صبح کی دو رکعت بعد از طلوع

## سُج پڑھنا

موطا امام مالک ۴۵ { مَا لَيْكَ أَنْتَهُ بِلَعْنَةِ آتَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
فَأَسْتَنْتُهُ دَكْعَتَنَا لِنَجْزِي نَقْضَاهَا بَعْدَ إِنْ  
طَلَعَتِ الشَّمْسُ -

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو روایت پہنچی کہ عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ کی دو رکعت سنتیں رہ جائیں تو سُج پڑھنے کے بعد اسی کی  
تقاضی پڑھتے۔

موطا امام مالک ۴۵ { مَا لَيْكَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ  
ابْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلُ الَّذِي صَنَعَ ابْنُ عُمَرَ  
قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَبَّحَ بِهِيَ رِوَايَتُهُ جِئَاكَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عُمَرَ كِرْتَهُ تَقِي -

## سنت العصر

کنز العمال ۴/۱۹۱ { عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَجِمَ اللَّهُ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ  
أَوْ بَعْدَ (ابن جریر)

حضرت علی المرتضیٰ سے روایت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرما دے جس شخص

نے عصر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

عَنْ عَيْتٍ قَالَ أَدْصَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
كُنْزُ الْعَمَالِ ۱۹۱ { وَسَلَّمُ بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ مَا حَيَّيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ  
قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا فَلَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ مَا حَيَّيْتُ (ابن البخار)  
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے وصیت فرمائی۔ تین باتوں کی کہ میں ان کو تازنگی نہ چھوڑوں پہلی  
بات یہ ہے۔ کہ عصر کے پہلے چار رکعت پڑھوں تو میں نے تازنگی ان کو ترک  
نہیں کیا۔

حد ثنا سدا محمد بن بشار نا ابو عامر نا  
ترمذی شریف ۱/۵ { سفیان عن ابی اسحق عن عامر بن ضمیر نا  
عَنْ عَيْتٍ قَالَ كَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ قَبْلَ الْعَصْرِ  
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْضِلُ بَيْنَهُنَّ يَا السَّيِّدِمْ صَلَّى الْمَلَكَةُ الْمُقَرَّبِينَ  
وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم عصر کے پہلے چار رکعت ہمیشہ پڑھتے رہے ایک ہی سلام سے فیصلہ فرماتے۔

حد ثنا یحییٰ بن موسیٰ و احمد بن ابراہیم  
ترمذی شریف ۱/۵ { و محمود بن غیلان وغیرہ و احمد نا ابوا نا  
ابوداؤد طحا سی نا محمد بن مسلم بن مہران سمع جلالہ عن  
ابن عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ أُمَّرًا



صَلَّيْتُ قَبْلَ الْعُطْوِ اَزْبَعًا قَالَ ابُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ -  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ  
 فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر جس نے عشاء  
 کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

## عشاء کے پہلے چار رکعتیں

عربی کبیر ۳۶۹ { اَزْبَعًا قَبْلَ الْعِشَاءِ وَاَزْبَعًا بَعْدَهَا وَاِنْ شَاءَ  
 رَكْعَتَيْنِ اِمَّا وَاِنْ شَاءَ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ اِمَّا الرُّكْعَاتِ  
 فَلَمَّا مَرَّ فِي حَدِيْثِيْ عَالِشَةً وَاَمْرٍ حَبِيْبَةٍ وَاَمَّا الْاَمْرُ بَعْمَ فَلَمَّا  
 مَرَّ عَنِ الْبَنَاءِ بْنِ عَارِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الْعِشَاءِ اَزْبَعًا كَانَمَا تَهَجَّدُ فِي لَيْلَةٍ  
 وَمَنْ صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ هَجَّدَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رَوَاهُ  
 سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِي سَنِهِ وِرْدَاهُ الْمُسِيْهِي مِنْ قَوْلِ عَائِشَةَ  
 وَالْمُسَاقِ وَالْمَدَارِقُطْنِي مِنْ قَوْلِ كَعْبٍ -

چار رکعتیں عشاء کے پہلے پڑھے اور چار عشاء کی نماز کے بعد یعنی دو سنتیں اور دو نفل  
 اور اگر چاہے کہ دو رکعتیں ہی پڑھے یعنی اگر چاہے کہ دو رکعت نماز سنت ہی اور کہے  
 دو رکعت پچھل سنتوں کے متعلق جو پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے جس شخص نے عشاء کے پہلے چار رکعتیں پڑھی تو اس کو آٹا اب ہے گویا کہ اس نے تمام

رات تہجد پڑھے اور جس شخص نے چار رکعت عشاء کے بعد پڑھیں اسی کو آثارِ اربع  
ہے گویا کہ اس نے شب قدر کی تمام رات تہجد پڑھے معید بن منصور نے اس کو اپنی  
سنن میں روایت کیا ہے امام بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کیا ہے اور نسائی اور دارقطنی نے حضرت کعب سے روایت کی ہے

الداریہ  
ابن حجر  
عسقلانی ۱۱۹

فَقِي سُنَنِ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ مِّنْ حَدِيثِ السَّبْرَاءِ  
رَفَعَهُ مَنِ مَلَى قَبْلَ الْعِشَاءِ اَرْبَعًا كَانَ كَأَنَّمَا  
تَلَجَّجَتْ مِنْ لَيْلَةٍ وَمِنْ صَلَاتِهِمْ بَعْدَ الْعِشَاءِ كَلِيلُهُنَّ  
مِنْ لَيْلَةِ الْقُدْرَةِ اَخْرَجَهُ الْكُنْهِيُّ مِّنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ مَوْقُوفًا  
وَ اَخْرَجَهُ النِّسَائِيُّ وَ الدَّارِقُطْنِيُّ مَوْقُوفًا عَلَى كَعْبٍ -

ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ سنن معید بن منصور میں حضرت مبارک بن عازب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان فرمائی  
ہے کہ جس شخص نے چار رکعتیں عشاء کے پہلے پڑھیں گویا کہ اس نے تمام رات  
تہجد پڑھے اور جس شخص نے عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو گویا کہ شب قدر کی  
تمام رات اس نے تہجد پڑھے امام بیہقی نے اس روایت کو حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف حدیث بیان کی ہے امام نسائی اور دارقطنی سے اس  
حدیث کو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف حدیث بیان فرمائی ہے

# وتروں کا بیان

## تین وتر واجب ہیں

ابوداؤد ۱۲۸۸ | حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ اسْمَعِيلَ الطَّائِفِيُّ نَا الْفَضْلُ  
ابْنُ مَوْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبُرَيْدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوُتْرُ  
حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ  
مِنَّا -

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
فرماتے تھے وتر حق ہے پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے  
نہیں وتر حق ہے۔ تو جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ ہم سے نہیں وتر حق  
ہے پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے نہیں ہے۔

۲۔ کنز العمال ۱۹۵ | عَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ ثَلَاثًا (مسند امام احمد)

حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر پڑھتے۔

(۳) کنز العمال ۱۹۶ { عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْيَوْمِ ثَلَاثَ يَوْمٍ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (ابن ابی شیبہ) عبد الرحمن سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پڑھتے تھے درود میں بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ -

۴۔ کنز العمال ۱۹۶ { عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ ثَلَاثَ يَوْمٍ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (ابن ابی شیبہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر پڑھے ان میں پڑھتے پہلے میں بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

۵۔ کنز العمال ۱۹۶ { عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ ثَلَاثَ يَوْمٍ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (ابن بخار) عمران سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین درود پڑھتے پہلی رکعت میں بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۶۔ کنز العمال ۴/۱۹۷ { عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاتِهِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَقُلُّ هُنَّ اللَّهُ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ (کرعب،

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور مَعِیْ ذَاتِیْنِ ان میں پڑھتے۔

تین وتر اور دعا قنوت کو ع کے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی

۷۔ الدر القطنی ۵/۱ { حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ثَنَا الْمِیْبِیْنِ وَاحِدٌ ثَنَا عِیْسَى بْنُ یُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

عروبہ عن قتادۃ قال ابوبکر ربما قال المییب عن عروۃ وربما المقل عن سعید بن عبد الرحمن بن ابی ہریرۃ عن ابیہ عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر ثلاث رَكَعَاتٍ یَقْرَأُ فِیْهَا بِسْمِ اللَّهِ اسْمُكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ یَقُتُّ قَبْلَ الرَّكْعَةِ ع۔

ابن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعتوں سے ہمیشہ وتر کرتے۔ ان تینوں میں یہ سورتیں۔

پڑھتے پہلی رکعت میں سُبْحَہ اِسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ہمیشہ دعا قنوت پہلے رکوع کے پڑھتے تھے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر ہی پڑھتے تھے۔

(۲) یہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے رہے۔

(۸) الدار قطنی ۱۷۵ {حد ثنا عبد اللہ بن سیمان بن الاشعث ثنا علی

بن خثرم ثنی عیسیٰ بن یونس عن فطر عن زبید عن سعید بن عبد الرحمن

بن ابزی عن ابيه عن ابي بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یوتر بثلاث سُبْحَہ اِسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ

یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَیَقْنُتُ قَبْلَ التَّكْوِیْنِ

وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یُمَدُّ جَمَا

صَوْتَهُ فِی الْاَخِیْرَةِ یَقُوْلُ رَبِّ الْمَلَائِکَةِ وَالسَّوْجِ۔

ابن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے پہلی رکعت میں سُبْحَہ

اِسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور

تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے

اور جب سلام پھیرتے فرماتے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ تین دفعہ اس

کے ساتھ اخیر میں نمبا فرماتے۔ فرماتے رَبِّ الْمَلَائِکَةِ وَالسَّوْجِ۔

(۹) الدارقطنی ۱۶۶ | حدثنا الحسین بن اسماعیل ثنا ابو حاتم السراذی ثنا

سعيد بن عفير عن يحيى بن ايوب عن يحيى بن سعيد عن عمارة بن عبد الحميد  
عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في التراويح  
التي يؤتى بعد هذا بسم الله اسم ربك الا على قل يا ايها  
الكا فرون و يقرأ في التراويح هو الله و قل اعوذ  
برب الفلق و قل اعوذ برب الناس

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو  
رکعتوں میں جن میں ذکر کرنے ان کے بعد سبّیجہ اسم ربك الا على اور  
قل يا ايها الكا فرون اور وتر میں پڑھتے قل هو الله اخذ  
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے ہی ہوتا ہے لیکن مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت کی نیت کر کے طیلوہ ایک رکعت تمام عمر نہیں پڑھا بلکہ  
دو رکعتوں سے ملا کر پڑھا جیسا کہ اوپر گزر چکا اور نیتوں میں جو سورتیں تلاوت فرمائیں  
ان کے اسماء بھی مذکور ہیں۔

اب تم کوئی ایسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نکال کر دکھاؤ کہ اپنے ایک ہی رکعت  
مستقل طیلوہ پڑھی ہو اس میں فلاں سورۃ پڑھی ہو ایسے شخص کو

بکسر و پیہ انعام نقد

انشار اللہ العزیز دوں گا کہ نہ آپ کا ارشاد ایسا نہیں جس پر خود عمل نہ کیا ہو اور آپ کا

کرنی عمل ایسا نہیں جس کے متعلق آپ کا ارشاد موجود نہ ہو۔

(۱۱) الدار قطنی ۴۶ { حدیثنا الحسن بن اسمعیل الترمذی ثنا ابن ابی مریم ثنا یحیی بن ایوب عن یحیی بن سعید عن عمر بن عوف عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي ثَلَاثَ لِقَمَاتٍ لِقَمَةٍ فِي النَّكَتَةِ الْأُولَى بِسْمِ اللَّهِ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

## صحابہ کا عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے پہلی رکعت میں سبّح اسمہ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھتے اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اس قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے۔

(۱۱) مجمع الزوائد ۴ { عن ابن عمر أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَيَجْلِسُ الْقَوْتَ قَبْلَ التَّكْوِينِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے اور دعا قنوت کو رکوع کے پہلے کرتے۔



## یقین وتر اور درمیان کا تشہد

۱۲۔ السنن الدار لقطنی ۱، ۳ { حد ثنا الحسن بن رشیق بمصر ثنا  
محمد بن احمد بن حماد الدولابی

ثنا ابو خالد بیزید بن سنان ثنا یحییٰ بن ذکریا المکی ثنا الکحش  
عن مالک بن الحاد عن عبد الرحمن بن یزید النخعی عن عبد اللہ  
بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الیل  
ثلاث کوشر النہار صلوۃ المغرب عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے  
تین وتر ہیں دن کے وتر کی طرح یعنی نماز مغرب کی طرح۔

اس حدیث شریف سے دو امر ثابت ہوئے۔

- ۱۔ وتر صرف تین ہی ہیں۔ انہی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر عمل رہا صرف ایک وتر  
کو علیحدہ دو رکعت سے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہیں پڑھا۔
- ۲۔ یہ ثابت ہوا کہ تین وٹروں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز کی طرح اٹھا دیا  
فرمایا تو ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز کی طرح درمیان کا جلسہ تشہد بھی بیٹھا چاہیے۔ وتر مغرب  
کی نماز کی طرح ہی طریقہ احسان کا ہے۔

## ہر دو رکعت پر التحیات

۱۳۔ ترمذی شریف ۵۰ { حد ثنا سوید بن نصرنا عبد اللہ بن المبارک

نا لیث بن سعدنا عبد ربہ بن سعید عن عثمان بن ابی افسح  
عن عبد اللہ بن نافع بن افعیاء عن الفضل بن عباس قال قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة مثنی مثنی تشہد  
فی کل رکعتین الخ

فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک تشہد ہے۔  
اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیہ قاعدے  
سے وتروں کی دو رکعتوں پر تشہد کا پڑنا ضروری ہے۔

## سجدہ سہو بعد سلام

اَبْرَدَاؤُ ۱۵۱ | مسلم شریف ۲۱۴ | ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ سَجْدَةً مِثْلَ  
سَجْدَةٍ ۶ اَنْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ  
وَكَبَّرَ سَجْدَةً مِثْلَ سَجْدَةٍ ۶ اَنْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ۔

اس حدیث شریف کی ابتدا پہلے سے ہے جس میں ترتیب وغیرہ مذکور ہے طوالت کی وجہ  
سے پوری نہیں لکھی گئی جب نماز کی انتہا ہوئی وہاں سے حدیث شروع کی ہے کہ مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اخیر میں۔ پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی  
طرح یا نمبا پھر اٹھے اور اللہ اکبر فرمایا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی  
طرح یا نمبا۔

الدارقطنی ۱۴۴ | الحدیث ثنائین صاعد ثنا ابن عبد اللہ المخزومی

سعيد بن عبد الرحمن ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن  
عقبة عن ابن مسعود انه سجد سجدة في التَّهْوِيلَةِ السَّليمةِ  
وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَسُوْلٍ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ هُنَا بَعْدَ  
التَّسْلِيْمِ۔

عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے سجدہ کیا  
دو سجدے پہلے کے سلام پھیرنے کے بعد اور حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے پہلے کے سلام پھیرنے کے بعد۔  
طوالت کے ڈر سے صرف تین حدیثیں پر اکتفا کرتا ہوں ان دونوں حدیثوں سے ثابت  
ہوگا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے پہلے کے چنانچہ جب  
سے سجدہ پہلے شروع ہوا اس واقعہ ذوالبیدین ہے۔ اس وقت بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سلام پھیرنے کے بعد ہی دو سجدے پہلے کیے۔

امام کی اقتداء کے بعد میں ملنے والے کی کوئی رکعت ہوگی

۱۔ بخاری شریف ۱۲۳۱ | حَدَّثَنَا اَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذَيْبٍ

سَلَمَةُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح حَدَّثَنَا ابُو اَيُّوبَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ النَّهْهَرِيِّ قَالَ  
اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ

فَلَا تَأْتُوها تَسْعُونَ وَأَتَوْها تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَاكُمْ  
فَصَلُّوا أَوْ مَا فَنَّا تَكُمُ فَا تَمْشُوا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُس نے میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف  
موڑ کر نہ آؤ۔ آہستہ آؤ لازمی ہے تم پر آرام پھر جو تمہیں مل جائے پڑھو اور جو تم سے  
رہ جائے اُس کو پورا کرو۔

(۲) مسلم شریف {۲۲۰} احدثنی حرمتہ بن یحییٰ واللفظ لہ قال انا ابن  
وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب  
قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ہریرۃ قال  
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقيمت  
الصلوۃ فلا تأتوها تسعون وَاَتَوْها تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ  
السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَاكُمْ فَصَلُّوا أَوْ مَا فَنَّا تَكُمُ فَا تَمْشُوا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف موڑ کر نہ آؤ  
بلکہ چل کر آؤ اور تم پر آرام ضرور ملے پھر تمہیں جو مل جائے پڑھو اور جو تم سے  
ہو جائے تو اُس کو پورا کرو۔

۳۔ مسلم شریف {۲۲۱} احدثنا یحییٰ بن ایوب وقتیبہ بن سعید وابن  
سہیل عن اسماعیل بن جعفر قال ابن ایوب حدثنا  
اسماعیل قال اخبرنی العلاء عن اسیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوا  
رَأْسَكُمْ تَسْعُونَ وَتَأْتُوا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا  
وَمَا نَأْتَكُمْ فَاتِمُّوا فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ لَعَمْرُكَ إِلَى الصَّلَاةِ فَهَرَّ  
فِي صَلَاتِهِ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کی طرف دھڑکنا اور ہلکنا اہم  
سے آؤ پھر جوتہیں مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کر دو ضرور ایک تھا  
جب نماز کا اعتماد کر لے ہے تو وہ نماز میں ہے۔

۴۔ مسلم شریف ۱/۲۲۰ {احمد ثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرحمن قال  
انا معمر عن ہام بن منبہ قال ہذا اما حد ثنا

ابو ہریرہ عَنْ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَحَادِيثُ مِنْهَا  
وَقَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم إِذَا تَوَضَّأَ فِي الصَّلَاةِ  
فَأَتُوا وَأَنْتُمْ تَسْعُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا  
وَمَا نَأْتَكُمْ فَاتِمُّوا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کئی حدیثیں ہیں۔ ان سے بعض یہ ہے کہ  
فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب نماز کی طرف پکارا جائے تو چل کر  
نماز کی طرف آؤ۔ تم پر آرام سے آنا ضروری ہے پھر جو تم پاؤ نماز پڑھ لو اور جو  
تم سے فوت ہو جائے تو اس کو پورا کرو۔

ان چار احادیث مصطفیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں مصطفیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے وَا

فَاتَّكُمُ فَاجْتُمُوا جِزْرَکَتِ تَمَّ سَ فُوتِ ہو جائے تو اس کو تم پورا کرو۔  
 ترتیب ہوا کہ امام صاحب سے ہماری ایک رکعت یا دو رکعت یا تین رکعتیں جن کو مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جب انہی کو اس صورت سے جو فوت  
 ہوئی ہیں پورا نہ کیا جائے گا تو نماز مکمل نہیں ہوگی۔ یعنی جو فوت ہوئی ہیں ان کا اتمام کرنا ہے  
 اور کمی پوری تب ہی ہو سکتی ہے کہ فوت شدہ کو ہی قضا کیا جائے ورنہ تین خرابیاں  
 لازم آئیں گی۔ ایک تو یہ جو فوت شدہ ہیں ان کا اتمام نہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 اس فرمان کے خلاف لازم آتا ہے۔ دوسری خرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جندگ  
 ہو چکی ہیں۔ فاتحہ خلف الہم میں اِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامَ لِيَتَوَضَّعَ لِيَمَامَ اس لئے  
 بنایا گیا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور اتباع تب ہی ہو سکتی ہے کہ جو رکعت  
 امام کی ہو وہی مقتدی کی ہو اگر امام کی آخری ہو اور مقتدی کی اول ہو تو امام صاحب  
 کی اقتداء نہ ہی کیونکہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامَ لِيَتَوَضَّعَ  
 یہ کے خلاف لازم آتا ہے تو نماز صحیح نہ ہوئی۔ تیسری بخرابی لازم آئی کہ مصطفیٰ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس حدیث اِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامَ لِيَتَوَضَّعَ کے اگے ذکر  
 ہے۔ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ اہم پر ہمارا اختلاف بھی نہ ہوا اگر امام کی پہلی رکعتیں ہوں اور  
 مقتدی کی پہلی تو ایسا کرنے والا فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ کا عکس  
 ثابت ہوگا تو اس لئے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُّوا پر عمل کر کے  
 جو رکعت امام کی ہو اسی کی اتباع میں وہی رکعت مقتدی بھی رکھے اور رکعت امام سے  
 فوت ہو گئی ہے اس کی قضا کر کے تمام الصلوٰۃ کرے تو امام کی مخالف بھی نہ ہوئی اور  
 نماز بھی پوری ہو گئی۔

اس کی تائید میں آگے مسلم شریف کی حدیث وارد ہے جس میں فرماں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیث کا روید ہے۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۲۲۰ { وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْفَضِيلَ بْنَ  
ابْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ  
حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا سَمْعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامُ  
بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَلَّى يَابِ الْقِتْلَةِ فَلَا يَسْعُ إِلَيْهَا  
أَحَدٌ كُمْرٌ وَابْنٌ لِيَمْشِي وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَأَنْتُمْ قَارُونَ وَصَلَّ  
مَا أَذْرَكْتَ وَأَنْقِضْ مَا سَبَقَكَ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم سے کوئی بھی نماز کی طرف نہ دوڑے اور لیکن چلے کر چلے اور تم پر آرام ہے آنا اور وقت لازمی ہے اور چڑھے جو مل جائے اور جو پہلے امام نے چڑھ لی ہے اس کی قضا کی کرے۔

اب اس فرماں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیثوں کی تائید ہو گئی کہ جو کچھ امام سے متعقدی کا فوت ہو جائے اس کی قضا پوری کرے تو نماز کا اتمام ہوتا ہے مدت نہیں آگام کی کبھی رکعتوں کو متعقدی پہلی بنائے اور اپنی فوت شدہ کی قضا نہ دے نماز صحیح نہ ہوگی

## باب الجمعہ

نماز ظہر کی فرضیت عین بلا شرط قرآن کریم سے  
۱۵۔ اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ الشَّمْسِ -

قائم فرمائیے نماز کو سورج ڈھلنے کے وقت اس نماز کا نام قرآن مجید نے  
مقرر فرمایا۔

۲۱۔ رَوْمُ عَشِيًّا تَحِيْنَ تَظْهَرُ دَنَ -

عشا کے وقت رب کریم کی تسبیح و تحمید بیان کرو اور ظہر کے وقت۔

ان دونوں آیتوں نے نماز ظہر کو فرض عین ثابت فرمایا اور وقت ظہر لِدَ لَوُكِ الشَّمْسِ  
سورج ڈھلنے کے وقت سے عصر تک اس کی فرضیت انسان کے ذمہ سے لائل نہیں ہوتی  
جب تک کہ ظہر کی نماز کو ادا نہ کرے۔

خداوند کریم کی مقررہ مفروضہ پانچ نمازوں سے ایک نماز ظہر فرضی ہے جیسا کہ دوسری  
نمازیں کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتیں۔ عورتوں سے سوائے حاملہ اور نفاس والی  
عدت کے اور مردوں سے تو کسی وقت بھی نماز فرضی معاف نہیں سوائے بیہوشی کے۔



## نماز جمعہ کے لئے قرآن کریم با شرائط دعوت دیتا ہے

جمعہ ۲۹ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَإِذَا سَأَلَكَ تِجَارَةً أَوْ لَهْرًا ابْتَغُوا إِلَيْهَا وَشَرُّكُمْ قَوْمًا قُلُوبُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْرِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِالزَّاهِقِينَ﴾

اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے دوڑ کر آؤ اور بیع کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تمہیں علم ہے پھر جب نماز پوری کی جائے تو زمین پر منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کا ذکر بھی بہت کرو تا کہ تم غلامی پاؤ اور جب یہ تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہو اُس کی طرف چلے جاتے ہو اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہو فرما دیجئے جو اللہ تمہارے لئے کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تمہارے لئے بہتر ہے رزق میں والوں کا قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات کے پانچ جملوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے لئے مصر جامع شرط ہے۔

۱۱) وَذَرُوا الْبَيْعَ کہ بیع کو ترک کر دو یعنی جمعہ چھوڑنے کا مقام وہ ہو جہاں عام بیع

ہر یعنی تجارت گاہ ہو اور تجارت بھی شرعی طریقہ پر ہو۔

۲۔ فَأَنْشَرُوا فِي الْأَرْضِ: زمین میں پھیلے یعنی شہر اتنا وسیع ہو کہ اس میں غروب پھرا جاسکے۔

(۳) وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ: جہاں تجارت پیشہ لوگ زیادہ ہوں گے وہیں روزی کا سلسلہ باسانی ہو سکتا ہے۔

(۴) وَإِذَا سَأَلَ بِتِجَارَةٍ: جب وہ تجارت کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چلے جاتے ہیں اس لفظ تجارت نے شہر کی اور وضاحت فرمادی۔

(۵) أَوْ لِحُورٍ: کھیل تماشے بھی عموماً شہروں میں ہی جا بجا ہوتے ہیں یہ بھی شہر کے صفات سے ہے۔

یہ پانچوں صفات وسیع شہر کو ثابت کرتی ہیں جہاں تجارت اور تماشے وغیرہ عام ہوں اور مزدوری وغیرہ بھی عام مل جائے۔

ظہر کی نماز کسی شرط مکانی کی محتاج نہیں اور نہ ہی اس کے لئے کوئی مقام کی تخصیص موجود ہے۔

## جمعہ کی نماز کا حکم جن پر عاید نہیں ہوتا

۱۔ بیہقی شریف ۱۸۴ { اخبرنا ابو سعد المالینی ابنا ابوالواحد

۲۔ دارقطنی ۱۶۴ ابن عدی ثنا البغوی ثنا کامل بن طلحة

ثنا ابن لہیعۃ ثنا معاذ ابن محمد الانصاری عن ابی الزبیر  
عن جابر انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من یؤمن

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عَلَى الْفَرِيقِ  
أَوْ مَسَافِرٍ أَوْ صَبْيٍ أَوْ مُلْكٍ كَمَنْ اسْتَعْفَى عَنْهَا بِأَهْدٍ أَوْ جَارَةٍ  
اسْتَعْفَى اللَّهَ عَنْهُ وَاللَّهُ عَنِّي حَبِيبٌ -

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اس کی امت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اس پر نماز جمعہ جمعہ کے دن لازمی ہے۔ سوائے بیمار کے یا مسافر کے یا لڑکے کے یا غلام کے اور جو شخص جمعہ کی نماز سے بے پروا ہو اور تجارت سے اس سے اللہ کریم بے پروا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بے پروا ہو کر یقین کیا گیا ہے۔

۳ بیہقی شریف ۱۸۴ { وَمِنْهَا مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَافِظُ  
۴ دارقطنی ۱۴۴ } أَخْبَارُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ شَاخَن

بن علی بن عفان ثنا یحییٰ بن فضیل ثنا حسن یعنی ابن صالح بن  
حی حدثنی ابی حذافہ ابو حازم عن مدنی لآل الربیع بن قعبہ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ  
عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ عَلَى الصَّبِيِّ وَالْمُلْكِ وَالْمَرْمَةِ  
وَالْمَرْيُوسِ -

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ واجب ہے ہر بالغ پر سوائے  
چار اشخاص کے۔ لڑکا اور غلام اور عورت اور بیمار۔ یعنی ان چاروں  
پر جمعہ واجب نہیں۔

۵۔ دارقطنی ۱۶۶ { حدثنا احمد بن محمد بن مسعدة ثنا اسید بن

عاصم ثنا بکر بن بکار ثنا یاسین بن معاذ عن الزهري عن  
سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول  
الله صلى الله عليه وسلم من اذمك من الجمعة وكفها صلى  
اليها اخرى فان اذم كفها جلتنا صلى الظلمة انجاء -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو دوسری رکعت بھی اس کے  
ساتھ پڑھ لے پھر جس شخص نے جلسہ تشہد کو پایا تو ظہر کی چار رکعت ہی پڑھے

۶۔ دارقطنی ۱۶۴ { عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة

واجبة في جماعة إلا على أن يبع عبداً فلو كاذبني أو  
مريضاً أو امرأة -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا جمعہ واجب ہے جماعت  
میں سوائے چار کے۔ غلام ہو یا لڑکا یا مریض ہو یا عورت ان پر جمعہ واجب  
نہیں۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے جماعت بھی شرط دوسری شرط غلام  
نہ ہو۔ قیصری شرط لڑکا بھی نہ ہو۔ چونکہ شرط تندرست ہو سہا نہ ہو۔ پانچویں شرط جمعہ مرد ہے۔  
عورت پر نہیں۔

۷۔ ابو داؤد ۱۶۰/۸، دارقطنی ۱۶۴ { عن ابن عمر عن النبي صلى

الله عليه وسلم قال ليس على المسافر الجمعة -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا مسافر پر جمعہ نہیں۔

## جمعہ جماعت میں

۹۔ ابوداؤد  $\frac{۱۶}{۱۶}$  عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الْجُمُعَةُ حَقٌّ  
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جُمَاعَتِهِ إِلَّا أُرْبَعَةً قَبْدًا قُلُوْكَ  
أَوْ إِمْرًا ؕ أَوْ صَبْحًا أَوْ مَرِيضًا۔

جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں سوائے چار آدمیوں کے  
غلام مملوک ہو یا عورت ہو یا لڑکا یا مریض ہو  
اس حدیث اور دارقطنی کی سابقہ حدیث سے ظاہر ہوئی۔

## نماز جمعہ کی دو شرطیں

۱۔ چار شخصوں پر نماز جمعہ نہیں۔ غلامِ ثمن کی ملکیت ہو۔ عورت پر جمعہ نہیں لڑکے پر  
اور مریض پر نماز جمعہ نہیں۔

۲۔ نماز جمعہ کے لئے جماعت کثیر شرط ہے ایک دو آدمیوں سے جمعہ نہیں ہوتا۔

## جمعہ کے لئے دیہاتوں سے لوگوں کا آنا

(۱۰) البیہقی شریف  $\frac{۳}{۱۶۳}$  أخبرنا ابو علی السہوئی باری انباء ابو بکر

بنِ راسہ ثنا ابوداؤد ثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وہب

أخبرني عماد وليف بن الحارث عن عبيد الله بن أبي جعفر أن

محمد بن جعفر حدیثہ عن عمرو بن النضر عن عائشة  
 زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ  
 يَتَنَابَذُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ بَيْنَ الْخَوِ إِلَى رَوْحِ الْبَخَارِ  
 وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدِيِّ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ لوگ یکے  
 بعد دیگرے جماعتوں کی جماعتیں اپنے گھروں سے اور گرد و نواح سے جمعہ کو  
 آنے تھے۔

بہاں تک ان کا آواز پہنچے جمعہ ان لوگوں کے لئے ہے

(۱۱) بیہقی شریف ۱۴۳/۳ { اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ

(۱۲) دارقطنی ۱۴۵ { انباء علی بن عمر الحافظ ثنا عبد اللہ

بن سلیمان بن الاشعث ثنا ہشام بن خالد ثنا الولید عن زہیر

بن محمد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جلدہ عن ابی بکر صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اجْمَعَتِ عَلَى مَنْ سَمِعَ التَّنَادُءَ هَكَذَا

فَكَرَّمَ الدَّارَ قَطَنِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا

وَرَوَى عَنْ حُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ وَكَذَا لَكِ مَرْفُوعًا -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا اور کوئی بات نہیں جمعہ اس

شخص پر ہے جس نے آذان کو سنا۔

(۱۳) بیہقی شریف ۱۴۵/۳ { اخبرنا ابو سعید بن ابی عمر و ثنا

ابو العباس الاصم انباء الربیع انباء الشافعی انباء ابراہیم بن  
 محمد حدثنی عبد اللہ بن یزید عن سعید بن المسیب اَنَّهُ قَالَ  
 لِحَبِّبِ الْجُمُعَةِ عَلٰی مَنْ سَمِعَ الْمَدَاءَ -  
 سعید بن مسیب سے ہے فرمایا جمعہ اُس شخص پر واجب ہے جس نے اذان  
 کو سنا۔

## دیہات میں جمعہ نہیں

۱۴۔ بہقی شریف  $\frac{۳}{۱۴۵}$  { اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحق و ابو بکر  
 بن الحسن قالا ثنا ابو العباس محمد بن  
 یعقوب ثنا بحر بن نصی ثنا عبد اللہ بن وہب اخبرنی ابن  
 نھیعہ عن ابن ابی جعفر عن الاعرج اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ  
 يَأْتِي الْجُمُعَةَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ يَمْشِي وَهُوَ عَلَى رَأْسِ سَبَّةٍ  
 اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ  
 بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ ذی الحلیفہ سے جمعہ کو سپرل چل کر آتے  
 اور وہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔

۱۵۔ بہقی شریف  $\frac{۳}{۱۴۵}$  { اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انباء ابو  
 محمد بن الحسن ثنا ابو عامر ثنا الولید بن ابی مسلم اخبرنی  
 بسرہ بن الحلام عن النہری اَنَّ اَهْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ كَانَ يَجْمَعُونَ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالِكَ عَلَى مَسِيرَةِ سِتَّةِ  
أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ مَنَى يَخْضَوْنَ الْجُمُعَةَ  
بِنَكْتَةٍ -

زہری سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور یہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر تھا۔ عطاء  
بن ابی رباح سے ہے کہا اس نے کہ منیٰ والے مکہ میں جمعہ کے لئے حاضر  
ہوتے تھے۔

۱۶۔ بیہقی شریف ۴۵۱ { ۳ } أخبرنا أبو عبد الله الحافظ حدثني أحمد  
بن الحسن الشافعي ثنا جعفر بن أحمد الحافظ  
ثنا الملق بن إبراهيم من كتابه آخر مجلس جلسه ثم مات  
قال أخبرنا ابن مهدي عن خالد بن عبد الرحمن السلمي عن  
نافع عن ابن عمر قال إنما الغسل على من يحب عليه الجمعة  
فإن الجمعة على من يأتى أهله -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اور کوئی  
بات نہیں غسل اس شخص پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے اور جمعہ اس شخص پر ہے  
جو رات تک اپنے اہل کو دیکھ سکے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جرات تک واپس گھر نہ آ سکے اس پر جمعہ واجب نہیں

۱۷۔ بیہقی شریف ۴۵۱ { ۴ } أخبرنا أبو بكر بن الحارث الفقيه ابنا



ابو محمد بن حیان ثنا ابراہیم بن محمد بن الحسن الاصبہا  
فی ثنا ابو عامر موسیٰ بن عامر ثنا الولید بن مسلم قال سألت الیث  
بن سعد فقال کلّ مدینة او قریة فیها جماعة و علیہم  
امیر امرا و ابا الجمعة فلیجمعہ بہم فان اهل الاسکندریة  
و مدائن مصر و مدائن سوا حلیہا کانوا یجمعون الجمعة  
على عهد عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما  
یا مریہنا و فیہا رجال من الصحابة و یاسنادہ ثنا الولید  
قال و اخبرنی شیمان حدثنی عن ابی سعید بن العاص انہ سأل  
عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن اقرئ  
التي بین مکة و المدینة ما شری فی الجمعة قال لحرم  
اذا کان علیہم امیر فلیجمعہ۔

ولید بن مسلم نے کہا کہ میں نے لیث بن سعد کو سوال کیا تو اس نے کہا ہر شہر یا قریہ  
جس میں جماعت ہو اور ان کا بادشاہ ہو جو جمعہ کا حکم دے تو لوگ ان کے  
حکم سے جمع ہو جائیں بے شک اسکندریہ والے اور مدائن مصر اور اس  
کے ساحل کے تمام شہر والے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما کے زمانے میں ان دونوں کے حکم سے جمعہ پڑھا کرتے تھے اور صحابہ بھی  
موجود تھے۔ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
کو سوال کیا کہ جو بستی تکتے اور مدینے میں ہے جمعہ کے متعلق دہاں کی حکم  
ہے کہا اس نے ہاں جب ان پر بادشاہ ہو تو چاہیے کہ جمعہ پڑھائے۔

- ۱۸۔ بخاری شریف  $\frac{1}{130}$  عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَنَابُؤُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَّانِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَاتُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ الْعَرَاتُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسَانَ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَاسِكُمْ تَطَهَّرُوا ثُمَّ لَيْسَ مَكْمُ هَذَا -

حضرت عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جمعہ کو اپنے گھروں اور گرد و نواح سے یکے بعد دیگرے چلے آتے تھے۔ پھر غبار میں آتے ان کو غبار اور پسینہ پہنچا ہوتا تھا۔ پسینہ تو بہنا تھا تو ان سے ایک انسان رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ میرے پاس تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پاک برتے تو نہاری یہ امامت کرا تا اس حدیث شریفہ جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کا ثبوت ملا

- ۲۱۔ نسائی شریف  $\frac{1}{404}$  { أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَخْضَرُونَ الْجُمُعَةَ -

قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جمعہ کے دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ مدینے کے گرد و نواح میں پہنچتے تھے تو جمعہ کی نماز کو حاضر ہوتے۔

## امام بخاری کا عقیدہ بھی مصر جامع کا اور حضرت

انس رضی اللہ عنہ کا شہر سے ۶ میل پر ظہر پڑھنا

۲۲۔ بخاری شریف ۱/۱۲۳ باب مِنْ اَيِّ تَوَقُّعِ الْجُمُعَةِ وَعَلَى مَنْ  
يُحِبُّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا كُودِيَ لِلصَّلَاةِ

مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتُ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ  
فَتُودِي بِالصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَخُذْ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا  
مَهَيَّتَ الْمَدَاءُ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَشْنُ فِي قَرْيَةٍ أَحْيَانًا  
يُجْمَعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجْمَعُ وَهُوَ بِالنَّارِ أَدْبَتِ عَلَى فَرْسٍ تَحْتَيْنِ  
باب ہے اس کے متعلق کرمہ کے لئے کہاں سے آیا جائے اور اللہ تعالیٰ کا فرما  
إِذَا كُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ کس شخص پر عائد ہوتا ہے  
اور عطاء نے کہا کہ جب تو قریہ جامعہ میں ہو تو جمعہ کے دن نماز کے لئے  
پکارا جائے تو تجھ پر لازمی ہے کہ تو اس کو حاضر ہو جائے اذالہ سنئے یا نہ سنئے  
اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکان پر ہوتے کبھی جمعہ پڑھ لیتے اور  
کبھی نہ پڑھتے اور وہ زمانہ میں تھے چھ میل پر

بخاری شریف کی حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صاحب  
عقیدہ بھی یہی تھا کہ شہر کے گرد و نواح والے اگر اپنے گھروں میں جمعہ کے دن ظہر ہی

پڑھ لیں اور جمعہ ترک کر دیں تو سنت ہے تارک صلوٰۃ نہیں ہیں لیکن اگر ظہر کو ترک کر دیں تو تارک صلوٰۃ لکھا جاتا ہے۔

## نوافل سے جمعہ مُعَاف ہو جاتا ہے

عید کے دن جمعہ اختیاری اور ظہر فرض ہوتی ہے

۳۳۔ ابو داؤد شریف ۱۵۳۱ {حدثنا محمد بن کثیر انا اسرائیل  
نا عثمان بن مغیرۃ عن ایاس

بن ابی رمة الشامی قال شہدت معاویۃ بن ابی سفیان  
دھویسأل زید بن ارقم قال اَشْهَدُ تَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِیدَیْنِ اجْتَمَعَا فِی یَوْمٍ قَالَ لَحْمُ  
قَالَ فَکَیْفَ صَنَعْتَ قَالَ صَلَّی الْیَعْدُ ثُمَّ رَخَّصَ فِی الْجُمُعَةِ قَالَ  
مَنْ شَاءَ اَنْ یَّصَلَّی فَلِیُصَلِّ زید بن ارقم رضی اللّٰہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین میں حاضر  
ہوا جو ایک ہی دن جمع ہو گئیں کہا اس نے ہاں اس نے کہا تو نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کیسے کیا کہا زید بن ارقم نے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
عید کی نماز پڑھائی پھر جمعہ میں رخصت دے دی۔ فرمایا جو شخص چاہے نماز  
جمعہ ادا کرے۔ اس حدیث سے تین مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) فقط عیدین کے ثابت کردیا کہ نماز جمعہ بھی مسلمانوں کے لئے عید ہی ہے۔

(۲) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن عید پڑھائی اور جمعہ کی رخصت دے دی۔ ظہر کی رخصت نہیں دی۔

(۳) نماز جمعہ ایسی حالت میں اختیاری امر ہے تو جمعہ کو جو اختیار اڑھے گا۔ وہ ظہر ہی اُس دن ضرور پڑھے گا۔ تو اسی لئے ہم جمعہ کو اختیاری پڑھتے ہیں۔ اور ظہر کو فرضی۔

۲۴۔ ابو داؤد و شریف ۱۵۳ { حدیثنا محمد بن الصفی و عمر بن حفص الوصابی المعنی قالنا باقیۃ

ناستجبة عن مغيرة الصبي عن عبد العزيز بن ربيع عن

ابي صالح عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم انه قال قد اجتمع في يومكم هذا عيدان فمن

شاء اجنوا من الجمعة وانا مجتمعون قال عمر عن شعبة

الوهريري رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال

اجتمع في يومكم هذا عيدان فمن شاء اجنوا من الجمعة وانا مجتمعون قال عمر عن شعبة

الوهريري رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال

اجتمع في يومكم هذا عيدان فمن شاء اجنوا من الجمعة وانا مجتمعون قال عمر عن شعبة

الوهريري رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال

اجتمع في يومكم هذا عيدان فمن شاء اجنوا من الجمعة وانا مجتمعون قال عمر عن شعبة

الوهريري رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال

اجتمع في يومكم هذا عيدان فمن شاء اجنوا من الجمعة وانا مجتمعون قال عمر عن شعبة

سکتی ہی نہیں تو جب جمع اختیار اُپڑھا جائے گا تو اختیاری چیز اور جمعہ عید کی طرح ہے  
 عید کے پڑھنے سے فرضی نماز نہیں مل سکتی تو جس دن عید پڑھی جائے گی پھر اختیاری  
 جمعہ پڑھا جائے گا۔ تو فرضی ظہر کسی صورت میں چھوڑی نہیں جا سکتی جیسا کہ عید کے دن  
 آپ نے جمعہ نہیں پڑھا۔ ظہر اور انفرادی اب فیصلہ تم پر ہے۔ چاہے عیدین کو پڑھ کر فرضی  
 نماز ظہر کے تارک بن جاؤ چاہے عیدین کو بھی ادا کر دو۔ اور ظہر فرضی نماز کو بھی ادا کر کے  
 اپنے ذمے سے فرض کا بوجھ بھی اتار دو ورنہ قیامت کو ظہر کا بوجھ تمہارے ذمے ہو گا۔ جس  
 کے ترک کا عتاب تم پر ضرر ہو گا۔

تم مدرسے والوں سے بھی دریافت کرو گے کہ لازمی مضمون اور اختیاری مضمون  
 میں کیا فرق ہے تو وہ بھی تمہیں اس کا فرق ضرور بتا دیں گے۔ کہ اختیاری مضمون میں غبر  
 ضرر ملتے ہیں لیکن اگر لازمی مضمون میں صغر ہو تو اختیاری مضمون پاس نہیں کر سکتا۔ لیکن لازمی  
 مضمون مل نہیں سکتا۔ لازمی مضمون میں پاس ہو جاؤ تو اختیاری مضمون کا مضائقہ نہیں وہ  
 تو کمی پر اکرانے کے لئے ہے۔

نماز جمعہ بارش کے دن معاف ظہر ہر روز میں ضرور پڑھیں

حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا جمعہ کو ترک کرنا

۲۵۔ البراد و شریف ۱/۱۵۱ { حدیثنا محمد بن کثیر انما ہمام عن قتادۃ  
 عن ابی سلیم عن ابیہ ان یوم حنین کان

يَوْمَ مَطَرٍ فَأَمَّا الْبُتِّيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَةً  
الصَّلَاةِ فِي التَّحَالِ -

عین کے دن بارش کا دن تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مژدن کو  
اٹھا دیا کہ نماز گھروں میں ادا کر لو۔ تو سب نے جمعہ کو ترک کر دیا اور ظہر گھر  
میں ادا کر لی۔

حدیث میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کو ترک کر کے ظہر

علیحدہ علیحدہ پڑھی

۲۶۔ ابوداؤد شریف ۱/۱۵۲ {حدیثنا نصر بن علی قال سفيان بن  
جليل اخبرنا عن خالد الحذاء عن ابي

قلاية عن ابي الميمون عن ابيه أَنَّهُ سَمِعَ الْبُتِّيَّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ الْحُدُ يُحْيِيهِ فِي يَوْمٍ مَرَجُوعَةٍ وَأَمَّا بِهِمْ مَطَرٌ  
لَمْ يَبْتَدِ اسْفُلُ لِقَائِهِمْ فَأَمَّا هُمْ أَنْ يَصَلُّوا فِي رَحَائِهِمْ -  
ابو یحییٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ مدینہ کے مقام پر جمعہ کے دن حاضر ہوئے تو مدینہ میں بارش صرف آئی ہوئی  
کہ جوتوں کے تلے بھی دتر ہوئے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم جاری  
فرما دیا کہ وہ نماز ظہر اپنے گھروں میں ادا کر لیں۔

کیوں ہی اب بتائیے فقیر نے اتنے محال جات جمعہ کے ترک کے پیش کر دیئے اور

جمعہ کے دن ظہر کو ادا کرنے کے پیش کر دیے کہ صرف بارش کے پھینٹے پڑ جائیں تو جمعہ صحت ادا  
ظہر پڑھے نہ کوئی ایسی حدیث شریف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھا دو کہ آپ نے تمام عمر میں  
کبھی ایک دفعہ بھی ظہر ترک فرمایا ہو۔ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا أَفَاتَقْتُمُ النَّاسَ  
الَّتِي وَقَعَتْ هَا النَّاسُ وَالْجَحَاةُ۔

جمعہ کے دن ظہر اور نماز جمعہ دونوں کو ادا کرنے کا حکم

۲۶۔ مسلم شریف ۱/۲۳۱ { حدیثی ابو غسان المسعی قال نامعاذو ہوا  
ابن ہشام قال حدیثی ابی عن مطر عن ابی العالیۃ  
الہام قال قلت لعبد اللہ بن الصّامیت لصلی اللہ علیہ وسلم الخبطة خلفاً  
أمرنا فیؤخر دون الصلوة قال فظوب فخذی ضربۃ اؤ  
جعتی و قال سألت ابا ذر عن ذالک فظوب فخذی و قال سأ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک فقال صلوا الصلوة  
یوقیتھا اذ اجعلوا صلوا تکرم معہم نافلة قال و قال عبد اللہ  
ذکرنا فی اقا شیخ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فخذی ابی ذر  
ابو العالیۃ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے کہا عبد اللہ بن صامت کو جمعہ  
کے دن امیروں کے پیچھے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہ نماز جمعہ کو ویسے پڑھتے  
ہیں۔ کہا ابو العالیۃ نے کہ عبد اللہ بن صامت نے میرے ران کو ایک تپکی دی جس  
نے مجھے تکلیف دی اور کہا عبد اللہ بن صامت نے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے  
سوال کیا تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے میرے ران کو بھی تپکی دے کر فرمایا کہ میں نے



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر نظر کر، پڑھ لو اور ان کے ساتھی (جمعہ) پڑھو و جمعہ نفل ہو جائے گا ابو العالیہ نے کہا اور عبد اللہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ران کو بھی اپنا ہاتھ مار کر تھپکی دی۔

صحاح کی اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو کہ جمعہ اگر بشرائط خود صحیح نہ ہو تو جمعہ کو باجماعت پڑھا جائے تو نفل ہوگا۔ اور نماز ظہر علیحدہ علیحدہ پڑھی جائے وہ فریضہ ادا ہو جائے گی۔ تو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز اور ظہر کی نماز دونوں کا ایک وقت میں پڑھنا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا۔

## نماز جمعہ ترک کرنے کا گناہ حدیث سے ادا ہو جاتا ہے

۲۸۔ ابو داؤد و شریف {۱/۱۵۸} حدیثنا محمد بن سلیمان الانباری نا محمد بن یزید و المتق بن یوسف ص

ایوب ابی العلاء عن قتادة عن قدامه بن وابرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فاتته الجمعة فليصبر أو ينصف أو يصاع حنطية أو ينصف صاع۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص سے جمعہ فوت ہو جائے بغیر عذر کے تو ایک مدہم حدیث کرے یا آدھا مدہم یا گندم کا ایک صاع یا ادرج۔ اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو کہ اگر کسی نے جمعہ ترک کر دیا

تکم اذ کم نصف صاع صدقہ کرے اور ظہر مزدور پڑھے۔ ظہر بھی اگر دے جائے تو اس کی  
تقاضی ادا کرنے کے بغیر کوئی رہائی کی صورت نہیں۔ گو لاکھ روپے صدقہ کارے۔

## صحابہ کرام نے جمعہ کو ترک کر کے ظہر پڑھی

۲۹۔ بیہقی شریف { ۳ / ۱۸۵ } حدیثنا عبد اللہ بن الحارث بن عمر محمد

بْنِ سَيِّدٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَدِّيهِمْ  
فِي يَوْمِ مَطْيَا اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ  
حَتَّىٰ مَكَانَ الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بَيْوتِكُمْ قَالَ فَاَنَّ النَّاسَ يَسْتَكْبِرُوْنَ  
ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَن هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ اَنَّ الْجُمُعَةَ عَزَمَتْ  
وَافِي كِبَاهُتْ اَنَّ اخْرَجَكُمْ فَمَشُّوْنَ فِي الْبُطَيْنِ وَالْمَطَرِ .

محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنه نے اپنے مؤذن کو بارش کے دن فرمایا جب تو اشدان محمد رسول اللہ  
کہے تو جی علی الصلوۃ نہ کہنا صلوا فی بیوتکم کہہ بیٹھ اپنے گھروں میں نماز ظہر  
ادا کرو۔ محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے عہد ابن عباس  
کے اس قول کو برا مانا یا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ  
یہ اس شخص کا فضل ہے جو مجھ سے اچھا ہے بے شک جمعہ یقینی ہے اور میں نے  
مکرہ سمجھا کہ تم کھڑے اور بارش میں چلو۔

۳۰۔ بیہقی شریف { ۳ / ۱۸۵ } حدیثنا عبد بن عمر محمد بن سعید

بْنِ زَيْدٍ بَنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ ذَكَرَ أَنَّ يَدْرِيْنَا

مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَزَاجٍ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَقَايَ النَّهَارُ  
وَأَقْرَبَ الْجُمُعَةِ فَشَوَّكَ الْجُمُعَةَ -

بے شک سعید بن زید بدری تھے۔ جمعہ کے دن بیمار ہو گئے تو چلا وہ اس کی طرف  
سورج چڑھنے کے بعد اور جمعہ قریب ہوا اور سعید بن زید نے جمعہ ترک کر دیا۔

عن اسمعيل بن عبد الرحمن ان ابن عمر  
۳۱۔ یہ بھی شریف { ۱۸۵ } دُعی یوم الجمعة وهو يتجهض للجمعة  
إلى سعيد بن زيد بن عمار بن نفيل وهو يموت فأتاه و  
شوك الجمعة -

سعید بن زید کی فوتیگی پر عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلائے گئے اور وہ  
سعید بن زید کی تبہیز کے لئے تشریف لے آئے اور جمعہ ترک کر دیا۔

عبد الله بن نافع عن أبيه فَرَفَعَهُ  
۳۲۔ یہ بھی شریف { ۱۸۳ } إني ألتفتي مبتلي الله عليهِ ومَلَعُوا قُلُوبَنَا  
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ بِخُرَاسَانَ  
نَقْصِرُ الصَّلَاةَ وَلَا نَحْتَمِمْ -

عبداللہ بن نافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ پھر اس روایت کو نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا اور روایت کیا ہم نے حضرت حسن رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عبدالرحمن بن سمرقہ کے ساتھ  
خراسان میں تھے۔ نماز قصر پڑھتے تھے اور جمعہ نہیں پڑھتے تھے۔

۳۳۔ یہ بھی شریف { ۱۸۲ } يذكروا عن أنس بن مالك أنه كان يأتي

مِنَ النَّارِ اِدْبَتْ عَلَىٰ فَرْخَيْنِ مِنَ الْبَصَرَةِ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَاجْتِنَانًا لَا يَشْهَدُهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ زاویے سے تشریف لاتے جو بصرے سے چھ میل کے فاصلے پر تھا۔ جمعہ کو حاضر ہوتے اور کبھی نہ بھی تشریف لاتے۔

۳۴۔ بہقی شریف ۱۷۵ { قال الشافعی وقد کان معہ بن لید و ابو ہریرۃ یكونان بالشجرۃ اقل من ستة امیال فیشهد ان الجمعۃ یدی عانہا ویروی ان عبد اللہ بن عمر و بن عاص کان علی مینین من الطائف فیشهد الجمعۃ یدی عہا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجرہ میں بستے تھے جو چھ میلوں سے کم تھا تو وہ دونوں جمعہ کو کبھی حاضر بھی ہو جاتے اور کبھی چھوڑ بھی دیتے اور روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص طائف سے دو میلوں پر تھے جو جمعہ کو حاضر بھی ہو جاتے اور ترک بھی کرتے۔

## جمعہ اور صبح کی سنتیں

صبح کی سنتیں ترک نہیں کر سکتے اگر وہ جائیں تو سوچ چڑھنے کے بعد ان کی قضائی پر یعنی پڑھنی ہے۔ لیکن نماز جمعہ کی کوئی قضائی نہیں ہے ظہر ہی ہے اب فیصلہ تم پر ہے۔

## صبح کی سنتوں کی فضیلت

۳۵۔ مسلم شریف ۲۵۱ { حدیثنا محمد بن عبید العنبری قال انا ابو عرائسہ عن قتادۃ عن ندراسۃ بن ادنی عن سعد بن هشام عن عائشۃ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعت دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔ اس لئے اگر وہ جائیں تو سوچ چڑھنے کے بعد ان کی قنائی ادا کرنی پڑتی ہے پتے کھ چکا ہوں۔

## جمعہ بغیر مصر جامع کے نہیں ہو سکتا

۳۶۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۶۹ { اخبرنا ابو طاهر الفقیہ ابن ابی عثمان البصری ثنا محمد بن عبد الوہاب ابن ابی یعلیٰ بن عبید ثنا سفیان بن زبید عن سعد بن عبدیدہ عن ابی عبد الرحمن قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا جَمْعَةَ وَلَا تَشْرِيْنَ إِلَّا فِيْ مِصْرَ جَامِعٍ۔

۳۷۔ کنز العمال ۲/۴۴ {

۳۸۔ تفسیر خازن ۲/۷۸ {

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ اندیدہ سوائے مصر جامع کے

نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی آیات سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے مصرحاً صبح کا ہونا ضروری ہے جس کے شرائط کی تشریح کلام خداوندی سے بیان ہو چکی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر شہر میں جمعہ پڑھا اور پڑھایا اور نہ ہی اپنے بستیوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ بڑے بڑے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بستیوں میں رہتے تھے۔ کیوں نہ کسی نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر میں بستیوں میں جمعہ پڑھایا۔ جو لوگ چھ سات سات میل یا اس سے دودھ والی وغیرہ جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے وہ کبھی بستیوں میں ہی پڑھ لیتے؟ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستیوں میں جمعہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہو یا آپ کے زمانے میں کبھی کسی صحابی نے بستی میں جمعہ پڑھا ہو۔ جیسا کہ تم دو آدمی بھی جمعہ پڑھ لیتے ہو۔ آپ کے زمانے کا ایک واقعہ دکھا دو تو فقیر انشاء اللہ العزیز اس کو مبلغات

## پچاس روپیہ نقد انعام دے گا

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا اِنَّا نَمُنُّ النَّاسَ اَلَّتِي وَّقَّوْهَا النَّاسُ  
وَالْجَنَاسَةُ۔

یا کسی دن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو ترک فرمایا ہو جیسا کہ جمعہ کو ترک فرمایا یا کسی صحابی نے ہی ایسے ظہر ترک کی ہو۔ جمعہ علاؤ ترک کرنا فقیر نے دکھا دیا۔ ظہر کا عمدہ ترک کرنا تم دکھا دو جمعہ اگر وہ گیا تو اس کے قائم مقام ظہر ہے جمعہ کی قضا نہیں۔ ظہر کا قائم مقام جمعہ تم دکھاؤ۔  
”سائل“: مولوی صاحب جو ان قرینہ تھا جس میں نبی علیہ السلام نے جمعہ ادا فرمایا تم کہتے ہو شہر کے علاوہ پڑھا ہی نہیں۔

”محمد عمر“ دوست! بات یہ ہے کہ آیت جمع جراثی میں نازل ہوئی تو پہلا جمع آپ نے وہیں پڑھایا۔ جب شارع مدد شرعیہ کو قائم فرمانے والا دہاؤں موجود ہے۔ امد ہزار ہا کا جمع بھی موجود ہے تو احکام مصر جامع تو پائے گئے باقی رہا تمہارا کہنا کہ وہ جمع بھی یہ غلط ہے کیونکہ جراثی میں قلعہ تھا امد قلعہ شہروں میں ہوتا ہے۔ رقیب اس جواب قریہ افندہ شرک ہے جو بستی اور شہر دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔ مصر جامع لفظ خاص ہے۔

## قریہ کا استعمال مصر جامع پر

زخرف ۲۵ { وَتَأْتُوا نَوَآءَ لَئِنْ شِئِلْ هَذَا الْقُرْآنُ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْفَرِثِيِّ عَظِيمٍ -

امد انہوں نے کہا کہ یہ قرآن کئے اور مدینے کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل ہوا۔ تو اس آیت کریمہ میں کئے اور مدینے کو اللہ تعالیٰ نے قرین فرمایا معلوم ہوا کہ لفظ قریہ بستی اور مصر جامع دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔

جراثی مصر تھا اور شارع امد کثرت اعداد نے اس وقت اس کو مصر جامع کا حکم بنا دیا جراثی میں آپ نے پڑھایا تو بعد ازاں آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دہاؤں جمعہ کو شروع رکھتے کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں جمع پڑھا دیا ہے تو ہم بھی اس سنت کو جاری رکھتے ہیں۔ حالانکہ بعد ازاں آپ کے زمانہ میں خبر کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھا گیا ہی نہیں۔ چلو جراثی تو تمہارے کہنے کے موافق اختلافی شہر ہو گیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت بڑی وسیع تھی اور جو صورت ایک جگہ ہی ہوتا تھا بہاں آپ پڑھاتے تھے۔ باقی سب اصحاب جمع کے دن ظہر ہی پڑھتے تھے یا تم کہیں سے ثابت کرو۔

کہ کوئی اور بھی کسی جگہ جمعہ پڑھنے کا مرکز بنا ہوا تھا اور فقہ نے حدیثوں سے ثابت کر دیا کہ دیہاتی اصحاب سفر کے آپ کی اقتدا میں جمعہ پڑھتے ورنہ گھر میں ظہر پڑھ لیتے۔

کلام خداوندی نے سورۃ جمعہ میں ذَرُّوا الْبَنِيَّةَ سے شہریوں کو جمعہ کی دعوت دی ورنہ رب کریم اگر جمعہ کی دعوت عام فرماتا تو فرماتا کہ جمعہ کے دن کاروبار چھوڑ دو یا اپنا شغل چھوڑ دو کوئی ایسا لفظ استعمال فرماتا جو دیہاتی شہری سب کو شامل ہوتا۔ جب اُس نے ذَرُّوا الْبَنِيَّةَ سے تخصیص فرمادی تو اس سے شہریوں پر جمعہ کا حکم عائد ہوا باقیوں پر نہیں پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جمعہ سے بعض کو چھٹی دے دی کہ بیمار کو جمعہ میں اگر تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں گھر ہی ظہر پڑھ لے عورت کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ بڑے کو چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ مسافر کو رخصت دے دی غلام کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ اندیک مدہوں تو ان کو بھی جمعہ کی چھٹی دے دی کہ تم بھی ظہر ہی پڑھ لو کیونکہ جمعہ جماعت کثیر سے ہوتا ہے جو لفظ جمعہ سے بھی واضح ہے دیہاتیوں کو رب کریم نے جمعہ معاف فرما دیا۔ قلیل کو بیمار عورت کو غلام مسافر کو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عنایت فرمادی اور پھر شہر کی تخصیص بھی شہر جامع سے ثابت ہو گئی کہ ایسا شہر ہو کہ جہاں حاکم وقت احکام شرعیہ کا حکم جاری کرنے والا ہو اگر ایسا حکم جس نے احکام شرعیہ کا قیام کیا ہو یا حدود شرعیہ کو محفوظ رکھا ہو موجود نہ ہو تو پھر بھی جمعہ نہیں۔ اور یہ بھی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ظہر پڑھی اور جمعہ کا اختیار بھی دے دیا اسی لئے ہم حدود شرعیہ کے قائم ہونے کی وجہ سے ظہر بھی پڑھ لیتے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے نخیاتہ جمعہ بھی ادا کر لیتے ہیں۔ جمعہ پہلے پڑھتے ہیں اور ظہر بعد میں



توجہ کے دلی میں ظہر کا پڑھنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا اور جمعہ کے دن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ظہر کی جماعت کا وقت نہیں - فرمایا اس لئے ہم بھی جماعت نہیں کرتے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہی پڑھنے کا ارشاد فرما دیا - ہم بھی اس دن علیحدہ علیحدہ ہی پڑھتے ہیں یہ بھی ذمہ داری شرع کی ہے - اور جمعہ کو پہلے اس لئے پڑھتے ہیں کہ چونکہ جمعہ میں اختلاف کئی ایسے بھی ہیں جو ظہر کے تارک ہیں - تو اگر ہم نے ظہر پہلے ادا کی تو ایسے شخص جمعہ سے محروم رہ جائیں گے کہ تم نے تو ظہر پڑھ لیا اب تمہارے پیچھے جمعہ نہیں پڑھتے تو اس لئے ہم جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر ظہر پہلے پڑھ لی تو جمعہ ضروری ہے کہ نفل ہو جائے گا - تو ہم پہلے جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر نفل ہوں تو ظہر تو ہر اور اگر جمعہ نہ ہو - ظہر بھی ادا کر لی تاکہ تارک الصلوٰۃ نہ بن جائیں - اب فقہائے احناف کا فیصلہ عرض کرتا ہوں

## جمعہ کے متعلق فقہاء احناف کا متفقہ فیصلہ

### مصر جامع کی تحقیق فقہ سے

- ۱- مراقی الفلاح ۳۰۸ } وَالْمِضْرُ عِنْدَ ابْنِ حَنِيفَةَ كُلُّ مَوْضِعٍ
- ۲- طحاوی شریف ۳۰۴ } لَهُ مُفْتًى وَآمِيَةٌ وَفَاحٍ يُنْفَذُ
- الْأَحْكَامَ وَيُعَيِّمُ الْحُدُودَ -

اور شہر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس موضع کو کہتے ہیں کہ جس کے لئے مفتی بھی اور بادشاہ بھی اور قاضی ہر جو احکام شرعیہ کو جاری کرے اور حدوں

شرعیہ کا قیام فرمائے۔

۲۔ مجمع الانهر ۱/۸۳ { لَا يُضَرُّ كُلُّ مَوْضِعٍ لَهُ أَمِيرٌ دَقَّاسٍ يَنْفِذُ الْأَحْكَامَ  
وَيَقِيمُ الْحُدُودَ۔

اور ظہر ہر اس موضع کو کہتے ہیں جس کے لئے بادشاہ اور قاضی ہو جو احکام و حدود  
کو جاری رکھے اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۳۔ حلیہ اولین ۱۵۰ { لَا تَجْمَعُ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ إِذْ فِي مَقْصِدِ  
الْمِصْرِ وَلَا تَجُوزُ فِي الْقَرْيَةِ يَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
لَا جُمُعَةٌ وَلَا تَشْرِيقٌ وَلَا فِطْرٌ وَلَا أَضْحَى إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ وَالْمِصْرُ  
الْجَامِعُ كُلُّ مَوْضِعٍ لَهُ أَمِيرٌ دَقَّاسٍ يَنْفِذُ الْأَحْكَامَ وَيَقِيمُ الْحُدُودَ  
اور جمعہ سوائے شہر جامع کے صحیح نہیں ہوتا یا شہر کی عید گاہ میں جمعہ سبیل میں جمعہ  
جائز نہیں واسطے قول علیہ السلام کے مصر جامع کے سوا نہ جمعہ جائز ہے اور نہ  
ہی تشریق اور نہ ہی نماز فطر یعنی نہ بڑی عید نماز ہو سکتی ہے نہ چھوٹی اور مصر جامع  
ایسا شہر ہے جس کے لئے بادشاہ ہو اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری رکھے  
اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۵۔ مبسوط السرخسی ۲/۲۲ { دَخَّاهُمَا الْمَذْهَبُ فِي بَيَانِ حَلِّ الْمِصْرِ  
الْجَامِعِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ سُلْطَانٌ أَوْ قَاضٍ  
۶۔ { لِإِقَامَةِ الْحُدُودِ وَتَنْفِذِ الْأَحْكَامِ وَنَا

قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَخَّاهُمَا الْمَذْهَبُ فِي بَيَانِ حَلِّ الْمِصْرِ  
الْجَامِعِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ سُلْطَانٌ أَوْ قَاضٍ  
مِصْرٍ جَامِعٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ

وَلَا يَنْظُرُ وَلَا أُضْحَىٰ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ وَلَا يَنْتَفِعُ إِلَّا بِالصَّغَابَةِ حِينَ  
فَتَحُّوا الْأَمْصَارَ وَالْمَشْرِقَ مَا اسْتَغْلَقُوا بِمَكْصِبِ الْمَنَاسِرِ وَبِنَاءِ  
الْجَوَامِعِ إِلَّا فِي الْأَمْصَارِ وَالْمَدَنِ وَذَلِكَ إِتِّفَاقٌ مِنْهُمْ عَلَى  
أَنَّ الْمِصْرَ مِنْ شَوَائِطِ الْجُمُعَةِ وَجَوَائِطِ مِصْرِيَا الْبَحْرَيْنِ۔

اور ہمارے لئے دلیل ہے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سوائے مصر جامع  
کے وجہ جائز اور نہ ہی تشریق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا سوائے  
مصر جامع کے نہ جمعہ نہ تشریق اور نہ عید اعظم اور نہ عید قربانی کی اس لئے کہ  
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب شہروں اور بستیوں کو فتح کر لیا  
تو انہوں نے سوائے بڑے بڑے شہروں کے کہیں جامع مسجدیں نہیں بنوائیں  
اور نہ ہی خطابت کے منبر رکھے اور یہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق  
مسئلہ ہے کہ بڑا شہر جمعہ کے شرائط سے ہے اور جو اٹا بھی بحرین کا شہر ہے  
جوانی شہر بھی ثابت ہوا اور حفصہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی خود قاضی بھی  
اور خود ہی حدود شریعہ کے ایسے قائم کرنے والے کہ دنیا کا کوئی مسلمان بادشاہ ایسا حدود  
شرعیہ کا قیام نہیں کر سکتا۔

۴۔ مبسوط للنسفی ۲/۲۳ { ثُمَّ فِي ظَاهِرِ التِّرْدَادِ لَا يَجِبُ الْجُمُعَةُ  
إِلَّا عَلَى مَنْ سَكَنَ الْمِصْرَ وَالْأَزْيَاتِ الْمَصِلَةَ

یا المیصر -

پھر ظاہر روایت میں ہے کہ جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس شخص پر جو مصر کا  
رہنے والا ہو اور جو شہر کے متصل محلے ہوں۔

## فہمہ اخاف کے نزدیک جمعہ اور ظہر کی نماز دونوں ادا کرے

۸۔ مبسوط للشرعی ۲/۲۲ { اِنَّ مُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِخْطَا وَقَالَ  
يُصَلِّيْ اَرْبَعًا اِخْتِيَا طًا وَذَا لِكَ جُمُعَتُهُ -

اہم مخرجہ اللہ علیہ اختیاط کیا ہے اور فرمایا اختیاطاً چار رکعت پڑھے اور  
یہ اس کا جمعہ ہے۔

۹۔ فتح القدیر ۱/۱۱۱ { وَ اِذَا اسْتَبَنَ عَلَى الْاِمْتِنَانِ ذَا لِكَ يَنْبَغِيْ اَنْ

۱۰۔ بحر الرائق ۲/۱۵۳ { يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ يَنْوِيْ بِهَا  
اٰخِرَ فَرَضٍ اَذْ رَكْعَتٌ وَثْنَتُهُ دَلَمَّا اُوْدِيَهُ  
بَعْدَ فَاِنْ لَمْ تَصِلْ الْجُمُعَةُ وَقَعَتْ ظَهْرًا وَاِنْ صَحَّتْ  
كَانَتْ ثَلَاثًا -

جب انسان پرچہ مثبت ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت بعد جمعہ کے پڑھے اس کے  
ساتھ نیت کرے آخر فرض کی جس کا وقت میں نے پایا اللہ ادا نہیں کیا تو اگر جمعہ صحیح  
نہ ہوتا تو ظہر ادا ہو جائے گی اور اگر جمعہ صحیح ہو گیا تو چار رکعت نوافل ہو جائیں گے۔

۱۱۔ فتویٰ عالمگیری ۱/۱۱۱ { ثُمَّ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ دَقَمَ الشَّكَّ فِيْ جَوَابِهَا  
الْجُمُعَةُ يَوْ قُوعِ الشَّكِّ فِي الْمِصْرِ اَوْ غَيْرِهَا

وَاَقَامَ اَهْلُهُ الْجُمُعَةَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا  
دَكَاتٍ وَيَنْوُوا بِهَا الظُّهْرَ حَتَّى تَوَلَّوْا لِقَمِ الْجُمُعَةِ مَوْقِعَهَا  
بَخُورٍ عَنْ عَهْدٍ فَرَضِ الْوَقْتِ بَقِيْنَ كَذَا فِي الْكَا فِي

وَهَكَذَا فِي الْمَحِيْطِ ثُمَّ اخْلَفُوْا فِي مَبْنَعِيْهِ اٰخِرَ ظَهْرِ  
عَلَيْهِ وَهَذَا حَسَنٌ وَالْاَحْوَطُ اَنْ يَقُوْلَ تَوَيْتُ اٰخِرَ ظَهْرِ  
اَذْرَكْتُ وَتَوَيْتُ وَلَمْ اُصَلِّهِ بَعْدُ كَذَا فِي الْقَضِيَّةِ فَنِي فَتَوَيْتُ هُوَ  
يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَمَّ الْفَاتِحَةُ وَالسُّورَةُ فِي الْاَسْرَابِ الَّذِي يُصَلِّي بَعْدَ  
الْجُمُعَةِ فِي دِيَارِنَا كَذَلِكَ اِلَى الثَّانِيَةِ خَاتِمَةٌ -

پھر جس موضع میں جمعہ کے جواز کا یا مصر کے شرائط میں شک ہو یا اس کے  
علاء اور اس نے اپنے اہل کے لئے جمعہ قائم کر لیا لائق ہے کہ جمعہ کے بعد چار  
رکعت نماز پڑھیں اس کے لئے نیت نماز ظہر کی کرے۔ تاکہ اگر جمعہ ادا نہ ہو سکا  
تو اس کی جگہ اس کے نمے سے جو وقتی فرض باقی تھا وہ ساقط ہو گیا فقہ کی  
کتاب کافی میں ایسے ہی ہے اور ایسے ہی محیط میں پھر انہوں نے اس کی نیت  
میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس پر آخر ظہر کی نیت کرے اور وہ  
زیادہ اچھا اور اسطرح ہے یہ کہے کہ میں نے آخر ظہر کی نیت کی جس کا وقت میں  
نے پایا ہے اور ابھی ادا نہیں کی اور فتویٰ میں ہے کہ لائق ہے کہ چار رکعت میں  
فاتحہ اور سورہ پڑھے جو ہمارے شہر میں نماز پڑھی جاتی ہے فتویٰ تمارا غائیہ میں بھی  
ایسے ہی ہے۔

## جمعہ اور ظہر کے متعلق شامی کا آخری فیصلہ

۱۲۔ شامی ۱/۳۸ { وَتَوَيْتُ اٰخِرَ ظَهْرِهِمْ  
اَدَّاءُ الظُّهْرِ

اور اگر لوگ بستی میں نماز جمعہ پڑھیں تو ان کو ظہر کی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

## عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ملا جمیون کا آخری فیصلہ

۱۳۔ تفسیرات احمدیہ ۴۶۰ {بَعْضُهُمْ أَذَقَ الظَّهْرَ فِي مَنْزِلِهِمْ ثُمَّ  
اسْتَعَاوَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَاکْتَدَوْهُمْ دَأْمُوا  
عَلَى أَدَائِهَا أَوْ لَا يَعْلَمُوا مِنْهُمْ بِأَتَاهَا مِنَ الْكِبَرِ شَعَائِرُ الْإِسْلَامِ  
وَالْتَزَمُوا بَعْدَهَا أَدَاءَ الظَّهْرِ بِكَثْرَةِ اشْتِكَاكِ فِي شَاهِبِهَا  
وَعَلْبَةِ الْأَدَّاهِ۔

بعض ان کے ظہر کو اپنے مکالموں میں ادا کر لیتے پھر جمعہ کی طرف دوڑنے اور  
ان کے اکثر پہلے جمعہ کو ادا کرنے پر ہمیشگی کرتے حالانکہ ان کو معلوم ہے کہ  
جمعہ شعاؤ اسلام کا بڑا نشان ہے اور اس کے بعد انہوں نے ظہر کی نماز کو بھی  
لازم ادا کیا کیونکہ جمعہ میں شلوک بہت ہیں ادا و حاکم کو غلبہ ہے۔

۱۴۔ کبیری ۵۱۲ {وَعَنْ هَذَا أَوْ عَنِ الْإِخْتِلَافِ فِي الْمَصْرُوقِ لَوْ أَنَّ كُلَّ  
مَنْ طَعِمَ وَقَعَ اشْتَاكِ فِي جَوَانِبِ الْجُمُعَةِ يَكْفِي أَنْ  
يُصَلِّيَ آسَاءَ بَعْدَ زَمْعَاتٍ دَيْنُوِي بِهَا الظَّهْرَ حَتَّى تَوَلَّوْهُ لَقَعَمَ الْجُمُعَةُ  
مَوْقِعَهَا مَخْرُوجٍ عَنْ عَهْدِهِ فَفَرْضِ النُّوْقَتِ بِيْطِينِ كَذَا أَلْفَا نَكَلَانِ  
اور جمعہ کے ان شرائط کی وجہ سے اور مصر کے اختلاف کی وجہ سے انہوں نے کہا  
ہے کہ جس موضع کے جواز میں شک ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت نماز ظہر ادا  
کرے تاکہ اگر جمعہ میں ادائیگی نہ ہوتی ہو تو اس کے ذمہ جو وقتی فرض تھا وہ



عَشْرَةَ كَعَابَاتٍ أَوْ سُدَّتْهَا وَادْبَعًا آخِرَ ظَهْرِ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةِ الْوَقْتِ  
علامہ شامی فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد دس رکعات  
پڑھے چار سنتیں چار آخر ظہر اور دو رکعتیں سنت وقت۔

### علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

۸۔ رفتویٰ خیر یہ جلد اول { اَمَّا بَعْدُ فَمَجْمُوعَةٌ لِّمَنْ يُّؤَيِّدُ اَدْبَعًا  
سُنَّةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ سُنَّةِ الْوَقْتِ  
فَهَذِهِ هُمُ الصَّحِيحُ الْمُخْتَارُ۔

اور احتیاط بتی میں یہ ہے کہ چار رکعت سنتیں ادا کر کے پھر جمعہ پڑھے پھر چار سنتیں جمعہ  
کی پڑھے پھر ظہر کی نماز ادا کرے پھر قضاء و سنتیں ادا کرے پھر یہی صحیح اور پسندیدہ فرمایا  
۱۹۔ مجمع الاخر ۱۵ { ثُمَّ كُلُّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشَّكُّ فِي جَوَانِبِ الْجُمُعَةِ  
يَنْفَوِيَتْ شَرْطُهَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ اَمَّا بَعْدُ كَعَابَاتٍ  
وَيَتَوَيَّهَا الظُّهْرَ لِخَيْرِ جُزْءٍ اَعْنِ فَرَضَ الْوَقْتِ بَيِّنِينَ لَوْ لَمْ  
تَقَعْ الْجُمُعَةُ مَوْتَحَهَا لَمَا فِي السَّكَانِ وَفِي الْقُبَيْةِ لِمَنْ لَبِثَ الشَّامِ  
لَمَّا ابْتَدَأَ اَهْلُ مَدِينَةِ بَاقِيَةِ جُمُعَتَيْنِ مَعَ اِخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ فِي  
جَوَانِبِهَا اَمَّا هُمْ فَمَتَّعَهُمْ بِاَدَاءِ الْاَدْبَعَةِ بَعْدَ الظُّهْرِ  
حَتَّى اِحْتِيَاطًا۔

پھر جس جگہ نماز جمعہ میں شرائط کے فوت ہونے سے شک ہو لاتی ہے کہ چار



رکعت نماز پڑھے اور پھر کی نیت کرے کہ اس کے ذمے جو وقتی فرض تھا وہ ادا ہو جائے کہ اگر جمعہ نہ جائز ہو تو وہ اس کی جگہ درست ہو جائے اور تنبیہ میں جو بعض مشائخ سے کہ جب اہل مرد و عجموں کے قلم کرنے میں مبتلا ہوئے تو ان کے جوازیں علماء کا اختلاف ہوئے تو اس زمانہ کے ائمہ نے حکم دیا کہ چار رکعت بعد نظر کی لازمی احتیاطاً پڑھی جاویں۔

حواات کی وجہ سے مختصر چند حوالہ جات پیش کئے ہیں جو احاث کے لئے کافی ہیں۔  
 اے حنفیت کے دعوے کرنے والو! فتہا نے فتویٰ دے دیا جو مذکور ہو چکا ہے کہ مصر جامع نہ ہو یعنی حدود شرعیہ کا اگر قیام نہ ہو تو ظہر ضرور پڑھو۔ یہ فقہا را حاث کا متفقہ فیصلہ ثابت ہوا اب ان شرائط کی عدم موجودگی میں بھی کوئی شخص ظہر چھوڑے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے۔ بلکہ اَفْضَلُ عِثَّتٍ مِّنْ اَتَّخَذَ الْاَلٰهُمَّ هَؤُلَاءِ کا راستہ اس نے اختیار کیا ہے کہ جو بلا شرائط ظہر کی نماز کو ترک کرتا ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت تک اذرا فرمایا اور جبہ تغضیبی جس کو میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار جو کہ فرمایا آپ کے زمانہ میں صحابہ کرام دیہاتوں والے کبھی اگر جمعہ ادا کرتے کبھی نہ آتے بلکہ گھڑوں میں ظہر ادا کرتے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی نماز فقہان شرائط کے باوجود پڑھنے کی اجازت بھی فرما دی اس لئے ہم بفضلہ تعالیٰ ہر جگہ اس اختیار پر مضمون جبکہ بھی ادا کرتے ہیں اور شرائط جمعہ کے نہ ہونے کی وجہ سے یعنی نفاذ احکام شرعیہ بھی نہیں اور حدود شرعیہ کا قیام بھی نہیں اس لئے ظہر کو بھی ضروری ادا کر لیتے ہیں جو سنت سے بھی اور فقہاء کے اقوال سے بھی ثابت ہو چکا ہے اس لئے ہم کو بھائی دونوں یوٹیوں کو ذمہ داری سے ادا کرتے ہیں اور مؤاخذہ خداوندی سے خود زدہ میں اب ملکاں کہ ہے جو احکام شرعیہ کے عدم نفاذ کے باوجود اور حدود شرعیہ سے قاصر رہنے کی بنا پر بھی

بلا شرائط عین فریضہ کو ترک کرتے ہیں وہ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ سے خائف نہیں ہیں۔

## منکرین کی کتابوں کے حوالے

تذکیر الانحوان ۲۵۲ {

گوچہ شرطیں سب سلیں تو رہے بھلا بے شبہ جمعہ وہاں کرنا ادا  
لیک جس جا شرط ہو کم اے فتا تو بھی جمعہ کو نہ ہرگز کر قضا  
ظہر بھی پڑھ لے تو بہتر کار ہے

انواع مولوی بارک اللہ ۳۹ {

جتنے شک جمعہ چھوڑے کیجئے مجھ ادا بعد جمعہ اعتیاد علی پٹی پڑھنی لازم آ  
آخر ظہر جو میرے ذمے نیت ایہ کریئے ہر رکعت چھ فائتم پچھ سوکٹ نال جوڑیئے  
فقہ کی کتابوں سے بھی ثابت ہو گیا قرآن و حدیث صحیح سے بھی ظہر بلا شبہ و جمعہ با  
شرائط ثابت ہو گیا اور نہ ہارے اکابرین نے تسلیم کر لیا گو دبی زبان سے ہی یہی اب فیصلہ  
تم پر ہے چاہے ظہر کو چھوڑ دو یا پڑھ لو یہ ذمہ ماری تم پر جائز ہوتی ہے اور ہوگی ہم نے سنا دیا  
ہم ذمہ مار نہیں دیں۔

# باب النوافل

## نوافل کا ثبوت قرآن کریم سے

(۱) بنی اسرائیل ۱۵ { وَمِنْ آيَاتِهِ فَطَعْنَا رَيْبَهُ نَائِلَةً لَّكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَ  
رَبُّكَ مَقَامًا مَّشْهُودًا -

اور رات کو تہجد پڑھیے آپ کے لئے نفل ہوں گے شاید آپ کو آپ کا رب مقام  
عمود پر پہنچا دے۔

(۲) الدھر ۲۹ { وَمِنْ آيَاتِهِ فَطَعْنَا رَيْبَهُ نَائِلَةً لَّكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَ  
رَبُّكَ مَقَامًا مَّشْهُودًا - اور رات کو اللہ کے لئے سجدہ کیجئے۔ اللہ کی تسبیح بیان کیجئے لمبی رات۔

(۳) المزمل ۲۹ { اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا - اِنَّ لَكَ فِي اللَّيْلِ سَبْحًا طَوِيلًا -

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ دن میں بھی ہر نماز کے بعد نوافل پڑھنے چاہئیں جو سبھا  
طویل سے واضح ہے اور جو لوگ دن کو نوافل ادا نہیں کرتے وہ اس آیت کریمہ سے اعراض  
کرتے ہیں۔

## رات کے نوافل

(۴) الدھر ۲۹ { وَمِنْ آيَاتِهِ فَطَعْنَا رَيْبَهُ نَائِلَةً لَّكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَ  
رَبُّكَ مَقَامًا مَّشْهُودًا -

اور رات کو خدا کے لئے سجدہ کیجئے اور لمبی رات رب کی تسبیح بیان فرمائیے۔ (نوافل ہے)

## نفل عبادت کرنے والے کا منہ قیامت کو سیاہ نہیں ہوگا

{ ۱۵۱ یونس ۳ } { الَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ شَتَّىٰ وَلَا ذِلَّةٌ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ -

جن لوگوں نے اچھی نیکی کی اور زیادتی بھی کی ان کے مونہوں پر سیاہی نہ چڑھے گی اور نہ ہی ذیل ہوں گے یہی ہیں جنہیں لوگ احسنو الحسنى۔ جو نیکیاں رب کریم نے مقرر یا فرض فرمائی ہیں اور زیادتے سے نفل عبادت ہے زرب کریم نے فرمایا کہ جو زائد عبادت نوافل پڑھتے ہیں۔ ان کے مونہوں پر سیاہی نہ ہوگی۔ تو ثابت ہوگا کہ جو نوافل کے تارکین ہیں ان کے مونہوں پر سیاہی ہوگی۔ اب فیصلہ تم کو کہ تارکین نوافل کے مونہوں پر سیاہی ہے یا نہیں۔

{ ۲۹ معارج ۱ } { إِذَا مَسَّهُ الْإِحْسَانُ خُلِيَٰ لَهُمْ عَاذٌ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا } { إِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ حَادِّثُونَ -

بے شک انسان کے عقیدے کا پیدا کیا گیا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے جزع فرع کرتا ہے اور جب اس کو کشادگی ہوتی ہے نیکی سے رگ جاتا ہے۔ مگر نماز پڑھنے والے جو وہ اپنی نمازوں پر قائم ہونے والے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے بھی زائد عبادت کرنا ثابت ہوئی۔

نوافل کے تارکین قیامت کو ذلیل ہوں گے

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعُوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ  
خَاشِعَةً أَبْصَادُهُمْ شِرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا  
يَدْعُوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَائِمُونَ -

اس دن پٹلی کھولی جائے گی اور سجدے کے لئے بلائے جائیگے تو سجدے کی طاقت نہ رکھیں گے (شرم کے مارے) ان کی آنکھیں نہجی ہوں گی ان پر ذلت چڑھی ہوگی (اس کی وجہ یہ ہے) کہ وہ دنیا میں سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ تندرست ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ دنیا میں فعلی سجدے کے تارک ہوں گے قیامت میں اُن کو سجدہ نصیب نہ ہوگا اور نہ ہی وہ دیدار الہی سے مشرف ہوں گے کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العزت کا ارشاد ہے لَقَدْ بُنِيَ عِبَادِي السَّوَابِلِ سُبْحًا وَشَرَفًا بِنَدْوَىٰ نَزَلَ فِيهَا رُوحُ الْقُدُسِ لِيُخَوِّطَ فِيهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِي۔ جو شخص دنیا میں تارک نماز بن جائے جب فوافل پڑھتا ہے تو میں بندہ کے قریب ہوتا ہوں۔ جو شخص دنیا میں تارک نماز بن جائے خداوند کریم کے قریب ہونے سے اُس نے دنیا میں اقبال کیا۔ قیامت میں شرم کے مارے تارکین فوافل کی آنکھیں اُدھنی نہ ہوں گی۔ سَيَذُورُونَ اِلَى السُّجُودِ۔ حالانکہ ملائکہ کہیں گے کہ رب کریم نے مومنین کے لئے اپنی زرانی پنڈلی کھولی ہے سجدہ کرتے تارکین فوافل جو کہ دنیا میں باوجود غدرت ہونے کے فوافل ترک کر کے قرب خداوندی سے اقبال کرتے ہیں اس لئے وہ یوم قیامت اپنی آنکھوں کو اوسنجانہ کر سکیں گے اور نہ ہی دیدار الہی کر سکیں گے تو سجدے سے بھی محروم رہیں گے اور جو لوگ دنیا میں دن کو ہر نماز کے بعد اور رات کو فوافل

پڑھتے ہیں۔ تو دنیا میں جب وہ نوافل پڑھتے تھے خدا ان کے قریب ہوتا تھا۔ قیامت میں جب بکریم نورانی پٹلی ظاہر فرمائے گا تو نوافل پڑھنے والے دیدار الہی کے سجدہ میں گرے گے۔

**فقہ ۲۹** {قَالَ اَوْ سَطِّهُمُ الْاَقْلُ لَكُمْ لَوْ لَا تَسْجُدُونَ قَا لَوْ اَسْجُدُ رَبَّنَا اِنَّا كُنَّا خَالِفِينَ نَاقِبُلُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ يَّتَلَاوُ مُوْنٌ قَا لَوْ اَيَا وَيْلَنَا اِنَّا كُنَّا حَاغِبِينَ۔

ان کے درمیان کا کہے گا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح (نوافل) کرو نہیں پڑھتے تو وہ کہیں گے ہمارا رب پاک ہے ہم ظالم تھے پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کے بعض بعض پر ملامت کرینگے کہیں گے کہ ٹائے ہماری ہلاکت ہم دنیا میں سرکش تھے۔

(۱) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نوافل کے تارکین قیامت کے دن اپنے سرکش ہونے کا اقرار کریں گے کہ ہم اپنی سرکشی اور تکبر سے نوافل ترک کرتے تھے۔

(۲) اس دن سَجُّنَا دِئْنَا کہیں گے لیکن اس دن کا اقرار فائدہ نہ دے گا۔

(۳) بعض تارکین نوافل بعض تارکین کو ملامت کریں گے کہ تم نے ہمیں کہا کہ نوافل زائد چیز ہے کوئی ضروری نہیں تو وہ جواب دیں گے کہ انہوں میں آج معلوم ہو رہا ہے اور ہلکا ہو رہا ہے یہ ہماری سرکشی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے نوافل ترک کئے۔

قرآن کریم سے نوافل کی ضرورت اور فائدہ ثابت کئے گئے اور تارکین نوافل کو جو نقصان ہو گا وہ قیامت کو انہیں معلوم ہو گا۔

اب فیصلہ تم پر ہے چاہے نوافل کو لازمی سمجھ چلے ہے ترک نوافل پر مجب رہو تم دنیا کسٹنے اظہار کرتے ہو کہ ہم بڑے خدا کے پکاری ہیں وگ مشرکین ہیں جن کو تم مشرکین مبتدعین کا خطاب دیتے ہو وہ دن رات نوافل اور ذکر میں مشغول رہتے ہیں اور تم نوافل کے تارک بن کر منہ پھیر لیتے ہو

کیا اسی کو توحید والا کہتے ہیں کہ جو عبادت خداوندی کا تارک ہو اس کا فیصلہ انشاء اللہ العزیز کریم قیامت ہوگا۔ فَتُبْصِرُ وَ يُبْصِرُونَ۔

## باب التراویح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بنی تراویح پڑھتے رہے

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۲}{۳۹۳}$  { حدثننا یزید بن ہارون قال اخبرنا  
ابراہیم بن عثمان عن المحکم عن  
مقمر عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عِشْرَیْنِ رَکْعَةً وَالْوُشْرَ۔  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
رمضان میں ہمیشہ سبیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے۔

(۲) مجمع الزوائد  $\frac{۳}{۱۴۲}$  { وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرَیْنِ رَکْعَةً وَالْوُشْرَ۔  
رداء الطبرانی فی المعجم والاوسط۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ  
رمضان میں سبیس رکعات اور وتر پڑھتے۔

## تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت مقرر فرمائی ہے

۴۔ نِسَائِی شَرِیف ۳۸۸ { حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَوَّضَ حَيَّامُ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَّتْ لَكُمْ مَقِيَمَهُ فَمَنْ مَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاجْتِبَاءً خَرَجَ مِنْ ذُمِّهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ -

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان کے دن کے روزے رکھے اور رمضان کی راتوں کو قیام کیا۔ ایمان و اعتقاد سے تو گناہ سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا ہے۔

نوٹ: رمضان شریف کی راتوں کے قیام سنت کا نام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تراویح فرمایا ہے اور جہاں رمضان شریف کے قیام اہل کافر ہوگا۔ تو ان کا نام تراویح ہوگا اور جہاں تراویح کا ذکر ہوگا۔ وہاں تراویح کی تعداد میں ہوگی۔

ستتم: اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ تراویح علیہم ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائیں۔ تہجد رب کریم نے پہلے فرض فرمائے اور بعد فَتَهَجَّدَ بِهِ نَائِلَةٌ لَكَ سے تہجد کر نفل فرمادیا تو جو لوگ رمضان کی رات کی تراویح کر تہجد کہہ دی تو وہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکبین ہیں جو اس حدیث شریف سے واضح ہے۔ تہجد قرآن کریم کی آیت قُمِ اللَّيْلَ سے فرض ہوئے اور فَتَهَجَّدَ بِهِ نَائِلَةٌ لَكَ



سے نوافل رہ گئے جو تمام سال رات کو پڑھے جاتے ہیں ان کی خصوصیت صرف رمضان میں نہیں تزاویع کی خصوصیت صرف رمضان میں ہے باقی سال نہیں۔

۵۔ کنز العمال ۲/۹۶ { شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ كُتِبَ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَاجْتِبَاءً

خَرَجَ مِنْ ذَنْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ (روایت عن عبد الرحمن بن عوف)

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف کا ایسا شاندار مہینہ ہے جس میں تم پر تمام مہینے کے سب سے فرض کئے گئے ہیں اور میں نے تم پر اس مہینے میں اس کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور ان کی راتوں کو ایمان اور یقین سے قیام کیا گیا ہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے پیٹ سے آج بگینا پیدا ہوا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جس مسلمان پر رمضان شریف کے روزے فرض ہیں اس کے لئے رمضان شریف کی راتوں کو تزاویع پڑھنا سنت ہے اور جس مسلمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک ہے اس کے فرائض بھی اذ روئے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناقص ہیں یعنی جو شخص تزاویع کا تارک ہے اس کے رمضان شریف کے روزے بھی ناقص ہیں۔

۶۔ کنز العمال ۲/۹۶ { اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدِ افْتَوَىٰ عَلَيْكُمْ مَسُوْمَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَاجْتِبَاءً وَيَقِيْنًا كَانَ كَقَاتِلِ الْكَاْفِرِ يَلَامُ مَنِ ارْتَدَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کے چھینے کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور رات کو قیام کیا ایمان اور لقین سے اس کی سابقہ زندگی کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریفہ ثابت ہے کہ رمضان شریف کے چھینے کے دن کو روزے رکھنا اور رات کو تراویح پڑھنا یہ لازم و ملزوم ہیں اور دونوں کی ادائیگی سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ ان کا تارک گناہوں سے پاک نہیں ہو سکتا۔ اور ان تینوں حدیثوں سے یہ بھی واضح ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کو نماز تراویح پڑھنا رمضان شریف کی ایک خاص متقل نماز ہے جو دوسرے مہینوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہوں نہیں فرمائی یہ حیش فرقة دہا یہ کا متقل رو ہیں ج کہتے ہیں کہ تراویح رمضان شریف کی متقل نماز نہیں بلکہ نماز تہجد کو ہی تراویح کہا گیا ہے لیکن یہ فرقہ چونکہ دینی عقل سے کورا ہے اس لئے یہ نہیں سمجھتا کہ نماز تہجد پہلے فرض تھی بعد میں سنت مقرر ہوئی اور نماز تراویح اخیر زمانے میں سنت مقرر ہوئی۔

خلیفہ ثانی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ کی خلافت میں بھی  
 بیس رکعات تراویح رائج رہیں،

۲ { حدیثنا وکیح عن مالک بن انس عن یحییٰ بن مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹۳ } سیدنا عمر بن الخطاب امیر رجلاً یحسب

بِحَضْرَةِ عِشْرِينَ رَكَعَةً۔

یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو بیس رکعات نماز پڑھائے۔

۸۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶ { وفقد اخبرنا ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن الحسین بن فنجویہ الدیوبی بالدامغان ثنا احمد بن محمد بن اسحق (قسی) انبا عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغری ثنا علی بن الجعد ثنا ابن ابی نوب عن یزید بن خصیمۃ عن السائب بن یزید قال کانوا یقتو من علی عہد عمہ بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی شہر رمضان لعشرین رکعۃ وکانوا یقرؤن بالمسین وکانوا یشوکون علی عصبہم فی عہد عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ من شدۃ الضیام۔

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں رمضان شریعہ کے مہینے میں بیس رکعت پڑھنے نئے اور اس میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لمبے قیام کی وجہ سے لوگ اپنی لائٹھیل پر تکیے لگانے نئے حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تراویح ثابت ہو گئیں۔

۹۔ السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ { انبا ابو احمد العدل انبا محمد بن جعفر النوفلی ثنا محمد بن اسحاق بن ابی ہریرہ ثنا ابن بکیہ ثنا

مالک عن یزید بن رومان قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقْتُمُونَ فِي رَمَانَ عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي رَمَضَانَ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً ۔  
یزید بن رومان سے روایت ہے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ  
کھڑے ہوتے تھے رمضان میں بیس ۲۳ رکعات کے ساتھ۔

مصطفیٰ اصلہ اللہ علیہ وسلم کے عہد تھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے زمانے میں  
بھی بیس رکعات تراویح رائج رہیں۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۲}{۳۹۳}$  { حد ثنا ابو بکر ثنا وکیع عن سفیان  
عن ابی اسحاق عن عبد اللہ بن قیس  
عن شہین بن شکر أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ وَالْوِشْرَ ۔  
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اہم مسجد شہریہ شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت  
ہے کہ وہ ہمیشہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے رہے۔

۱۱۔ السنن الکبریٰ  $\frac{۲}{۴۹۶}$  { وانباء ابو ذکریا بن اسحق انبا ابو عبد اللہ  
محمد بن یحقوق ثنا محمد بن عبد الوہاب انبا  
جعفر بن عون انبا ابو الخصب قَالَ كَانَ يُؤْمِنًا سُوَيْدُ بْنُ قُفْلَةَ  
فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَوَرَيْنَا عَنْ  
شَيْبَانِ بْنِ شَكْلٍ وَكَانَ مِنْ اصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتَمُّ فِي  
سَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَ يُؤْتَمُّ ثَلَاثَ وَفِي ذَلِكَ قَوْلُهُ ۔  
ابو خصب نے کہا کہ سويد بن غفلة رمضان شریف میں ہماری امامت کرتے تھے

ترپانچ تراویح یعنی پانچ چمکے، سببیں رکعات نماز پڑھانے اور شیریں شکل  
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے تھے وہ ان کو رمضان شریف کے پہلے میں  
میں رکعات تراویح اور تین دن پڑھانے اور روایت قوی ہے۔

۱۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۲}{۳۹۳}$  { حد ثنا وکیع عن حسن بن صالح عن ہشام  
ابن قیس عن ابی الحسن اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ  
رَجُلًا يَمْنِيْ بِهَمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً =

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ رمضان  
میں مسلمانوں کو سببیں رکعات تراویح پڑھائے۔

اکابرین اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تمام عمر میں تراویح پر رہا،

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۲}{۳۹۳}$  { حد ثنا حمید بن عبد الرحمن عن حسن  
عبد العزیز بن رفیع قَالَ كَانَ ابِي بَنِي  
كَعْبٍ يَمْنِيْ بِاَنَّ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً : وَيُحَرِّثُ  
ابن كعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام اور تابعین وصال  
اللہ علیہم اجمعین کو رمضان شریف میں میں رکعتیں تراویح اور تین رکعات پڑھاتے۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی تمام دنیا  
کے دارالاسلام مدینہ طیبہ میں رمضان شریف میں تراویح میں رکعات اور تین دن پڑھتی رہی جاتی رہی۔

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۲}{۳۹۳}$  { حد ثنا ابو معاویۃ عن حجاج عن ابی  
اسحاق عن الحارث اَنَّهٗ كَانَ يُؤْمَرُ

النَّاسُ فِي رَمَضَانَ بِالثَّلَاثِ عَشْرِينَ رُكْعَةً وَثِيُوسَتْرُ ثَلَاثٍ وَلَقِئْتُ قَبْلَ التَّكْوِينِ:

حادث سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف کے پہنچنے کی حالتوں میں لوگوں کو  
بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے اور دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۲}{۳۹۳}$  { حدَّثَنَا عِنْدَ رِجَالٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلْفٍ عَنْ رُبَيْعٍ  
وَالثَّانِي عَلَيْهِ خَيْرٌ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّهُ

كَانَ يُصَلِّيْ خَمْسَ سَبْعِينَ رُكْعَةً فِي رَمَضَانَ وَثِيُوسَتْرُ ثَلَاثٍ -

ابو بختری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف میں ہمیشہ پانچ چوکے  
نماز پڑھتے رہے اور بیشترین رکعات سے وتر کرتے۔

۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۲}{۳۹۴}$  { حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَاكِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
عَبِيدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ

فِي رَمَضَانَ خَمْسَ سَبْعِينَ رُكْعَةً وَثِيُوسَتْرُ ثَلَاثٍ -

علی بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ رمضان شریف میں پانچ چوکے رکعات اور  
تین رکعات وتر پڑھتے۔ نزدیک عربی زبان میں چوکے کہتے ہیں تو تراویح میں رکعات  
اور تین وتر ثابت ہوئے۔

۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ  $\frac{۲}{۳۹۳}$  { حدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ  
قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ

ثَلَاثَةَ وَعِشْرِينَ رُكْعَةً بِالْوُسْطَى -

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ ان کے زمانے میں مسلمان تیس (۳۳)  
رکعتیں جمع وتر پڑھتے تھے۔

۱۸۔ ترمذی شریف { ۱۱۹ } دَاكْتُوْا مَلِكًا عَلِيْمًا عَلٰی مَا رَوٰی عَنْ عَلٰی وَعُمَرَ وَعَنْ يُّوْهُمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ كِتَابُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيِّ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ هَكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يَمْلِكُوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً -

اور اکثر اہل علم اس پر عامل ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بیس رکعتیں روایت کی گئی ہیں اور یہی سفیان ثوری کا قول ہے اور ابن مبارک اور امام شافعی مرسلہ اللہ علیہ کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے شہروں میں مکہ معظمہ میں میں نے پایا کہ وہ بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۔ کنز العمال { ۲۹۸ } اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ لَيْلَةٍ رَمَضَانَ وَكَانَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٍ يُمَيَّنِيْ فِيْ لَيْلَةٍ مِنْهَا اِلَّا كُتِبَ لِلّٰهِ لَهٗ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ وَوُجِّهَ لَهٗ بَنِيًّا فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوْتَةٍ خُمْرَاءٍ لَهَا سِتُّونَ اَلْفَ بَابٍ يَكُلُ بَابٌ مِنْهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَوْشَجٍ بِأَكْوَاتَةٍ خُمْرًا اَوْ نَازِدًا مِّمَّا اَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ مَا قَدْ تَدْرَمَ مِنْ ذَنْبِهِ اِلَّا مِثْلَ ذَاكَ الْيَوْمِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاسْتَعْفَرَ لَهٗ عَدْلَ يَوْمٍ

سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلَوةِ الْعَدَاةِ إِلَى أَنْ تَوَادَى بِالنَّجَابِ  
وَكُنْ لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ يَسْجُدُهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ  
مَسْجِدَةً كَيْسِيرُ السَّائِبِ فِي ظِلِّهَا نَحْمِيَّةٌ عَامِرَةٌ (ابن سید،

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف کی پہلی رات آسمانوں کے دروازے کھل  
دیے جاتے ہیں۔ رمضان شریف کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں  
کیا جاتا اور رمضان شریف کی راتوں میں ایماندار آدمی جو نماز پڑھتا ہے  
ہر سجدے کے بدلے اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور جنت  
میں اس کے لئے سرخ یا قوت کا ایک مکان تعمیر کیا جاتا ہے جس کے ساتھ  
ہزار دروازے ہوتے ہیں۔ اس کے ہر دروازے میں سرخ رنگ کے یا قوتی  
جراد کا ایک سونے کا محل ہوتا ہے ایماندار آدمی جب رمضان شریف  
کا پہلا روزہ رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں رمضان  
شریف کے ہر دن ہی ثواب رائج رہتا ہے اور صبح کی نماز سے مغرب تک پورا  
رمضان شریف کا مہینہ روزانہ ستر ہزار فرشتہ اس کے لئے معافی مانگتا ہے  
اور رمضان شریف میں دن یا رات ہر سجدے کے ثواب میں جنت میں ایک  
درخت لگایا جاتا ہے جس کا سایہ اتنا وسیع ہوتا ہے کہ اس کے سائے  
میں پانچ سو برس گھوڑا دوڑایا جاسکتا ہے۔

کیوں بچی دلو بیو! تم مسلمانوں کو صرف آٹھ رکعات رمضان شریف کی راتوں میں  
پڑھانے ہو اور سنی مسلمان سب رکعات تزاویج پڑھاتے ہیں ایک سجدے کی ڈیڑھ



ہزار کی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ایک رکعت کے دو سجدے ایک رکعت کی تین ہزار نیکیاں تمام چھتیس ہزار نیکیاں بارہ رکعات میں تم نے مسلمانوں کو کتنا خسارہ دیا تم وہابی فرقہ خود بھی خسارے میں ہو اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر خسارے کی طرف لے جا رہے ہو خداوند کریم کا خوف کرو فقیر نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل سن کر ترویج کیا کر دیا اور ترویج کی آٹھ رکعات کا عقیدہ بنا کر تم نے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ میں رکھا ہوا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اجماع امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر رہے ہو۔

## پانچ روپے نقد انعام

اس شخص کو دیے جانے کے جو رمضان شریف میں آٹھ ترویج کی ایک حدیث پیش کرے۔  
 نقطہ: لفظ ترویج جمع ہے اس کا واحد ترویج ہے اور ترویج جمع کے استعمال ہوتا ہے اور جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے آٹھ رکعات پر ترویج کا لفظ استعمال ہوتا ہے آٹھ رکعات پر ترویج کا لفظ استعمال ہی نہیں ہو سکتا۔

## محدث امام نووی کا عقیدہ بیس ترویج پر تھا

۹۔ کتاب الاذکار اَعْلَمَاتُ صَلَوةِ التَّوْبِیْحِ سُنَّةُ يَا لُفَاتِ الْعُلَمَاءِ وَ هِيَ  
 لِلنَّوَوِيِّ ۸۳ { عِشْرُونَ رَكْعَةً يُسْتَمَرُّ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَرْبِيعِينَ كَرِهَ التَّوْبِیْحِ  
 کی نماز تمام علماء اہل حدیث کے اتفاق سے بیس ترویج سنت میں پروردگار پر سلام پھیرے۔

مسلمانو فقیر نے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء الراشدين المہدیین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، باقی اکابرین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین سے بیس رکعات تراویح ثابت کر دیں یعنی خیر القرون میں تراویح بیس رکعات ہی پڑھی جاتی رہیں اور نماز تہجد دو رکعات، چار رکعات، آٹھ رکعات اور بارہ رکعات پہلے فرض تھے بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح تجدد ربہ نافیلاً لکے سے نوافل کا حکم فرما دیا وہابی چونکہ عبادت خداوندی سے قیدی محروم ہے اس لئے اس نے نماز تراویح کو نماز تہجد میں دغم کرنے کی کوشش کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کو ایک کا حکم نہیں دیا یعنی خیر القرون میں نماز تہجد اور نماز تراویح کے ایک ہونے کا ثبوت کہیں ہے ہی نہیں نہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نہ تابعین نہ تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور نہ ہی محدثین نے یہ فتویٰ دیا یہ بدعت صرف ویکی شیل اہلحدیثوں کی ایجاد کردہ ہے نام تو اہلحدیث رکھا لیا لیکن عبادات، معاملات۔۔۔ بلکہ ہر قانون شرعی کو قرآن و احادیث اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اُلٹ کر حرمت خداوندی اور نجاسات غلیظہ کا عادی بنا کر مسلمانوں کو روحانیت سے عاری کر کے اسلام سے دور بنا دیا جو عبادت خداوندی کو بدعت کہے نفی عبادۃ سے گریز کرے اس جیسا خداوند کریم سے دور افتادہ کون ہو سکتا ہے انہی بنا پر اس فرقہ و طایفہ غیر مقلدہ میں ایک ولی اللہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہو گا اور نہ ہی ممکن ہے تمام اولیاء اللہ اغیاث و انتظام بیس رکعات تراویح پڑھتے رہے۔

وہاں بیو! اب بھی دنت ہے اپنی زندگی برباد نہ کرو اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین

کی مخالفت نہ کرو اپنے مولویوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ نہ دو  
بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع  
تابعین اور اولیاء اللہ اغیاث و انقطاب کی اتباع میں سب سے رکعت تراویح  
پڑھ کر قرب خداوندی حاصل کر لو یہ تمہارے دہائی طاق کل کو تمہارے کام نہ آئیں گے  
اور تمہیں عبادۃ خداوندی سے عمداً محروم رکھ رہے ہیں لیکن تم بیچارے ایسے سادے  
ہو کہ ان کی ظاہریت کو دیکھ کر پھنس جاتے ہو افسوس ہے ایک ٹیڈی پیہ گم  
ہو جائے فکر مند ہوتے ہو تمہارے طاق دن رات دنیا کے چندے کے پیچھے  
مارے مارے پھر رہے ہیں اور بغیر کمائی کے اپنی جائیدادیں بنا رہے ہیں اور تم ان  
کی اقتدا میں اپنے دین و دنیا میں خسارے کھا رہے ہو فرمان خداوندی ناسْتَبِقُوا  
الْخَیَیَاتِ کو قبول کر کے عبادت میں ترقی کی طرف بڑھو سوائے دہائیوں کے  
دینی خسارے کوئی پسند نہیں کرتا فَتَتَوَبُّوْا اِلٰی اللّٰهِ جَمِیْعًا اِیْہَا السَّالِیْنَ  
اب اغیاث و اولیاء اللہ سے صرف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے عقیدے کو عرض کر دیتا ہوں۔

## صلوة التراويح اوحضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰. غنیۃ الطالبین ۵۴۳ { وَصَلَوۡةُ الْبَتِّ اَوۡحُ سَنَۃُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَٰتُهَا لَیْلَۃٌ وَفِیْلُ لَیْلَتَیْنِ وَقِیْلُ ثَلَاثَا  
ثُمَّ اُنْتُظِرَہُ وَلَمْ یُجَاجِجْ وَنَالَ فَوُخِرَجَتْ لَهْرِ مَتَّ عَلَیْکُمْ ثُمَّ اِنْتَهَا  
اُسْتَدِیَحْتُ فِی اَیَّامٍ مَّرَعُۃً فُلُذَالِکَ اَضِیْفَ اِلَیْہِ لِاَنَّهُ اِبْتَدَہَا  
فَتَوَّ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذَالِکَ فِی  
اَیَّامٍ مَّرَحَلَا نَتِ اَبِی بَکْرٍ الصِّدِیْقُ وَصَدْرِہٖ مِنْ خِلَافَہٖ عَمْرٌ وَدُرِی  
عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عَمْرٌ بِنِ الْحَطَّابِ ہَذَہُ السَّجَدَاتُ مِنْ  
حَدِیثِ سَمِیْعَہٗ مِنْی ثَا لُو اَوْ مَا هُوَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَوَّلَ  
الْعُرْشَ مَوْضِعًا لَیْسَی حَضِیْدَۃُ الْقُدُسِ وَہِیَ مِنَ النُّوْرِ فِیْہَا  
مَلَٰئِکَتُہٗ لَا یَحْصٰی عَدَدُہُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ  
تَعَالٰی عِبَادَۃً لَا یَفْتَرُوْنَ سَاعَتَہٗ فَاِذَا کَانَ لَیَالِی شَہْرِ رَمَضَانَ اَشَادَ اللّٰهُ  
رَبِّہُمْ اَنْ یَنْزِلُوْا اِلَی الْاَرْضِ فِیُصَلُّوْنَ مَعَ یَعِی اَدَمَ فَاکُلُ مِنْ مَّہْمُ  
مِنْ اُمَّۃٍ مُحَمَّدٍ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ مَسْرُوۃٍ سَعَادَۃٍ لَا یُشْفٰی  
بِحَدِّہَا اَبَدًا فَقَالَ عَمْرٌ اِذَا ذَاکَ فَتَحْنُ اَحَقَّ لِهٰذَا الْجَمْعِ الْعَوَارِجِ وَیَسْنِہَا  
وَدُرِی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ اَنَّهُ اِذَا خَرَجَ فِی اَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ  
کَسَبَحَ الْقُرْآنَ فِی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ نُوَدِّ اللّٰهُ فَبَرَعُہُ کَمَا لَوَدَّ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بِالْقُرْآنِ

كَذَلِكَ يَرَوِي عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِي لَفْظٍ آخَرَ أَنَّ عَلِيًّا إِجْمَاعًا  
بِالْمَسَاجِدِ وَهِيَ تَرْوَاهُ بِالنَّاقِطِ وَبِالنَّاسِ يُصَلُّونَ التَّوَابِعَ ثُمَّ تَقَالُ  
مَوْلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عُمَا قَبْرِهِ كَمَا تَرَوُّهُ مَسَاجِدَنَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَلَنَ فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتِ اللَّهِ تَقْدِيرًا لَمْ  
تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَعْفِرُ لَهُ وَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى  
يُطْفِئَ ذَلِكَ الْقَنْدِيلُ . . . . . وَهِيَ عِشْرُونَ دَكْعَةً يَجْلِسُ  
عَقَبَ كُلِّ دَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ فِيهِ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ كُلُّ أَرْبَعَةٍ  
مِنْهَا تَرْوِيحَةٌ وَيُنَوِّى فِي كُلِّ دَكْعَتَيْنِ أَصْلَى رَكْعَتَيْنِ التَّوَابِعَ بِالسُّنَّةِ  
إِذَا كَانَ فَرْدًا إِذَا كَانَ أَمَامًا أَوْ مَأْمُومًا .

حضرت پیر مراد غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز تراویح نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جنہیں اپنے ایک رات کو پڑھا بعض نے کہا  
ہے کہ دو راتیں بعض نے کہا ہے تین راتیں پڑھیں پھر صحابہ کرام رضوان اللہ  
علیہم اجمعین نے آپ کی انتظار کی آپ تشریف نہ لائے اور آپ نے فرمایا اگر  
میں آجاتا تو تم پر صلوٰۃ تراویح فرض ہو جاتی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ  
میں شروع کی گئیں اسی لئے حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کی گئیں کیونکہ آپ نے ان کو  
شروع کیا۔ . . . . پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دھماکا ہوا اور حکم یہ ہوا  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں اور شروع خلافت حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ میں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ  
کوئی بات نہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تراویح کے متعلق مجھ سے حدیث سنی گئی

نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کوئی حدیث ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک مقام عرش کے قریب حفیظۃ القدس ہے اودہ نوری مقام ہے۔ ملائکہ کی رہائش گاہ ہے جن کا اندازہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ جو ایک آن بھی کوتاہی نہیں کرتے پھر جب رمضان شریف کی رات آتی ہے تو تمام ملائکہ اپنے رب کریم سے زمیں پر اترنے کی اجازت حاصل کرتے ہیں۔ تو وہ ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انہیں ملتا ہے یا وہ اسے ملتے ہیں تو وہ انسان ایسا یک بخت ہوگا کہ اس کے بعد بد بخت ہو سکتا ہی نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یہ سنت ہے تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ کو جمع فرمایا اور نزاد یح کی سنت کو جدی کر دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ اول رات تشریف لائے۔ تو آپ نے مساجد میں قرآن کرنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن فرمائے جیسا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے روشن فرمایا ہے اور اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اسد سر ہے الفاظ میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد سے گزریے اودہ مسجد قندیلوں سے منور تھی اور لوگ نماز نزاد یح پڑھ رہے تھے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو منور فرمائے جیسا کہ اس نے ہمدانی مسجدوں کو روشن کیا ہے۔ حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے گھروں سے کسی گھر کی قذیلوں سے سجایا تو فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اُنی ملائکہ کی تعداد ستر ہزار ہے۔ جب تک یہ قذیل لگائیں ہوتی ستر ہزار ملائکہ اس کے لئے خداوند کریم سے معافی مانگتے ہی رہتے ہیں۔ . . . اور صلوٰۃ تراویح کی گنتی میں رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے پیچھے بیٹھے اور سلام پھیرے تو یہ پانچ تراویح ہیں اور ایک تراویح چار رکعت کا ہوتا ہے اور ہر دو رکعتوں میں نیت کرے کہ میں دو رکعت سنت تراویح پڑھتا ہوں اکیلا ہو یا امام یا معتدی۔

یہ کہ اب زبنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اور چاروں ائمہ کرام کا بھی سنت تراویح کے متعلق یہی ثابت ہوا کہ تمام میں رکعات تراویح رمضان شریف میں پڑھتے رہتے تھے اب تنہا ہی مرضی پر ہے عمل کرو یا نہ

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

# باب الدعاء

## دُعاء کا حکم قرآن کریم سے

۱۔ الاعتراف ہے { اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔

اپنے رب سے دعا مانگو عاجز ہر کر اور آہستہ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اَدْعُوا صیغہ امر ہے اور تعلقہ ہے اَلَا فَرُّ لِلْوَجُوْبِ امر اکثر و جوب کا حکم رکھتا ہے تو خدا سے دعا مانگنا فرض ثابت ہوا جیسے حکم نماز ویسے حکم دعا کا۔

اس ارشاد الہی نے اپنے رب سے دعا مانگنے کا اعلان فرمایا اگر نماز کی دعا ہی کافی ہوتی تو نماز کا حکم ٹیکڑوں دفعہ ہر چپکا پھر دعا کی خصوصیت کیوں؟ ثابت ہوا کہ یہ دعا مانگنا ارشاد الہی نماز کے علاوہ بھی ہے اب جو شخص نماز ادا کر کے بعد میں اس حکم الہی کو ادا کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے تو ایسے شخص نے ارشاد الہی اَدْعُوا رَبَّكُمْ کو شکریے سے قبول کیا تو ارشاد الہی ہے۔

اِذْ تَاَذَنَ رَبُّكُمْ لَنْ يَسْكُرَنَّكُمْ لَا زِيْدَ لَكُمْ وَلَنْ يَكْفُرَنَّكُمْ  
اِنَّ عَذَابَ اِيْهِمْ شَدِيْدٌ۔



جب تھا کہ رب نے اعلان فرمایا البتہ اگر تم نے میرا شکر یہ ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دلوں کا املا کر تم نے انکار کر دیا بے شک میرا عذاب البتہ سخت ہے۔

اس آیت کریمہ نے ثابت کر دیا کہ شکر بیٹے کا اعلان بھی خداوندی ہے۔ اگر اعلان خداوندی دعا کو ہم نے عملاً قبل کر لیا۔ یعنی دعا مانگ لی تو یہ عمل دعا بھی اس کا شکر یہ ہے کہ یا اللہ ہم گناہوں کی وجہ سے میرے دربار میں دعا کا منہ تو پیش نہ کر سکتے تھے۔ لیکن حیرے اعلان نے ہماری حوصلہ افزائی فرما کر مانگنے کے لائق بنا دیا اس لئے ہم دعا مانگتے ہیں۔ اب اگر عملاً دعا سے رکستے ہیں تو وَلَئِنْ كُنْتُمْ إِلَّا عِدْلًا إِنْ كُنْتُمْ مُنْذِرِينَ گفنا رہے ہیں۔

(۲) بقرہ ۲۳ {وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ}

اور جب آپ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق تو میں قریب ہوں جواب دیتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کا جواب مجھ سے دعا مانگتے تو چاہیے کہ وہ دعا مانگنے والے میرے حکم کو بھی قبول کریں اور میرے ساتھ ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے کئی ارشادات خاصہ فرمائے جن سے چند عرض کر دیتا ہوں۔

(۱) اپنے سانچوں کو نگاہِ وحدت سے ملاحظہ فرما کر عبادی سے خطاب فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو میرا سوالی ہے تو کسی حاسد کو کیا مطلب عباد اپنے معبود سے سوال کیا ہی کرتا ہے مسائل عباد سے مسئلہ عنہ معبود ہے تو حاسد تجھے کیا؟ تو مائل جب دربار خداوندی میں ہاتھ پھیلا

کہ تضرع اور خفیہ سوال کرتا ہے تو اپنی عبودیت کو اپنے معبود کے دربار میں پیش کرتا ہے تو رب کریم اپنے بندے کے سوال سے تاثر ہو کر فرماتا ہے کہ میرا عہد ہے مجھے سائلانہ حیثیت میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگ رہا ہے تاکہ اپنی عبودیت کی دلیل پیش کرے تو۔

(۲) وہ کریم بندے کی دلجوئی فرماتا ہے کہ اِنِّیْ فَتْرِیْبٌ لِّہٖ بِنَدَہٖ اِذَا تَوَاطَّیْ عِبَادِیْ عِبَادِیْ کا احترام کرتے ہوئے میرے دربار میں سائلانہ ہاتھ پھیلاتا ہے تو میں قریب ہوں تو اس جملہ نے ثابت کر دیا کہ اگر تو اس کے دربار کا سائل بنے اور اپنے سوال کے ہاتھ دھو کر اس کے قریب تیرے قریب ہے اور اگر تو نے سوال نہ کیا تو اس کا عتاب آگے آتا ہے۔

(۳) اُجِیْبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا اِنَّ اِسْجَلَیْنَ بِلِیْلِ الْعِزَّتِیْنَ شَرْطُ لَیْلِ کُلِّ حَبِیْبٍ ترجمہ سوال کرے گا تو میں ہمتیں دوں گا اور تم اتنے متکبر ہو کہ مجھ سے سوال کرنے کو بھی سبوتا سمجھتے ہو تو تمہارا علاج اللہ ہے جس کے متعلق ارشاد الہی ہے۔

وَعَاكَ حَكْمُ خَدَاوَنْدِیْ اَوْرِ نہ مانگنے والا متکبروں میں شمار ہوگا

اور جہنم ٹھکانا ہوگا

۲۔ مومن ۲۴ } وَقَالَ رَبِّكُمْ اِذْ عُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَنْفَعُکُمْ  
عَنِ عِبَادَتِیْ سَیِّدٌ خُلُوْا مِنْ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔

استہوار سے پروردگار کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری دعا سے متکبر کرتے ہیں وہ مانگتے نہیں، جلدی جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

اس آیت کریمہ میں چنار شادات خداوندی کا انظار کرتا ہوں۔

(۱) وَقَالَ رَبِّكُمْ اذْخُوفِي نَے ثابت کر دیا کہ دعا مانگنا علاوہ نماز کے حکم خداوندی ہے اور رَبِّكُمْ ارشاد خداوندی نے ظاہر فرمادیا کہ جو تہارا ہر لحظہ پر مددگار ہے۔ وہ لاشاً فرما رہا ہے کہ اگر تمہیں میری ربوبیت کا اقرار ہے تو بھلا مجھ سے کچھ مانگو تو اگر تم نے دست سوال سدا دیکھے تو تم نے میری ربوبیت کا ہی اقرار نہیں کیا تو رب العزت سے دست مدد کے لٹکا مانگنا ربوبیت کو عملاً تسلیم کرنا ہے جیسا کہ پہلی آیت میں عبودیت کا اقرار کیا۔

(۲) اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِذَا دَعَاكُمْ تَوَقُّلْ کروں گا۔ ورنہ تمہیں جیسا کہ کہا جائے اگر لینا ہے تو بخند پیچیدہ۔ جب لینے والا ہاتھ پھیلاتا ہی نہیں بلکہ عار سمجھتا ہے۔ تو دینے والا کب دیتا ہے اُس کی ذات تو غنی عَنِ الْعَالَمِينَ ہے تو فرمایا اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں قبول کر دوں گا جب دعا مانگ کر اُذْخُوفِي پر عمل کر دے تو وہ نہ نہیں۔

(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبُرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ وَ اٰخِرِيْنَ نے اطلاق فرمایا ہے کہ جو اپنے رب کریم سے دعا مانگنے سے دور ہے۔

(۴) وہ تکبر ہے۔

(ب) اپنے رب سے دعا نہ مانگنے والے کی سزا جہنم ہے۔

(ج) دعا نہ مانگنے والا میرے دربار سے تکبر میں رہا تو سزا رب العزت سے جہنم میں ایسے ہوگی کہ جہنم میں ہی ذلیل کہے کے ڈالا جائے گا دنیا میں میرے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگ کر تَضَرُّعًا وَ خُفْيَةً پر تم نے عمل نہیں کیا لہذا آج تمہاری سزا جہنم کا اَخِرِيْنَ ہے۔

اب فیصلہ تم پر ہے چاہے نماز سے فارغ ہو کر دعا خداوندی میں مشغول ہو جاؤ دل

چاہے تو نماز سے فارغ ہو کر منکبوں کی طرح اٹھ جاؤ۔

(۴) اس آیت کریمہ میں رب العزت نے عَنْ عِبَادَتِي فرمایا مقام دعائیں دعا کو عبادت کا مترادف بنا دیا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو شخص دعا کا منکر ہے وہ عبادت خداوندی کا بھی منکر ہے تو یہ دلیل اس امر کی ہوئی کہ جس نے نماز کے بعد دعائیں مانگی اس کی عبادت نماز بھی قبول نہیں ہوئی۔

(۵) خداوند کریم کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنے والا خداوندی میں معکبر لکھا جاتا ہے۔

دعا سے منع کرنے والے کو بلا اِسلِ جہنم میں ڈالا جائے گا،

۴۔ مومنون ۱۹ { وَقَالَ اخْشَوْاَ فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْا اِنَّهٗ كَانَ سَمِیْعًا  
مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غُفِّرْ لَنَا وَارْحَمْنَا  
وَ اَنْتَ خَیْرُ الْمَرْحَمِیْنَ فَاَنخَذَ لَهُمْ سِحْرًا حَسْبًا اَنْتَ اَنْتَ  
یَ کَرِیْمٌ وَ كُنْتُمْ مِنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ۔

اور فرمائے گا رب کریم (قیامت کے دن) ذیل ہو کر جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے کوئی عذر نہ کرو۔ کیونکہ ایک فرقہ میرے بندوں سے کہتے تھے اے ہمارے رب ہمیں معاف فرما دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہتر ہے رحم کرنے والوں کا تو تم نے ان کو غماق بنایا حتیٰ کما انہوں نے تم سے میرا ذکر چھین لیا۔ حالانکہ تم ان سے ہنستے تھے۔

وَمَا كَا حَكْمِ حَدِيثِ مُصَاطَفَةِ أَصْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) ابوداؤد ۲۱۵ { حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَارٍ شَيْخُهُ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ ذَرِّعٍ عَنْ يَسِيعِ الْحَضْرِيِّ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ  
بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّعَاءُ مَعَ الْعِبَادَةِ  
قَالَ رَبُّكُمْ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ -  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا منجز ہے تمہارے رب سے  
فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(۲) کنز العمال ۱۴۷ { الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ عَنِ الْبَدَاءِ -  
براہین غائبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ دعا وہ عبادت ہے۔  
معلوم ہوا کہ جو شخص دعا کا تارک ہوگا وہ عبادت خداوندی کا منکرات ثابت ہوگا۔

(۳) ترمذی شریف ۲۱۴ { حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ مَعْمَرٍ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّعٍ عَنْ يَسِيعِ عَنْ النُّعْمَانِ  
بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ  
ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ  
يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا بے شک جو لوگ مجھ سے دعا مانگنے سے بکھر کر رہتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے معنی عبادت کے فرمائے اور رب کریم نے فرمایا کہ جو میری عبادت سے بکھر کر رہتا ہے وہ ذلیل کہے جہنم میں ڈالا جائے گا تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہوتا کہ جو شخص خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنے سے بکھر کر رہتا ہے دعا نہیں مانگتا وہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائے گا۔

اے محمد بن دعا! آیت قرآنی اور ترجمہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مکرر دعا کر جہنم کا اندھن فرما رہے ہیں اب تمہاری مرضی چاہے مذہبی تعصب سے خداوند کریم سے دعا مانگنے پر اکرٹ جاؤ اور ایمان کی ضرورت ہو تو دھڑے بندی کو چھوڑ کر اطاعت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کر کے خداوند کریم سے دعا مانگ لو اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو دعا لکھ کر ہے وہ خدا کی عبادت کا منکر ہے۔

حدیثنا علی بن حجر انا الولید بن مسلم عن  
 ۴- ترمذی شریف ۱۷۳ { ابی لہیعہ عن عبید اللہ بن ابی جعفر عن  
 ابان بن ابی صالح عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وَسَلَّمَ الدَّعَاءُ مَنَعُ الْعِبَادَةِ۔

۵- کنز العمال ۱۷۴ { (۱) الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

و عن البراء بن عازب،

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے

(۶) (۲)، الدَّعَاءُ قُلُّهُ الْعِبَادَةُ (عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

تو اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو شخص ہر عبادت کے بعد دعائیں مانگا اس کی عبادت بے سربے جیسا کہ ہڈی بغیر مغز کے بے سود ہے۔

(۷) اسْتَوَتْ الْعِبَادَةُ الدَّعَاءُ (عن ابی ہریرۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرن عبادت دعا ہے۔

(۸) الدَّعَاءُ سَلَاخُ الْمُؤْمِنِينَ وَعِبَادُ الَّذِينَ ذُنُوبُهُمْ كَسُمُومٍ

ذُالْأَرْضِ (عن علی)

دُعائے مؤمن کا ہتھیار ہے و دعائیں کافروں کے ہے۔ دُعَا سمانوں اور زمین کا فہ ہے۔

(۹) الدَّعَاءُ سِرُّ الدُّعَاءِ الْخَفِی (عن ثوبان)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا تقدیر الہی کی پٹ دیتی ہے۔

(۱۰) أَكْثَرُ مَوْنِ الدَّعَاءِ فَإِنَّ الدَّعَاءَ سِرُّ الدُّعَاءِ الْمُبْتَوْنِ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا۔

کہ خدا سے دعا زیادہ کرو اس لئے کہ دعا تقدیرِ برم کو الٹ دیتی ہے۔

(۱۱) الدُّعَاءُ يَسِّرُكَ ابْتِلَاءُ (عن ابی ہریرہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا بلا کبیر دیتی ہے۔

(۱۲) اِنَّهُ مَن لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں خدا اس پر غضب کرتا ہے۔

(۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ لَا يَدْعُنِيْ فِیْ اَغْضَبُ عَلَيْهِ

حدیث قوی ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے دعا نہیں مانگتا میں اس پر غضب کرتا ہوں۔

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگتا وہ غضوب علیہم کا مصداق ہے۔

۱۴- اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ

افضل عبادت دعا ہے۔ جو شخص دعا نہیں مانگتا اس نے افضلیت کو چھوڑ دیا۔

۱۵- لَبِثَ سِتِّيْ اَكْتُمُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پر دعا سے زیادہ اچھی چیز اور کئی نہیں۔

۱۶- لَا تَجْزُوْا عَنِ الدُّعَاءِ فَاِنَّهُ لَنُ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ دعا کے



ساتھ ہرگز کوئی ہلاک نہیں کیا جاوے گا۔

معلوم ہوا کہ دعا مانگنے والے کو ہلاکت نہیں آئے گی۔

۱۷۔ إِذَا أَسْرَأَ اللَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ لِعَبْدٍ أَدْرَكَ فِي الدَّعَاءِ أَخْذًا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی بندے کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔  
تو اس کو دعا مانگنے کی اجازت فرماتا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگا وہ مقبول خداوند نہیں ہے بلکہ  
مردود ہے۔

۱۸۔ ابن ماجہ ۲۸۰ { حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعلي بن محمد قالا  
شنا وكيع ثنا مليم المدني سمعت أبا صالح عن

أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
عن نبيذ ع الله سبحانه غضب عليه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے جس شخص نے اللہ سبحانہ سے دعا نہیں مانگی اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوتا

۱۹۔ ترمذی شریف ۲۰۰ { حدثنا أبو داود وسليمان بن الأشعث  
السجستاني ثنا قطن البصري ناجع بن

سليمان عن ثابت عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله  
وسلم لئن آل أحدكم ربه حلقه كلها حتى ينال شعته لعلهم  
إذا انقطع۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے

کہ تمہارا کوئی بھی ہوا اپنی تمام حاجتیں اپنے رب سے مانگے حتیٰ کہ جب اس کے جوتے کا تہبہ بھی ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگے۔

۲۰۔ ترمذی شریف ۲۰۰۳ { حدیثنا صالح بن عبد اللہ ناجع بن سلیمان عن ثابت البنانی أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال يسأل أحدكم ربه حاجته حتى يسأل الميتم وحته يسأله شعثه فعليه إذا نطقه وهذا أصح من حديث قطن عن جعفر بن سليمان -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چاہیے ہر مرد سوال کرے اپنے رب سے خواہ کوئی بھی تمہارا ہو حتیٰ کہ نمک کا بھی سوال کرے اور یہاں تک کہ جوتے کا تانگہ اگر ٹوٹ جائے تو خدا سے سوال کرے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دلوں حدیثوں سے ثابت ہوتا کہ ہر وقت خدا کا سوالی یہ ہے حتیٰ کہ جوتا ٹوٹ جائے تو اس کو گھڑانا موی سے ہو لیکن پہلے خدا سے دعا کر کے اس کے مانگنے والوں میں شامل ہو جائے پھر موی سے گھڑا لے اور ہڈیا کے لئے نمک درکار ہو غریب نہ ہو۔ بانہ سے لیکن پہلے خداوند تعالیٰ سے دعا مانگے کہ یا اللہ مجھے نمک عطا کر پھر بازار سے خریدے تاکہ خداوند کریم کے سوالیوں میں ہر وقت شامل رہے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو خداوند تعالیٰ کا ہر وقت سوالی بنادیں اور تم میں ایسے نمائندے بعد میں دعا سے روکتے ہو جو افضل العبادہ ہے۔ خداوند کریم ہر ایک کے خداوند کریم کے سوالیوں میں شامل کرے۔ اس اپنی ذرہ حاجت ہر وقت خداوند کریم سے مانگتا ہے۔ مسلمانوں بعض تمہیں دعا سے روکتے رہیں تم اپنے خداوند کریم سے دعا مانگتے رہو باقی رہی

یہ بات لڑکیوں کے لئے۔ تراس کو طریقہ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کرتا ہوں۔

## دونو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا از احادیث

## اپنے دونو ہاتھ پھیلا کر بھکاری بن کر بار خدائے میں دعا مانگنا

۲۱۔ مسلم شریف ۲۹۳ { حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ قال نا یحیی بن ابی بکر عن معمر بن شیبہ عن ثابت عن انس قال لَأَنْتَ تَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَمَ يَدِيهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَبْرِي بِيَاضِ الْبَطْنِ }۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا اپنے میں نے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دعا میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے کہ آپ کی دونوں بندوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۲۲۔ بخاری شریف ۹۳۸ { وَ قَالَ الْاَوَّلِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَ شَرِيكَ سَمْعَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ بَطْنِهِ }۔

یحییٰ بن سعید اور شریک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی دونوں انگلیوں کی سفیدی دیکھی۔

حدیثی علی بن عیسیٰ الجری حدیثنا الحسنین  
۲۳۵ متدرک ۵۳۵ { بن محمد القبا فی ثنا جمیل بن الحسن الجہنی

ثنا ابو ہمام محمد بن الزہرکان الہوازى ثنا سلیمان الیتمی  
عن ابی عثمان عن سلمان رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَسْتَفِیْ مِنْ الْعَبْدِ اَنْ یَّرْفَعَ  
اِلَیْہِ یَدَیْہِ فَاِذَا خَافَتْشَیْنِ هَذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ  
الْمُطْبَعِیْنَ وَلَمْ یُخْرَجْ جَاءَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب اللہ تعالیٰ بندے سے حیا کرتا ہے کہ اس کے آگے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں تو وہ ان دونوں کو خالی پھیرے۔

۲۵ کتاب الاسماء والصفات { اخبرنا ابو علی السمرقانی  
قال انا ابو بکر بن ناستہ قال  
نا ابو داؤد قال ثنا مرسل من افضل  
المصنفی ۶۹

الحرا فی قال ثنا عیسیٰ بن یونس قال ثنا جعفر یعنی بن میمون  
صاحب الاقطار قال حدیثی ابو عثمان عن سلمان قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ

حَتَّىٰ كَرِيْمٌ يَنْقِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هَذَا صَفْرًا  
كَذَا اَلْعَمَلُ الْاِسْطَاطِي -

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک تمہارا رب عزوجل ہی ہے کریم ہے - اپنے بندے سے چاکرتا ہے کہ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا دے تو وہ ان کو خالی پھیر دے -

۲۶ - المتدرک ۱/۵۳۶ { أخبرني أبو الحسن محمد بن الحسن ثنا

علي ومحمد بن موسى القرشي قال ثنا حماد بن عيسى ثنا حنظله بن أبي سفيان قال سمعت سائلاً عن عبد الله يحدث عن أبيه عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان إذا مَدَّ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَعَنَ يَرُدُّ هَذَا حَتَّى يَمْسَكَ بِهِنَّ وَجْهَهُ  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعائیں ہاتھ پھیلاتے ان کو نہ پھیرتے جب تک کہ ان کو اپنے ز پر نہ پھیر لیتے -

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعائیں ہاتھ پھیلاتے اور نہ پھیرتا بھی ثابت ہو گیا -

۲۷ - البرداء و شریف ۱/۲۱۶ { حدثنا عقبه بن مكرم ثنا مسلم بن قتيبة عن علي بن بنهان عن

مُتَاوَعَةً عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو هَكَذَا ابَّاطِنِ كَفْبِهِ وَظَاهِرِهِمَا -  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس طرح دعا فرماتے تھے اپنے  
دونوں ہاتھوں کی اندر کی پھیلیوں کے ساتھ دعا فرماتے اور ان دونوں کے  
ظاہر طرف سے ۔

۲۸۔ ابوداؤد شریف  $\frac{1}{216}$  } حد ثنا مؤمل بن الفضل الحماني  
نا عيسى يعني ابن يونس نا جعفر يعني  
۲۹۔ کنز العمال  $\frac{1}{146}$  } ابن ميمون صاحب الانباط حدثني ابو  
عثمان عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله  
وَسَلِّمُوا رُبَّكُمْ حَتَّى كَرِيْمٌ لِيَسْلُخَ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ  
إِنْ يَرُدُّهُمَا صِفْرًا -

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نہ بے شک تمہارا رب زندہ ہے ۔ کریم ہے اپنے بند سے حیا  
کرتا ہے جب بندہ دونوں ہاتھوں کو اٹھائے یہ کہ ان کو خالی ہاتھ لوٹے ۔

۳۰۔ ابن ماجہ  $\frac{1}{284}$  } حد ثنا محمد بن الصباح ثنا عائذ بن جبیب  
عن صالح بن حسان عن محمد بن كعب القرظي

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وَسَلَّمَ  
إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعُ بِطَوْنِ كَفْيِكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِيهَا

فَاِذَا خَرَا غَتًا فَاَمْسَحُوْهُمَا بِهَمَّاءٍ وَجْهًا -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ دعا مانگو اور دونوں ہاتھوں کی پشتوں سے دعا نہ مانگو پھر جب تو فارغ ہو جائے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر مل لے۔ اس حدیث شریف سے چار امدادات ثابت ہوئے۔

(۱) دعا سیدھے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سامنے اٹھا کر ہی دعا مانگی جائے۔ کیونکہ اِذَا اَحْرَفَ شَرْطُہے۔ توجہ دعا مانگی جائے سیدھے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہی مانگی جائے۔

(۲) جب خداوند کریم سے دعا مانگے تو دونوں ہاتھوں کی پٹھیں آسمان کی طرف نہ ہوں بلکہ ہتھیلیاں اوپر کی طرف ہوں تو جو لوگ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رانوں پر رکھ کر اَللّٰهُمَّ لَا مَا نَعْلَمُ لِمَا اَعْطَيْتَ الخ شروع کر دیتے ہیں وہ منکر ہیں اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب ہیں۔

(۳) جب دعا سے فارغ ہو تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرے۔

(۴) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جن ہاتھوں سے دعا مانگی جائے ان میں رحمت خداوندی نازل ہوتی ہے وہ متبرک ہو جاتے ہیں تو برکت کس لئے ان کو اپنے منہوں پر ملنا سنت ہے اگر اپنے ہاتھ دعا مانگنے سے متبرک ہو جاتے ہیں۔ اور تبرکاً ان کو منہ پر ملنا سنت ہے تو اولیاء اللہ کے ہاتھوں کو اگر تبرکاً چوما جائے یا منہ پر ملا جائے جو ہاتھ ہر وقت تسبیح و تحمید میں ملاتے رہتے ہیں تو یہ بھی تبرکاً جائز ثابت ہوتا۔

## ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا از کتب تفاسیر و احادیث

۳۱۔ تفسیر خازن ۲۱۵ | عن عبد اللہ بن عمر بن العاص  
 اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اُمَّتِي اُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ  
 اِذْهَبْ اِلَى مُحَمَّدٍ وَاَسْأَلْهُ مَا يُبْكِيكَ وَهُوَ اَعْلَمُ فَاَتَى جِبْرِيلُ وَاَسْأَلَهُ فَاخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللَّهُ يَا جِبْرِيلُ اِذْهَبْ اِلَى مُحَمَّدٍ وَقُلْ لَهُ اَنَا سَرَضِيكَ فِي اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْكَ  
 عروین عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا میری امت میری امت اور روئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جبریل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور ان سے دریافت کر کہ آپ کو کس نے رو لایا حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے سوال کیا تو آپ نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا جو اس نے کہا اسد وہ زیادہ اعلم ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور آپ کو کہہ دے کہ میں آپ کی امت کے متعلق آپ کو رضی کروں گا۔ اسد بڑا بد مذہب و دل گاہ۔

(۳۳) بخاری شریف ۹۳۸ { وقال الاويسى حدثني محمد بن جعفر



عن یحییٰ بن سعید وشريك سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَسَّيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ -

یحییٰ بن سعید اور شریک دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

۳۴۔ ترمذی شریف ۲ { حدیثنا یحییٰ بن عبد بن عبد مال

ابن هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يرفع يديه حتى يبداً وإبطيه يسأل الله مسألة إلا آتاه الله ما لم يرجئ -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جاپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ اس کی بغلیں ظاہر ہو جائیں سوال کرے اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال مگر اس کو اللہ تعالیٰ عطا کر دیتا ہے جب تک جلدی نہ کرے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے ورنہ نہیں اور اگر جلدی سے دعا مانگے تو یہی قبول نہیں ہوگی۔

اے مسلمانو! مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے تمہیں ثابت ہوگئی کہ جو شخص رُبد

خداوندی سے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا نہیں مانگنا اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور ہاتھ  
اٹھا کر دعا کرے تو مردود نہیں ہوتی اور جلدی کرے تو بھی مقبول نہیں اب تمہاری عزت  
پر منحصر ہے اگر تمہیں دعا کی منظوری مطلوب ہے تو دوبارہ خداوندی میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگو  
اگر تمہیں ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں تو رب العزت تمہاری دعا قبول کرنے پر مجبور نہیں ہے  
اس کی ذات بن ہاتھ پھیلائے بے پرواہ ہے۔

۳۵۔ کنز العمال ۱/۱۶ { مَا رَفَعَ قَوْمٌ أَيْدِيَهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
لِيَسْأَلُوهُ شَيْئًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى

اللَّهِ أَنْ يَضَعَ فِي أَيْدِيهِمُ الَّذِي سَأَلُوهُ  
یعنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف  
اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر کسی شے کے متعلق مگر اللہ تعالیٰ پر لازمی ہے کہ جہاں ہوں  
نے طلب کیا ہے اسی کے ہاتھوں میں رکھے۔

۳۶۔ ابن ماجہ ۲۸۳ { (بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدَّعَاءِ) حَدَّثَنَا  
أَبُو بَشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفِ شَانَ بْنِ أَبِي عَدَى عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مِجْرَنَ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ سُلْطَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَجِبُ مِنْ  
عَبْدِهِ أَنْ يُرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيُرَدِّدَهُمَا صَغِيرًا وَ  
قَالَ خَاتَمُ السُّنَنِ -

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہارا رب حیات ہے۔ کریم ہے اپنے بندے سے جہاں

کرتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے دست دعا اٹھائے تو وہ ان کو خالی ہاتھ  
پھیرے۔ اس مرثیہ ثابت ہوا کہ ابن ماجہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا اسی لئے باب فقہی رکھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۷۔ بخاری شریف { ۲/۹۳۸ } بَابُ رَفْعِ الْيَدِ فِي الدُّعَاءِ۔

ابو موسیٰ اشعریؓ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا

۳۸۔ بخاری شریف { ۲/۹۳۸ } وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ  
لَعَزَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ الْبَطْنِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۹۔ بخاری شریف { ۲/۹۳۸ } وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں  
ہاتھ اٹھائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا فرماتے

۴۰۔ ابوداؤد شریف { ۲/۱۶۱ } حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْحَلْبَجِيُّ نَاخَلْتُ بَنِي خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ لَيْعَى ابْنِ أَخِي أَنَّهُ عَنْ  
 أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 حَالِيًا وَرَجُلٌ يَصْنَعُ تَمْرًا دَعَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ  
 قَالُوا كُمْ أَمْرِيَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي دُعِيَ  
 بِهِ أُجِيبَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس وقت ایک آدمی نماز پڑھتا تھا پھر دعا مانگتا  
 تھا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ سب حمد تیرے لائق ہے تیرے  
 سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری شان ہے زمین اور آسمانوں کو تو پیدا کرنے والا  
 ہے۔ اے جلال و اکرام والے اے قیوم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ضرور اللہ تعالیٰ کے اسم عظیم کے ساتھ دعا مانگے تو قبول کی جاتی ہے  
 اور جب اسم اعظم کے وسیع سے سوال کیا جاوے تو عطا کیا جاتا ہے۔

حدیث نامہ مسند و سلیمان بن داؤد  
 ۴۱۔ ابو داؤد و شریف { ۶۱۸ } اَعْتَمَدُ وَ هَذَا حَدِيثٌ مُسَدَّدٌ

قَالَ ابْنُ الْمَعْتَمَرِ قَالَ سَمِعْتُ دَاؤُدَ اظْفَادِي قَالَ حَلْبَجِيُّ ابْنِ  
 مُسْلِمٍ الْجَلْبَجِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ  
 رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنَّكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ  
 لَا شَرِيكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي خَائِصًا  
 لَكَ وَاهْلِيَّ فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ  
 وَالْاِكْرَامِ اِهْرِ سَمْعَهُ وَاسْمِعْهُ اللهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ  
 نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ قَالِ سَلِيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبِّ  
 السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ اللهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَبَّيْ اللهُ  
 وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اللهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اور سلیمان رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی غاڑ ادا کرنے کے بعد دعا اور اگتھا  
 دعا پڑھی، الخ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے دعا پڑھتے،

۴۲۔ ابو داؤد شریف ۴۱۹ {حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی  
 ناعبد العزیز بن ابی سلمہ عن عمہ

المباحثون ابن ابی سلمہ عن عبد الرحمن الاعرج عن عبید اللہ  
 بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب قال کان النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم اذا سلم من الصلوة قال اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا

تَدَّمْتُ دَمًا أَخْرَجْتُ وَدَمًا اسْرَدْتُ وَدَمًا اَعْلَنْتُ وَدَمًا اسْرَنْتُ  
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ إِلَّا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ -

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے تو بعد ازاں ہمیشہ یہ دعا فرماتے  
(آخر تک دعا پڑھ لیں)

۴۳۔ ابو داؤد و شریف  $\frac{1}{219}$  { حدیثنا مسلم بن ابراہیم نا شعبہ  
عن عاصم الاحول و خالد الحذاء عن

عبد اللہ بن الحارث عن عائشة عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ  
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
جب بھی سلام پھیرتے فرماتے اے اللہ تو سلامت ہے اور غیر کی طرف سے سلامتی  
ہے بابرکت ہے تو اے جلال و اکرام والے ۔

ہر نماز کے بعد دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ہے

۴۴۔ ابو داؤد و شریف  $\frac{1}{220}$  { حدیثنا عبید اللہ عن عمر بن مبرور  
نا عبد اللہ بن یزید المقرئ ناجیۃ  
۴۵۔ مستدرک شریف  $\frac{3}{243}$  { بن شریح حدیثی عقبہ بن مسلم یقول

حدیثی ابو عبد الرحمن الجبلی عن الصنابحی عن معاذ بن جبل ان  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ بیدہ و قَالَ يَا مَعَاذُ  
وَاللّٰهُ اِنِّيْ لَأُحِبُّكَ فَقَالَ اُوْصِيْكَ يَا مَعَاذُ لَا تُدْعِنِيْ فِيْ دُبُرِكَ  
صَلٰوةٍ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ  
عِبَادَتِكَ وَاَوْصِيْ بِذَلِكَ مَعَاذُ الصَّنَابِحِ وَاَوْصِيْ بِهِ الصَّنَابِحِ  
ابا عبد الرحمن -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا میں تجھے اے معاذ وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد نفل ہر یا فرضی اس دعا کو ہرگز چھوڑنا نہیں۔ دُعا فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کی حشر معاذ نے صنابحی کو وصیت فرمائی اور صنابحی نے ابو عبد الرحمن کو وصیت فرمائی۔  
متذکرہ کی حدیث کی سند یہ ہے۔

اخبرنا الحسين بن الحسن بن ايوب ثنا ابو يحيى بن ابي ميسرة  
ثنا عبد الله بن يزيد المقرئ ثنا حيرة بن شريح سمعت  
عنه بن مسهر يقول حدثني ابو عبد الرحمن الجبلي عن الصنابحی  
عن معاذ بن جبل الخ

کیوں بھائی عامل بالحدیث کھلانے والو! جی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی ارشاد ہر نماز کے بعد دعا مانگنا ضروری ہے۔ خواہ سنتیں ہوں یا نوافل یا فرضیں۔ یہ دعا

ماگنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابت ہو اور تم کہو کہ کسی دعا کی ضرورت نہیں اب فیصلہ تم کو ہو کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل ہو یا تارک اور ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی وصیت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا مانگنے والے کی قیامت کے دن

شفاعت فرمائیں گے

۴۶۔ کنز العمال ۱۸۳ { مَنْ دَعَا جَهْلًا لِّالدَّعَوَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنِ جُجَّتَهُ وَفِي الْعَالِيَيْنِ دَرَجَتَهُ اَوْ فِي الْمُقَرَّبَيْنِ دَرَجَتَهُمَا دَارِجًا (طبرانی عن ابی امامہ)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے ہر نماز فرضی کے بعد میں اس کے لئے میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہو گئی۔ (دعا مذکورہ بالا پڑھئے۔

۴۷۔ کنز العمال ۱۸۳ { مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ نَقَدْنَا اِكْتَالَ بِالْخَرِيبِ الْاَوَّلِيَّ مِنَ الْاَجْرِ وَطَبَّ عَمْرٍَا زَيْدٌ بِنِ اَرَقَمَ



نیدین ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جس شخص نے ہر نماز کے بعد تین دفعہ پڑھا۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا  
 يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 تو اس کو جہنم کے ساتھ قراب پیمائش کر کے ملے گا۔ (یعنی ثواب کثیر ملے گا،

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے تو اپنے دونوں  
 دست پاک اٹھا کر دعا فرماتے

۴۸۔ ابوداؤد و شریف ۲۱۶ | احمد ثنا قتبۃ بن سعید نا ابن لہیقہ  
 عن حفص بن ہاشم بن عتبہ بن  
 ابی وقاص عن اساب بن یزید عن ابيہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَزَعَمَ يَدَيْهِ مَسْمُومًا  
 وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔

ساب بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اپنے  
 دونوں دست پاک کو اپنے رخ انور پر پھیرتے۔

اے دوستو! اب تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بصیغہ ماضی استمراری ہمیشہ دست پاک اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہوا اب بھی اگر تم انکار کرو تو تمہیں خداوند سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور نیکی۔

۴۹۔ کنز العمال ۲۸۹ { عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا دَفَعَ يَدَيْهِ وَ  
إِذَا فَرَغَ رَدَّهُمَا عَلَى وَجْهِهِ (دک)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب فارغ  
ہوتے تو ان دونوں کو منہ پر پھر لیتے۔

۵۰۔ کنز العمال ۲۹۱ { رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدَّعَاةِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ  
حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم ہمیشہ دعائیں اپنے سینہ کے برابر اپنے دونوں دست پاک اٹھاتے تھے۔

۵۱۔ مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ { وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي  
الدَّعَاةِ حَتَّى يَمْسَحَ بِمَاضِ الْبَطْنِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہمیشہ دعائیں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی

نظر آئی۔

عن السائب بن يزيد عن ابيه ان النبي  
 ۵۲۔ مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ { صلى الله عليه وسلم كان اذا دعا رفع  
 يده مع وجهه يديه رفا البیهقی الاحادیث الثلاثة  
 فی الدعوات المبسود (ترجمہ گزر چکا ہے،

۵۳۔ ابن عساکر ۶ { اخراج الحافظ عن ابيه عن جده أنه قال  
 كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا  
 دعا رفع يديه واذا فرغ ردها على وجهه وفي لفظ اذا  
 مد يديه في الدعاء لم يرسلها حتى يمسح بها وجهه  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم۔  
 جب بھی دعا کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، اور جب فارغ ہو جاتے  
 تو ان کو اپنے رخ اندر پھیر لیتے۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب بھی تم دعا پڑھو اپنے  
 دونوں ہاتھ کی پتھیلیاں اٹھا کر مٹھا پڑھو

۵۴۔ کنز العمال ۱۱۱ { سئلوا الله ببطون اكنفكم ولا تسئو  
 بظهور رها۔ (طب عن ابی بکر)  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اپنے ہاتھوں کی پتیلیوں سے اور اس کو نہ سوال کرو اٹھے ہاتھوں سے۔

۵۵۔ کنز العمال ۱/۱۱۱ { سَلُوا اللَّهَ بِبَطْنِ الْكَفِّمْ وَلَا تَسْلُوا بِظُهُورِهِمْ فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَاسْتَحُوا بِهَا وَجْوهَكُمْ (دعوت ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سیدھے ہاتھوں سے اللہ کو سوال کرو اٹھے ہاتھوں سے سوال نہ کرو تو جب تم نارغ ہو جاؤ تو اپنے مونہوں کو ملو۔

۵۶۔ کنز العمال ۱/۱۱۱ { إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعْ بِبَطْنِ كَفَيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا۔ (دعوت ابن عباس)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اپنے ہاتھوں کی پتیلیوں کے اندر کی جانب سے دعا مانگ اور ان کی پشتوں سے دعا نہ مانگ۔

۵۷۔ کنز العمال ۱/۱۱۱ { إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبَطْنِ الْكَفِّمْ تَسْلُوا بِظُهُورِهِمَا۔ (عن مالک بن یسار اسکر)

مالک بن یسار سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم اللہ سے مانگو اپنے ہاتھوں کی سیدھی پتیلیوں سے مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے نہ مانگو۔

۵۸۔ المستدرک ۱/۳۴ { وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مَرْوَنِ ثَنَا

ابوالموجہ ثنا سعید بن ہبیرہ ثنا وہیب بن خالد عن صالح  
بن حیان عن محمد بن کعب القزلی عن ابن عباس قال قال  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ  
فَسَأَلُوهُ بِطُورٍ أَكْفَكُمُ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهِمَا فَسُحُورُ  
بِهَاتَا إِلَيَّ وَجْهِيكُمْ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اپنے ہاتھوں کی سیدھی ہتھیلیوں سے  
مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے ناگوار اور پیرانی کرانے سے منع فرما۔

۵۹۔ ابوداؤد و شریف ۲۱۶ { حدیثنا سلیمان بن عبد الحمید البصری فی  
أَقَالَ قَرَأَتْهُ فِي أَهْلِ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ

عیاش حدیثی ضمضم عن شریحنا ابوطبیبہ ان اباجہریہ  
اسکوفی حَدَّثَنَا عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ اسکوفی ثمالی عن ابی ان  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَسَأَلُوهُ  
بِطُورٍ أَكْفَكُمُ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهِمَا قَالَ ابوداؤد  
قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ عِنْدَنَا صَحِيحٌ يَعْنِي مَالِكُ بْنُ يَسَارٍ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے سوال کرو تو اپنے  
دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے کرو اور ان کی پشتوں سے نہ کرو۔

اب تم اپنے ایمان سے فیصلہ کرو کہ تم خداوند کریم سے دعا کرتے ہی نہیں اور اگر بعض لوگ  
دعا پڑھتے ہیں تو ان کے دونوں ہاتھ رانوں پر پڑے ہوتے ہیں اللہ اہم اغفر لی انہ پڑھ

ہے ہی۔ تو تم نے ہاتھوں کی پٹھریوں سے سوال کیا اور منکر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئے۔

۶۰۔ کنز العمال ۱/۱۶۲ { اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاَسْأَلُوْهُ بِطُوْنِ اَكْفِكُمْ  
ثُمَّ لَا تَرْدُّوْهَا حَتّٰی تَمْسُكُوْا بِهَا وَجْهَكُمْ

فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ لِّهَا سِرْكَةً اِبْنِ نَصْرٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ  
بْنِ اَبِي مَغِيْثٍ ۔

۶۱۔ کنز العمال ۱/۱۶۲ { اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاَسْأَلُوْهُ بِطُوْنِ اَكْفِكُمْ وَلَا تَلُوْا  
بِظُهُورِهَا وَاسْكُوْا اِيَّهَا وَجْهَكُمْ دِه طَب

لک عن ابن عباس )

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنا ہو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی پٹھریوں سے مانگو اور ادا لے ہاتھوں سے نہ دعا کرو اور دونوں ہاتھوں کو اپنے مونہوں پر نہ رکھو۔

دعا دونوں ہاتھ اٹھا کر ہی ہوتی ہے

۶۲۔ ابوداؤد شریف ۱/۲۱۴ { حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاوَهِيْتُ يَحْيٰ  
ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

رَافِعِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَطْلِبِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
اَلَسْأَلُ لَكَ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذَّ وَ مَنَكِيْنِكَ ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا سوال کرنا یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھائے۔  
 اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم سے سوال کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ (دوسرا سوال نہیں)  
 اس حدیث شریف سے صاف واضح ہوا کہ خداوند کریم سے سوال بغیر دونوں ہاتھ اٹھانے کے ہوتا ہی نہیں۔

## نوافل کے بعد دعا

۴۳۔ ترمذی شریف ۱۵۰ { حد ثنا سويد بن نصرنا عبد الله بن المبارك  
 ثنا ليث بن سعدنا عبد ربه بن سعيد  
 عن عمران بن ابي افس عن عبد الله بن نافع بن العيص عن  
 ربيعة بن الحارث عن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم الصلوة مثني تشهد في كل ركعة  
 وتخشع وتضع راسك وتضع يديك تقول سترفعها  
 الى ربك مستقبلا بيظن خيما وجهك وتقول يارب يارب  
 ومن لم يفعل ذاك فهو كذا وكذا -

فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے اور ہر جہڑے پر تشہد ہے  
 اور خشوع کرنا ہے اور عاجزی کرنا ہے اور سکون کرنا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں

کو اپنے رب کریم کی طرف اٹھائے جمائے اپنی ہتھیلیوں کی انور کی جانب کو سیدھا کر کے اپنے مونہ کی طرف کرے اور دعا کرے اے میرے پالنے والے اے میرے پالنے والے ادب جس شخص نے ہاتھ نہیں اٹھائے محروم ہے۔

(۱) ادب جس شخص نے ہر دو رکعت کے بعد التحیات نہیں پڑھا تو اس کی نماز بھی بچی ہے

(۲) جو خشوع اور عاجزی نہیں کرتا بلکہ مدبار خداوندی میں اگر کڑکھڑا ہوتا ہے۔ اس کی نماز بھی بچی ہے۔

(۳) اور جس کو نماز میں سکون نہیں کبھی ادھر ہاتھ ہلاتا ہے کبھی داڑھی نوچتا ہے کبھی سر کھلاتا ہے کبھی کپڑوں کو درست کرتا ہے کبھی مزہ ہاتھ پھیرتا ہے اس کی نماز بھی ناقص ہے ایسے ہی۔

(۴) جس شخص نے نماز کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے خداوند سے دعا نہیں مانگی اس کی نماز بھی کامل نہیں ادھر یہ ہے۔ اسدِ رحمت خداوندی سے محروم ہے۔

## ہر ذکر کے بعد دعا اور سید شریف

۴۴- جلاء الافہام ۲۹۳ { الحدیث ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّہُ قَالَ وَ اِنَّہُ قَالَ وَ

اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ اِذَا مَرُّوْا بِمَحَلِّ الذِّکْرِ  
قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَتَعَدُّوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اٰمَنُوْا عَلٰی  
دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا  
مَعَهُمْ حَتّٰی یَبْقِعَ غَمًا ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰی لِهٰؤُلَآءِ



لَا يَسُوجُونَ مَخْفُونَ اَلْهَمَّ وَاَهْلُ الْحَدِيثِ فِي مُسَلِّمٍ وَ  
 هَذَا سِياقُ مُسَلِّمٍ اِبْرَاهِيمُ الْكُشِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اِسْلَامِ  
 بن عجلان حَدَّثَنَا ابو عثمان السَّهْمِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ  
 اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَئِدَاتِ كِي هِي۔ کہ  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں۔ سیر کرنے والے  
 جب وہ ذکر کے حلقے کے پاس سے گزرتے ہیں ان کا بعض بعض کو کہتے ہیں بیٹھ جاؤ  
 تو جب قوم ذکر کرنے والوں کی نماز کرتے ہیں تو فرشتے ان کی دعا پڑھتے ہیں کہتے ہیں  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے ہیں تو ان کے ساتھ فرشتے بھی صلوٰۃ پڑھتے  
 ہیں جیسی کہ وہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ پھر فرشتے بعض بعض کو کہتے ہیں۔ ان جماعت  
 ذاکرین کو خوشخبری ہر اپنے رب کی طرف بجنٹے ہوئے لوٹیں گے۔

## نماز کے بعد وود شریف اور دعا

۴۵۔ ابو داؤد شریف {۱۲۵} حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بن حَنْبَلٍ نا عبد الله بن

حميد بن هافى ان ابا على عمر بن مالك حَدَّثَنَا اَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَه  
 بن عبید صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يَقُولُ سَمِعَ  
 رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ اِنْ صَلَّوْا بِي  
 لَمْ يُجِدْ اللهُ وَلَمْ يَصَلِّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَجَلْ هَذَا لَكُمْ

دَعَا فَقَالَ لَهُ أَوْ لغيرِهِ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِمَ وَالْتَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لِيُعْمِدْ بَعْدَ مَا شَاءَ -

فضالہ بن عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی سے روایت ہے اس نے کہا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک شخص کے متعلق جو نماز کے بعد دعا مانگتا ہے اس نے نہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر آپ نے اُسے بلایا تو اس کو فرمایا اور اُس کے علاوہ جب بھی تنہا راکھنا پڑے تو اللہ تعالیٰ کی بزرگی کے ساتھ شروع کرے اور اللہ پڑھتا پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر درود شریف کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

۶۶- کتاب الاذکار للنووی ۲۶ { عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْتَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيُعْمِدْ بَعْدَ مَا شَاءَ - ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۶۷- ترمذی شریف ۱۸۶ { حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ الْمَقْرِيُّ نَاحِيوَةً قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَاشِمٍ ابْنَ عَمِّ ابْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ إِجْرَاءً أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ  
 نَسَمًا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَحْتَلُّ هَذَا ثُمَّ دَعَا فَقَالَ  
 لَهُ أَوْ لَحِيْرِهِ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدُءْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالنَّبِيِّ عَلَيْهِ  
 ثُمَّ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُ بَعْدَ مَا  
 شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا کہ نبی  
 نازکے بعد دعا مانگتا ہے۔ لیکن اس نے بعد شریف نہیں پڑھا تو نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی ہے پھر آپ نے اس کو بلایا اسے فرمایا اور اگر  
 کو سمجھایا کہ جب تہارہ اگر کسی بھی نازک ادا کرے پھر چاہیے خداوند کریم کی حمد و ثناء کہ پھر  
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث حسن  
 صحیح ہے۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں یَدْعُو اِنِّی صَلَّوْا کا جملہ ہے جس سے ثابت ہوا  
 کہ نازکے بعد دعا مانگنا ناز میں شامل ہے جس نے نماز پڑھ کر دعا نہیں مانگی اس کی نماز مکمل ادا  
 نہیں ہوئی جیسا کہ اس کے بعد والی دوسری حدیث میں صاف الفاظ مذکور ہیں۔

۴۸۔ ترمذی شریف { ۲/۱۸۶ } حافی الخمرانی عن علی الجبیتی عن فضالہ  
 بن عبید قال بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا

إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ عَجَلَتْ اَیَّہَا الْمُصَلِّی اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعْدَتْ  
فَاَحْمَدُ اللہَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلَّی عَلَی لُثْمَ اَدْعَہُ قَالَ لُثْمُ صَلَّی بِجَلِّ  
اٰخِرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللہَ وَصَلَّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمُ اَیَّہَا الْمُصَلِّی اَدْعُ تُحِبُّ  
ہذا حدیث حسن۔

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے درمیان رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا پھر اس نے  
نماز ادا کی تو پڑھا اللھُمَّ اغفر لی وادھبنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا اسے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی ہے؟ جب تو نماز پڑھے تو تجھے  
بھیٹنا چاہیے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کہ کیونکہ وہ حمد کے لائق ہے۔ کہ اس نے تمہیں  
عبادت کی توفیق دی، اور مجھ پر درود پڑھو دعا مانگ اللہ تعالیٰ سے کہا فضالہ  
راوی نے کہ آدمی نے نماز اس کے بعد ادا کر لی پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو اس شخص کو نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اسے نمازی دعا مانگ (اب) تیری دعا قبول کی جائے گی۔ یہ  
حدیث حسن ہے۔ مجمع الزوائد ۱/۱۱۱ : میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

## حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

۶۹۔ جلالہ لا فہام ۳۵ { من حدیث عن عمرؓ فی الباب مارواہ  
الترمذی فی جامعہ من حدیث نصر بن

شمیل عن ابی قراۃ الاسدی عن سعید بن المسیب عن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تَصْلِيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ دعائے آسمان اور زمین کے مریان ٹھہری رہتی ہے۔ ایک ذرہ دعا سے اللہ کی طرف نہیں پہنچتا حتیٰ کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔

## عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۴۰

۴۰۔ جلاء الافہام لابن قیم ۲۹۵ { دَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ جَلِيْدٍ حَدَّثَنَا  
اسْمَاعِيْلُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي اسْمٰخٍ عَنْ ابِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا اُنْذِرْتَ اَنْ تَسْأَلَ حَاجَةً فَاَنْذِرْ اَبَا الْمُنْذِرِ وَالتَّحْيِيْدَ وَالتَّنَاسُّعَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَدْعُ بَعْدَ ذَلِكَ اَخْرَجَ اَنْ تُصِيبَ حَاجَتَكَ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کے لئے سوال کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے شروع کرے اور حمد بیان کرے اور ثنا کہے اللہ تعالیٰ کی جو اس کا اہل ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر بعد میں دعا مانگے تو

بے شک زیادہ لائق ہے کہ تو اپنی حاجت کو پہنچے۔ یعنی قبول ہو جائے۔  
اس حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہوا کہ دعائیں جب تک مرد  
شریف نہ پڑھے دعا خداوند کریم کی طرف سے مردود ہوتی ہے اور جب مردود شریف پڑھے  
تو مقبول ہوتی ہے۔

## حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ

۱۔ فتح الکبیر للسیوطی ۱۱۵ { عَنْ عَلِيٍّ الدُّعَاءُ مُجْتَوِبٌ عَنِ اللَّهِ حَتَّى  
يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِهِ۔  
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا  
داخل و قدر رہتی ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت  
پر درود شریف نہ پڑھے۔

دُعَائِي إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ پورا پورا ہکرو و شریف پڑھنے کا ثبوت  
”سوال“ بعض مقامات پر لوگ دعائیں درود شریف پڑھنے سے پہلے اِنَّ اللّٰهَ وَ  
مَلَائِكَتَهُ پورا پڑھتے ہیں پھر تمام درود شریف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں کیا اس کا ثبوت  
ہے۔

محمد عمر: جناب آپ کے سب سے بڑے کی کتاب حدیث سے فقیر ثبوت پیش کر  
دیتا ہے۔ - نیچے -

۲۔ جلاء الافہام مصنفہ ابن قیم ۲۹۴ { قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الْحَافِظُ

حد ثنا عبد الرحیم بن محمد مسلم قال عبد الله بن احمد بن محمد بن اسيد حد ثنا اسمعيل بن يزيد حد ثنا ابراهيم بن الاشعث الحنصاني حد ثنا عبد الله بن سنان بن عقبة بن ابی عائشة المدني عن ابی سهل بن مالك عن جابر بن عبد الله قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مِائَةِ صَلَوةٍ حِينَ يُصَلِّي الْقَبْرَ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَهُ قَضَى اللَّهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ يَحْتَاجُ لَهُ ثَلَاثِينَ حَاجَةً وَآخَرَ لَهُ سَبْعِينَ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالُوا أَوْ كَيْفَ الصَّلَوةُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَعَدَّ مِائَةً -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر تودفہ درود شریف پڑھا صبح کی نماز کے بعد پہلے اس کے کلام کرے اللہ تعالیٰ اس کی سوجاوت پوری کرنا ہے تیسری پوری پوری کرتا ہے اور ستر حاجتیں آخر سے پوری کرتا ہے۔ اور اس کی مثل مغرب کے بعد تودفہ درود شریف پڑھے لوگوں نے عرض کیا آپ پر صلوة کیسے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ حَتَّى كَسَدَ تَوْدُفَهُ پڑھے۔

کیوں جی آپ کو ثابت ہوا کہ مدد شریف کے پہلے مدد شریف کی آیت اِنَّ اللّٰهَ  
وَمَلَائِكَتَهُ الْجِبْرِ تُحِيطُ بِمَا تَعْمَلُونَ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

۴۲۔ کنز العمال ۱/۱۱۱ { فَحِیْ خِرَاجُ } (ابو شیخ عن انس)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جس میں مومنین اور مومنات کے لئے دعا نہیں کی گئی تو وہ غیر مکمل  
ہے یعنی پختی ہے۔

ابتدائی احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنے کے فضائل  
اور درجات بیان کئے گئے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے فائدے بیان فرمادیے تاکہ  
دعا سے کوئی محروم نہ رہ جائے اور کوئی منکر خداوند کریم دعا سے نہ روکے اور مخلوق خدا کو خدا  
سے مانگنے سے بھی محروم نہ بنا دے اور مسلمانوں کو دعا کا مرتبہ معلوم ہو جائے۔ اور دعا  
غلاب الہی سے محفوظ رکھتی ہے اب بھی اگر کوئی مسلمان دعا نہ مانگے تو بد نصیب ہے پھر اس کے  
بعد ایسی حدیثیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی گئیں جی میں اس لہر کا ثبوت ہے کہ خداوند کریم  
سے دعا مانگا تھا کہ بجلا کر بی بن کر مانگے سنت یہی ہے جو بعد نماز اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا  
کہ دعا نہیں مانگتا وہ ناک سنت ہے حکم ہے اور خداوندی دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا کرنا اللہ  
رب العزت کو بندے کے ہاتھوں کو خالی پھیرنے سے شرم دجیا آتا ہے ہر دعا خیر سے بدے کے ہاتھ  
پھیلے ہوئے دیکھ کر وہ غمزدار و رجم بندے کی دعا قبول فرماتا ہے اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ارشاد فرمایا کہ خداوند کریم کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ اس کو بندے  
کے ہاتھ واپس لوٹانے سے شرم آتی ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے وہ تو آپ



کے فرمانِ کاسم کے ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گا امد من یطیع الرسول فَقَدْ اَطَاعَ  
 اللہ فرمانِ الہی کا تسلیم کرنے والا کہلائے گا اور دوبار خداوندی سے دونوں ہاتھ قبولیت  
 ورحمت خداوندی سے بھر لائے گا۔ اور جس نے ہاتھ پھیلائے ہی نہیں اسے غنا ہی کیا ہے  
 اور یہ سدا مر ہے کہ جس سائل کو مسئلِ غنہ سے مطلب آوری کا یقین ہوتا ہے وہ پہلے ہاتھ  
 پھیلا کر ہی سوال کرتا ہے اور جب یقین نہیں ہوتا بلکہ تردد ہوتا ہے وہ صرف زبانی پہلے سوال کرتا  
 ہے ہاتھ نہیں پھیلاتا کہ شاید نامنظور ہو تو شرمندگی نہ ہو ایسے ہی جو خداوند کریم کے دربار میں  
 ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرتے ہمیں یقین ہوتا کہ ان کو قبولیت میں تردد ہے کہ شاید رب العزت  
 نہ قبول فرمائے اور جو شخص مبارک الہی میں دعا کے ہاتھ نہیں پھیلاتا خداوند کریم بھی ان کو مردود  
 بنا کر اپنے دوبار سے نکالتا ہے کیونکہ قانون خداوندی ہے - اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ اَکْثَیَّ الْخَاسِرِ  
 خفیؓ رہا۔ اور پھر ہاتھ پھیلانے والوں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 کہ ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنے والوں کے ہاتھوں کو رب العزت رحمت سے پر کرتا ہے۔  
 رب العزت کی اجابت کے لشکر کا ثبوت دیتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لونا کہ  
 حامد جل جلالہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دونوں ہاتھ اپنی رحمت سے پر کر دیے ہیں اسی لئے وہ  
 منہ پر پھیر رہا ہے اور میں نے رب العزت کے دربار میں پھیلائے نہیں تو خدائے سے لوٹ  
 رہا ہوں۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے والا منہ پر ہاتھ پھر کر دعا کی قبولیت ورحمت کا ثبوت  
 سے رہا ہے اور زبان حال سے منکر کرتا رہا ہے کہ دیکھا اے منکر خداوند کی کرنے عباد  
 کی وقت ضائع کیا کرنے کچھ نامزدہ حاصل نہ کیا دوبار خداوندی سے عہد موم جارہا ہے اور وہ  
 ہمیں مردود بنا کر غائب و خاسر بھیج رہا ہے جس سے عقوبت نکلا کہ تیری عبادت بھی اسے منظور  
 نہیں اور رب العزت نے میری عبادت منظور فرمائی ہے۔ کیونکہ مجھے مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد خداوندی دربار میں ہاتھ پھیلا کر مانگ لوجو مانگنا ہے میں نے ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرتے ہوئے ہاتھ پھیلائے۔ مجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے خداوند کے سامنے ہاتھ پھیلائے اس نے میرے ہاتھوں کو بھر دیا منہ پر پھیرے میں نے پھیر لئے مجھے دربار خداوندی سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی نصیب ہوئی رحمت الہیہ کے دونوں ہاتھ میں گنہگار نے منہ پر پھیرے میرے دونوں ہاتھوں نے میرے پھرے کے دونوں پہلوؤں کو منور کر دیا ہے اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آئندہ بھی وہ مجھے دنیا میں قبر و حشر میں بھی بھلے نہ راندے گا۔ بلکہ اپنی رحمت سے مرثا فرمائے گا۔ اِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةِ وَالْاُولٰٓئِیْ مَبَارِكًا مِّنْ رَّبِّهِمْ اور تمہاری عبادت کی نامظوری کی دلیل یہیں معلوم ہو گئی کہ تم دربار خداوندی سے خالی ہاتھ واپس لوٹے اور تمہارے چہرہ کی سیاہی رحمت خداوندی سے محروم ثابت کر رہی ہے اور تمہیں یہ آئندہ کے لئے بھی بے امید بنا رہی ہے کہ جس کو یہاں کچھ نہیں مل رہا ہے آئندہ بھی رحمت الہیہ سے انشاء اللہ محروم رہے گا۔

اے نماز کے بعد محروم جانے والو! اب بھی وقت ہے خداوند کریم سے ہاتھ پھیلا کر مغفرت و نجات رحمت حاصل کرو اور جو دھڑے بندی تمہیں خداوند کریم سے ملنے کو بھی بدعت کہہ کہہ کر رحمت الہیہ سے محروم کر رہی ہے اس کو ترک کرو اور تمہیں اس سے ہی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ اگر یہ تمہیں توحید کا متجسس سکھاتے تو تمہیں مبارک خداوندی سے پیچھے کیوں ہٹاتے وَمَا عَلَيْنَا الْاَبْلَاغُ الْمُبِیْن -

جب دربار خداوندی میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی احوال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کے بعد فقیر نے وہ حدیثیں پیش کیں جن سے ثابت ہوتا

کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد رب العزت سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پیش کی گئی جس میں آپ نے ہر نماز کے بعد دعا مانگنے کی وصیت فرمائی پھر وہ حدیث بھی لکھی گئی جس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ثابت کیا گیا کہ آپ کا ہمیشہ یہی معمول رہا ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فعل سے روکا کہ ہاتھ اٹھاتے رہیں اور مہر سے دعا پڑھ رہے بلکہ فرمایا کہ اگر دعا مانگنی ہے تو خدا کے دو بڑے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سیدھا کر کے دعا مانگو کیونکہ خداوند کریم اپنی برکت ہاتھ کی ہتھیلیوں پر رکھتا ہے نہ پشتوں پر پھر حدیث سے ثابت کیا گیا کہ سوال ہاتھ اٹھا کر ہی کہلاتا ہے جو شخص ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگتا اس کی دعوت دعائیں شامل ہی نہیں ہوتی۔

پھر اخیر میں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا بعد الصلوٰۃ کی ترتیب میں ثابت کی گئی کہ دعا بعد الصلوٰۃ کی ترتیب یہ ہے کہ سلام کے بعد حمد و ثنا خداوندی پڑھے بعد ازاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو شریف پڑھے پھر دعا مانگے تو رب العزت قبل فرماتا ہے ورنہ نہیں۔

## تین دفعہ دعا مانگنا

۸۱۔ مسلم شریف { ۲۹۳ } عن انس بن مالک . . . قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر تین

دفعہ فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اَعْنِنَا۔ اَللّٰهُمَّ اَعْنِنَا۔ اَللّٰهُمَّ اَعْنِنَا۔

(نوروی) فِیْهِ اِسْتِجَابَاتُ تَكْرَارِ الدَّعَاۃِ ثَلَاثًا

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دفعہ دعا مانگنا مستحب ثابت ہوا۔

۸۲۔ مسلم شریف {۳۱۳} عَنْ عَائِشَةَ . . . حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَةُ فَقَالَ

فَاَطَالَ الْبَقِیَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم بقیع کو تشریف لائے تو ٹھہر گئے اور لمبا قیام فرمایا پھر آپ نے

دو زباناں تھ . . . . . یٰن دفعہ اٹھائے ۔

—————: خورش: —————

اس حدیث شریف سے دو باتیں ثابت ہوئیں ۔

(۱) تین دفعہ دعا مانگنا اور تین ہی دفعہ دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۸۳۔ مسند امام احمد بن حنبل {۳۹۴} عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَسْرَئِیْلَ وَ اَبِیْ وَاحِدٍ

ثَنَا اَسْرَئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مِیْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

قَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ یُحِبُّ اَنْ یَّدْعُوْا ثَلَاثًا وَ یَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں

۸۴۔ مسند امام احمد بن حنبل {۳۹۴} عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَسْرَئِیْلَ وَ اَبِیْ وَاحِدٍ

ثَنَا اَسْرَئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ

بن میمون عن عبد اللہ قال کان رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُجِبُّہُ اَنْ یَّدْعُوْا سَلَامًا وَ یَسْتَغْفِرُوْا سَلَامًا  
حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات بھی  
معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں۔

۸۵۔ منہ نام احمد بن حنبل ۴/۳۴۱ { حدیثنا عبد اللہ حدیثی ابی ثناء ابو سعید  
اشنا اسرائیل ثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن

بن یسید عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال کان رَسُولُ  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُجِبُّہُ اَنْ یَّدْعُوْا سَلَامًا وَ یَسْتَغْفِرُوْا سَلَامًا۔  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ تین بار دعا مانگیں اور تین بار استغفار پڑھیں۔

۸۶۔ کتاب الاذکار { دویانی سنن ابی داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ  
عنہما ۱/۱۷۱ { تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کان یُجِبُّہُ اَنْ یَّدْعُوْا سَلَامًا وَ یَسْتَغْفِرُوْا سَلَامًا۔

۸۷۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۸۱ { عن عبد اللہ بن مسعود قال کان اَحَبُّ النِّکَاحِ  
اِلَیَّ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّدْعُوْا

سَلَامًا و لاء البطلان فی الاوسط و دجا لہ ثقات الا ان ابا عبد اللہ  
لم یسم من ابیہ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے نزدیک بہت محبوب معاہدہ ہوتی کہ تین دفعہ دعا مانگیں۔

## نماز جنازے کے بعد کھڑے ہو کر دعا

(۱) بہیقی شریف ۴۴ | اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ وابو سعید بن ابی عمرا و  
(۲) فتح ربانی ۳۴۱ | قال ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا ابو اہیم  
بن مرزوق ثنا وھب بن جریر ثنا شعبۃ عن المجمری یعنی ابراہیم  
عن عبد اللہ بن ابی اؤنی قال ماتت ابنتہ لہ فخر ج فی جنازتها علی  
بغلۃ خلف الجنازة فجعل النساء یسرنین فقال عبد اللہ بن ابی اؤنی  
لا تسرنین فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المرائی ولكن  
لنقضن احدا کن من عبرتھا ما شاءت قال ثم صلی علیھا فکبر اذ بعثا  
فقام بعد التکبیرۃ الثالثة بقدر ما بین التکبیر یتین یستغفر لھا  
ویدعو ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع هكذا -  
عبد اللہ بن ابی اؤنی سے روایت ہے فرمایا اس کی ایک بیٹی فوت ہو گئی تو وہ لڑکی  
کے جنازے میں جنازے کے پیچھے پھر پھلے تو عورتوں نے مرثیہ پڑھنا شروع کر دیا تو عبد اللہ  
بن ابی اؤنی نے مرثیہ پڑھنے سے عورتوں کو منع کیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ  
سے منع فرمایا اور لیکن تنہا ہی کوئی ایک بھی ہرج چا ہے اپنے آنسو بہا سکتی ہیں عبد اللہ بن ابی اؤنی  
نے کہا پھر لڑکی پر آپ نے جنازہ پڑھا تو اُس نے چار تکبیریں پڑھیں پھر چوتھی تکبیر کے بعد دو تکبیروں  
کے مابین اندازے کے مطابق کھڑے ہو لڑکی کے لئے استغفار پڑھتے رہے اور فرماتے  
رہے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے -

۳۔ منہذا ما اخرج ابن جابر { حدثنا عبد الله حدثني ابي شالحين بن محمد ثنا  
 شعبه عن ابراهيم بن الجعفي عن عبد الله بن ابي  
 اوفى وكان من اصحاب السجستاني انه له وكان

۳۵۶  
 ۳۸۳

يُتَّبَعُ جَنَازَتُهَا عَلَى بَقْلَةٍ خَلْفَهَا يُجْعَلُ النَّسَاءُ يَكِينُ فَقَالَ لَا تُرْشِيَنَّ ذِيكَ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَنِ الْمَرَأَةِ تَقْفِضُ إِحْدَاكُنْ مِنْ  
 عَمَرَتِهَا مَا شَاءَتْ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ قَدْ رَوَيْنِ  
 السَّكْبَرِيَّ تَيْنِ يَدْعُو ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يُصَفِّعُ فِي الْجَنَازَةِ هَكَذَا هـ -

۴۔ غنیۃ المستمل ۵۳۹ { فقال عليه السلام اخذ الراية زيد بن حارثة  
 فمضى حتى استشهد وصلى عليه ودعاه وقال  
 سيعفوا له دخل الجنة وهو يسعى ثم اخذ الراية جعفر بن ابي  
 طالب فمضى حتى استشهد وصلى عليه رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم ودعاه -

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا تو چلا حتیٰ  
 کہ شہید ہو گیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز جنازہ پڑھی  
 اور دعا فرمائی اور آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جلدی معاف فرما دے گا اور وہ دوڑتا ہوا  
 جنت میں داخل ہو گیا پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لیا تو وہ بھی جنگ میں معطل ہوا حتیٰ کہ شہید  
 ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھا اور اس کے لئے دعا فرمائی۔

مومنوں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھنے کا خدائی ارشاد  
 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا  
 عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف  
 پڑھتے رہتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھو اور سلام پڑھو  
 حق سلام پڑھنے کا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے چند ارشادات فرمائے۔

(۱) اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھتا رہتا ہے کب سے جب سے مومن ہے  
 کب تک جب تک ہے اور رب کریم بغیر ابتداء و انتہا کے جس پر صلوة پڑھتا ہی رہتا ہے  
 تو جب صلوة پڑھنے والا غیر متناہی صلوة پڑھتا ہے تو جس پر صلوة پڑھے اس کے شان غیر متناہیہ  
 کو خلق متناہی کی قوتِ فہم و ادراک و بیان سے وراہ اور اراہ ہے۔

(۲) ارشاد خداوندی صرف تمام ایمانداروں کو مخاطب ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 تمام ایمان رکھنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام پڑھیں بلکہ ثابت ہو جائے  
 جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا وہ اس آیت کریمہ کا مخاطب نہیں اور  
 نہ ہی اس پر درود شریف فرض ہے۔

(۳) خداوند کریم کی طرف سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھنا فرض ثابت ہو کہ  
 جب چاہو کیسے؟ مودب ہو کر۔ کہاں سے؟

(۴) جہاں جہاں ایماندار موجود ہے مدینہ طیبہ میں ہو یا مدینہ طیبہ سے دور شرق سے غرب



تک جنوب سے شمال تک از نزول قرآن تا ابد الا بادل کسی ملک کا باشندہ ہو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھنے والوں پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا فرض ہے خداوند کریم نے یہ تیز نہیں فرمائی کہ مدینہ طیبہ والے ہی پڑھیں دور والے نہ پڑھیں تا وصال پڑھیں بعد از وصال نہ پڑھیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسا کہ آپ کی رہائش دنیا ہی میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی عام ہے ایسے ہی رہائش برزخی میں بھی آپ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی فرض ہے۔ خداوندی صلوٰۃ اگر بلا واسطہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود سنائی دیتا ہے۔ ملائکہ کا صلوٰۃ و سلام بلا تئید ارسال آپ کو سنائی دیتا ہے تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا صلوٰۃ و سلام جہاں بھی مکین ہو کیونکر سنائی نہیں دے سکتا۔ خداوند کریم اور ملائکہ اور جنات کا صلوٰۃ و سلام بلا ارسال تا صدیق پہنچتا ہے اور آپ کی امت انسانیہ کا صلوٰۃ و سلام انسانی عجز و انکساری کے سبب فرشتوں کے واسطے سے پہنچتا ہے۔ در نہ کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ جس میں لکھا ہو کہ خداوند کریم کا درود شریف اور ملائکہ اور جنات کے درود شریف کے حاملین بھی آپ کو صلوٰۃ و سلام پہنچاتے ہیں یہ احترام صرف انسانی ہے۔

اس آیت کریمہ میں صلوٰۃ و سلام دو حکم فرض ہوئے اور سلام کے ساتھ تسلیم مصدر سے مفعول مطلق کی قید بڑھائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ ایماندار سلام پڑھے جیسا کہ حق سلام پڑھنے کا ہے یعنی مؤرب ہو کہ سلام پڑھنا ہے ادنیٰ سے سلام نہ پڑھا جائے۔

جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دوپڑا پہنے اس پر اندر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے

۴۵۔ جلاء الافہام ۲۹۸ { وَقَدْ ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَهُ فَوَجَدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاجِدًا فَوَقَفَ يَخْتَضِرُهُمَا طَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَبْضَ رَوْحِي فِي سَجْدَةٍ لَكَ

فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِنِّي لَمَّا كُنْتُ حَيْثُ رَأَيْتُ بَهِيمِي جَبَلًا

فَاخْبَرْتَنِي عَنْ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَجَعَلْتُ

لِلَّهِ شَاكِرًا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ الصَّلَاةَ

عَلَى خَطِيئَةٍ طَرِيقُ الْجَنَّةِ -

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو الگ

کیا پھر آپ اس کے پیچھے ہو گئے تو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے آپ کو پایا کہ آپ

سجدے میں گرے ہوئے ہیں تو عبد الرحمن ٹھیر گیا آپ کی انتظار کرتا رہا تو نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ لمبا کیا پھر سر کو اٹھایا تو عبد الرحمن نے عرض کیا کہ

حضور میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے روح مبارک کو آپ کے سجدے میں

ہی قبض کر لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبد الرحمن بے شک

میں نے جہاں دیکھا تھا مجھے جبرئیل ملا تو اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے آپ پر درود شریف پڑھا اس پر میں رحمت بھیجتا ہوں تو میں نے اللہ کے لئے شکر کا سجدہ کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر درود کو ترک کیا اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

**درود شریف پڑھا جائے تو نکل جانے والوں کو جنت نصیب نہیں ہوگا**

• سوال: مولوی صاحب کئی مسلمان جب درود شریف پڑھنے لگتے ہیں تو بعض نکل جاتے ہیں ان کو کوئی گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

• محمد عمر بیگ: جب مسلمان مسجد میں بعد از نماز ذکر درود شریف پڑھنا شروع کر دیں تو مسلمانوں کو ان سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی نکلنا چاہیے۔ تاکہ کما کا تبین اس کو تارک صلوٰۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہھ لیں۔ اب تارک صلوٰۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا میں پہنچے۔

۶۶۔ جلال الاہنام ۶۷ { فَقَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ عَلَى

الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا حُفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْْدَهُ فَكَسَى الصَّلَاةَ عَلَى خَطِيئَتِي طَرِيقَ الْجَنَّةِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر صلوٰۃ کو ترک کر دیا اسے قیامت میں جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۶۷۔ جلال الاہنام ۷۶ { حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

بن بلال عن جعفر عن ابيه رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم من نبي الصلوة على خطي طريق الجنة -  
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جس شخص نے مجھ پر درود شریف پڑھا  
 دیا جنت کا راستہ اس کو بھلا دیا جائے گا۔

۷۸۔ جلال الاہام ۷۶ { حدثنا ابو اھیم بن الجاج حدثنا وھیب  
 عن جعفر عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال  
 من ذكرني عندك فليصل علي فقد خطي طريق الجنة  
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تم اس نے  
 مجھ پر درود نہیں پڑھا تو ضرور اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۷۹۔ جلال الاہام ۷۶ { حدثنا سليمان بن حرب وعارم قال حدثنا  
 حماد بن زيد عن عمرو بن محمد بن علي يرفعه عن نبي الصلوة  
 على خطي طريق الجنة -

محمد بن علی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کرتے ہیں کہ بنی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ کو ترک کر دیا اس کو جنت کا  
 راستہ بھلا دیا جائے گا۔

جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھا وہ

بے دین ہے

۸۰۔ جلاء الانعام ۲۵ { ومن حدیث ابن مسعود ایضا ما رواه محمد بن

حمدان المرزنی حدثنا عبد اللہ بن خبیث حدثنا یوسف بن اسباط

عن سفیان الثوری عن رجل عن زر بن عبد اللہ بن مسعود رضی

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم

یصل عنی فلا دین له۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر درود شریف نہیں

پڑھا اس کا کوئی دین نہیں۔

سوال ”مولوی صاحب لوگ نین بار دعا مانگتے ہیں کیا اس کا بھی کوئی ثبوت ہے۔

”محمد عمر“ جی ہاں۔

”سائل“۔ باقی سب مسائل کی تو بفضلہ قرآن و حدیث سے تسلی ہو گئی لیکن بعض

حدیثیں پر لوگ ضعف کا شک کرنے ہیں۔

”محمد عمر“۔ بھائی اصول یہ ہے کہ اصول و عقائد اور واقعات کے منقول جرح و تعدیل سے حدیث

شریف پر عمل کیا جاتا ہے۔ سنن اور تراویح میں ضعیف حدیث بھی حجت ہوتی ہے کیونکہ فرمان الہی و ما

خَلَقْتُ ابْنَحْن وَالْإِنْسِ إِلَّا لِيُعْبَدُونِ کا عین مصدق ہوتی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف منسوب ہے نفل عبادت کے لئے وہ سنت کا درجہ رکھتی ہے دیکھ لیجئے محدثین کا طرز عمل بھی اسی پر ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں اکثر مقامات پر حدیث کو ضعیف لکھ کر پھر بھی امام ترمذی اپنی لکھ دیتے ہیں وَ عَلَیْهِ اَتَمَّلْتُ عِبْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام محدثین اور متقدمین کے نزدیک نفل عبادت کے لئے ضعیف حدیث بھی حجت ہے اور قابل عمل ہے اور نوافل اور سنن کو جو شخص ضعیف کی جرح کر کے اس سے عمل میں گریز کرتا ہے مسلمانوں کو اس کے ایمان کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ شخص عبادت خداوندی سے متنفر ہے درجہ نفل عبادت جس کی نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہر چکی ہے اس کو بلا تاذیع عمل پیرا ہونا چاہیئے کیونکہ حدیث سے عبادت خداوندی میں ہی تو زیادتی کر رہا ہے شرک و کفر و بدعت میں تو زیادتی نہیں ہو رہی ہاں وہ حدیث ضعیف بھی اصولاً حجت ہوگی جو قرآن کریم کی آیت کی موید ہوگی۔ تو احسان کے نزدیک اپنی دونوں وجوہات کی بنا پر حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے نہ اصول اسلامی اور واقعات اور عقائد میں یا جو حدیث حکم قرآنی کریم کے خلاف ہو اسی کو ہم جرح و قدح سے تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ قرآنی کریم کے خلاف حدیث ہمارے احسان کے نزدیک حجت نہیں ہوتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہترین امتی قیامت کے دن

کنز العمال { اِنَّ اَدْنٰی النَّاسِ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَوةٍ  
(تخت حب عن ابن مسعود)

۱۲۳ بعد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس تبت کے دن سب لوگوں سے بہتر وہ ہوگا جو ان سے مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت

کنز العمال { اِنَّا نَاثِيْ اَتٍ مِنْ رَّبِّ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلَّوْا عَلَيْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلَوةٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمُحِيْ عَنْهُ عَشْرَ مِثْبَاطٍ وَرَفَعَ لَهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا  
(حم ص عن ابی طلحة)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب عزوجل کی طرف سے فرشتہ آیا کہ رب کریم نے فرمایا کہ آپ کی امت سے جس شخص نے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ اس کو دس نیکیاں لکھے گا اور درود شریف پڑھنے والے کی طرف سے دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور درود شریف پڑھنے والے کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور رحمتیں اس پر دس کی مثل اس پر واپس لوٹائی جاتی ہیں۔ مسند امام احمد بن حنبل نے سعید بن منصور نے اپنے سنن میں ابو طلحہ سے روایت کی ہے۔

کنز العمال { اَكْثَرُ اَمْنِ الصَّلَوةِ عَلٰی فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ذَلِيْلَةٌ

الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَقْدَرُ شَافِعًا يُؤْتِيهِمُ الْقِيَمَةَ (رواہ عن ابن  
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر صلوٰۃ زیادہ  
 پڑھو جو جس شخص نے یہ کیا میں قیامت کے دن اس کے پاس موجود ہوں گا۔ اور درود شریف  
 پڑھنے والے کی خدا کے ہاں سفارش بھی کروں گا۔ اس حدیث کو بہیقی نے حضرت انسؓ سے  
 روایت کیا ہے۔

کنز العمال ۱۲۴ { صَلَّوْا عَلَيَّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ } (۴ عن ابن عمر ابی ہریرہ)  
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر صلوٰۃ شریف پڑھو  
 اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان حکمی وجوب کے لئے ہے

کنز العمال ۱۲۴ { مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَوةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ قِيْرًا طَائِفًا الْفِيْرَاتِ  
 مِثْلَ أَحَدٍ (عب عن علی)

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا  
 اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیْر کا ثواب لکھتا ہے۔ اور قیْر طائفیٰ احد پہاڑی کی مثل ہوگا

کنز العمال ۱۲۴ { إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَمِيْسِ بَعَثَ اللَّهُ مَلَائِكَةً مَعَهُمْ مَحْفُوفٍ  
 مِنْ فِضَّةٍ وَأَنْفُلًا مِنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُونَ يَوْمَ الْحَمِيْسِ

وَكَيْفَةَ الْجُمُعَةِ أَكْثَرُ النَّاسِ عَلَيَّ صَلَوةً (ابن عساکر عن ابی ہریرہ)

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو  
 بھیجتا ہے ان کے پاس چاندی کے رسلے ہوتے ہیں اور سونے کی تیلیں جمعرات کے دن



اور جمعہ کی رات جو لوگ مجھ پر زیادہ صلوة پڑھتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

کنز العمال ۱۴/۱ { اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً خَلِقُوْا مِنْ النُّوْرِ لَا يَهْبِطُوْنَ اِلَّا لَيْلَةً الْجُمُعَةِ بِاَيْدِيْهِمْ اَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَدَوٰى مِنْ فِضَّةٍ وَقَرَّ اَطْيَسٌ مِنْ نُّوْرِ لَا يَكْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلٰوةَ عَلٰى النَّبِيِّ (الدَّيْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے نور ہی پیکر والے جمعے کی رات کے سوا وہ زمین پر نہیں اترتے جب جمعے کی رات کو وہ اترتے ہیں، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة کے سوا کچھ نہیں لکھتے۔

کنز العمال ۱۴/۱ { مَنْ صَلَّى عَلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَهُ الْفَيْمَةُ وَمَعَهُ نُوْرٌ وَتَوَقَّعَ ذَلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ تَوَسَّعَهُمْ (عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر جمعے کے دن ایک سو مرتبہ نور شریف پڑھا قیامت کے دن وہ آئے گا اس حال میں کہ اس کے ساتھ نور ہو گا۔ اگر اس نور کو مخلوق پر تقسیم کیا جاوے تو سب کو پورا ہو جائے۔

عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ بِهَا عَشْرًا كَوْنٌ مِنْ عَشْرَةِ عَشْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَى مِائَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ الْبَغَايِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَأَنْزَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْفَيْمَةِ مَعَ الشَّهَدَاءِ -

مجمع الزوائد  
۱۶۳  
الترغيب  
والترهيب  
۲  
۲۹۵

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے دس دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ ایک سو دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے سو مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نفاق اور دوزخ سے مبرا لکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے ساتھ مقرر فرمائے گا۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى

صَلَاةً - رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحہ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک قیامت کے دن میرے ساتھ سب لوگوں سے بہتر ان سے مجھ پر جو زیادہ مجھ پر صلوٰۃ پڑھتے ہوں گے۔

وعن عامر بن ربیعہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَيَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ ثُمَّ تَرَلَّ

الْمَلَا بَكَّةَ نَصَلِّيَ عَلَيْهِ مَا صَلَّيْتُ عَلَى فُلَيْقَلٍ عَبْدُ مَنْ ذَاكَ أَوْ لَيْسَ كَثُرَ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ پڑھی فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک مجھ پر وہ صلوٰۃ پڑھتا رہتا ہے پھر تھوڑا درود

پڑھے یا زیادہ۔

کنز العمال ۱۲۶ { مَنْ صَلَّى عَلَىٰ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُسْتَغْفِرُ لَهُ  
 مَا دَامَ ارْتَبَعِي فِي ذَالِكَ الْكِتَابِ (طس عن ابی ہریرہ)  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر تحریری درود بھیجا جب تک اس  
 تحریر میں وہ درود لکھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہی رہتے ہیں۔

کنز العمال ۱۲۴ { صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَوَاتَكُمْ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ۔  
 (ش و ابن مردودہ عن ابی ہریرہ ۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر صلوٰۃ پڑھو۔ کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے  
 لئے پاک ہونا ہے۔

الترغیب والترہیب ۲ { وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى  
 عَلَيَّ فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَسِيرَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ۔  
 اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت  
 میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

کنز العمال ۱۲۷ { مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَجُوزَ  
 بِابِ الْجَنَّةِ۔ (ابو شیخ عن انس)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود  
 شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت کی مبارک دیا جائے گا۔

کنز العمال ۲۱۳ | عن ابی بکر الصدیق قال الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ لِلْخَطَايَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرَةِ الرِّقَابِ وَحَبَّتْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرَةِ أَلْفَةِ نَفْسٍ أَوْ قَالَ مَنْ ضَرَبَ السَّيْفَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (خط و الاصبہانی فی الترغیب)

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھاتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کئی جانوں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے یا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہے۔

اس حدیث شریف سے چار چیزیں ثابت ہوئیں (۱) درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے (۲) درود شریف پڑھنا (۳) سلام پڑھنا اور اس کی فضیلت (۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت امتی کے لئے جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

کنز العمال ۲۱۴ | عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا جَاءَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَى رُجُلِهِ مِنَ النَّارِ نُورٌ يَقُولُ النَّاسُ الْحَيُّ شَيْئٌ كَانَ يَعْمَلُ هَذَا (دہب)

حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن سو بار درود شریف پڑھا قیامت کے دن آئے گا اس کے منہ پر نوروں نور ہوگا لوگ کہیں گے کہ یہ کونسا عمل کرتا تھا۔

اَلصَّلٰوةُ عَلٰی نُوْرٍ عَلٰی الصِّرَاطِ فَنَنْصَلِّيْ عَلٰی يَوْمِ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ عَامًا۔

کنز العمال ۱۲۳  
جامع صغیر ۲/۳۳

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا پل صراط پر نود ہرگا۔ تو جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن اسی بار درود

شریف پڑھا تا شش سال کے گناہ اس کے معاف کئے جاتے ہیں۔

مَنْ صَلَّى عَلٰی يَوْمِ الْجُمُعَةِ ذَلِيلَةً الْجُمُعَةِ بِأَسْءَلٍ مِنَ الصَّلَاةِ تَضَى اللَّهُ لَهُ بِأَسْءَلٍ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَاجِ الْآخِرَةِ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَاجِ الدُّنْيَا وَكَلَّ اللَّهُ بِذَلِكَ مَلَكًا يَدْخُلُهُ قَبْرِيْ كَمَا تَدْخُلُ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ اَيَّانَ عَلِيٍّ بَعْدَ مَوْتِيْ يُطْفِئُ فِي الْحَيَاةِ (الدَّيْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَثْمَانَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَخِيهِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَنَسٍ)۔

کنز العمال ۱۲۴

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن ورات مجھ پر سو بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجت پوری کرتا ہے اور تیس حاجتیں دنیاوی پوری فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس درود شریف کے لئے ایک فرشتہ وکیل بنایا ہے جو وہ میرے درود شریف کو لے کر میری قبر میں داخل ہوتا ہے جیسا کہ تم پڑھنا بنائیاں داخل ہوتی ہیں بے شک میرے وصال کے بعد بھی میرا علم ایسے ہے جیسا کہ میرا علم زندگی میں۔

دور سے درود شریف پڑھنے والے کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوتا ہے

کنز العمال ۱۲۵ { مَنْ صَلَّى عَلَى عِنْدَ قَبْرِى سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَى مَنْ بَعِيدٍ عَلِمْتُهُ - (ابو شیخ عن ابی ہریرۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا میں خود اس کو سنتا ہوں اور جس شخص نے مجھ پر دور سے درود شریف پڑھا میں اس کو خود جانتا ہوں۔

کنز العمال ۱۲۵ { لَا تَجْعَلُوا قَبْرِى عَيْدًا وَلَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوا حِينَ مَا كُنْتُمْ تُتَلَّغِي

صَلُّوا تَكُمُ وَسَلَامُكُمْ لِحَكِيمٍ عَنْ عَلِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بناؤ اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ اور تم مجھ پر درود شریف پڑھو اور سلام پڑھو جہاں بھی تم ہو تو تمہارے درود شریف مجھے پہنچتے ہیں اور تمہارے سلام بھی مجھے پہنچتے ہیں۔

مجمع الزوائد ۱۴۰ { وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَوةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ -

الترغيب

والترهيب

۲  
۴۹۶

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھی اللہ تعالیٰ اور

اس کے فرشتے ستر بار اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔

جمع الزوائد { وعن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وكل بقبري ملكا اعطاهما الخلائق فلا يصلي علي احد الى يوم القيامة الا

ابلغني باسمه واسم ابائه هذا فلان بن فلان قد صلي عليك  
(رداء البزار)

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ چمکیدار مقرر فرمایا جس کو تمام مخلوقات کے سننے کی طاقت دی ہے قیامت تک مجھ پر کوئی درود شریف نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے اس کا نام اس کے والد کا نام پہنچاتا ہے۔ کہ یہ فلاں فلاں کے بیٹے نے آپ پر صلوة پڑھی ہے

ہر جگہ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو درود شریف پہنچتے ہیں

جمع الزوائد { وعن الحسن بن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حينما كنتم فصلوا علي فان صدركم ينبغني (رداء الطبراني في الكبير والوسط)

حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں بھی جو تم مجھ پر تم درود شریف پڑھو پھر ضرور تمہارے مدد شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

جمع الزوائد { عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلي علي صلوة واحدة بلغني صلواته فصلبت عليه

وَكُتِبَ لَهُ سَوِيٌّ ذَلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي  
الْاَوْسَطِ =

الترغيب

الترهيب

۲  
۴۹۸

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک درود شریف پڑھا اس  
کا درود شریف مجھے پہنچتا ہے اور میں بھی اس پر رحمت بھیجتا ہوں اور اس  
کے سوائے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم من صلى على صلوة صليت عليه عشر اقلت  
رواه النسائي الا انه صلى الله عليه رواه الطبراني

مجمع الزوائد

۱۰  
۱۴۳

فی الاوسط ورجاله ثقات -

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک درود شریف پڑھا میں اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہوں۔

صَلُّوا فِي بَيْوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا بُعُورًا وَلَا تَتَّخِذُوا  
بَيْنِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ  
تَبْلُغُنِي حَيْثُمَا كُنْتُمْ (ع)

جامع صغير

۲  
۳۷

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھو اور ان کو قریب  
نہ بناؤ اور بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود شریف پڑھو  
اور سلام بھی پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف جہاں بھی تم ہو مجھے پہنچتے ہیں۔

كُنْزُ الْعَمَالِ ۱۲۵ { اِنْ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ



أَدْرُدِّيهِ قَبْضٌ وَفِيهِ النَّفْحَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ  
فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ لَعَرَضُ  
صَلَاتِنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَجْدَادَ  
الْأَنْبِيَاءِ - (حم نون هـ والدارمی وابن خزیمہ، جب کہ طبق ص عن اوس  
بن اوس الشقی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے تمام دنوں سے  
جمعہ کا دن بہت افضل ہے جمعہ کے دن ہی حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں آپ  
کا وصال ہوا اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی تو تم جمعہ کے دن  
مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف میرے روبرو پیش کئے جاتے  
ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے صلوة آپ پر کیے پیش  
کئے جاتے ہیں حالانکہ آپ قبر میں مٹی ہو جائیں گے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

حدثنا الحسن بن عی نالحسین بن علی عن عبد الرحمن  
ابن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی  
عن اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ

البراد و شریف  
۲۲۱

وَسَلَامُكَ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ  
فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ  
لَعَرَضُ صَلَاتِنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلَيْتُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ  
عَلَيَّ الْأَرْضَ أَجْدَادَ الْإِنْبِيَاءِ -

ادس بن ادس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 تمہارے لئے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے تو جمعہ کے دن مجھ پر تم زیادہ درود شریف  
 پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں ادسؓ نے کہا تو صحابہ کرامؓ  
 نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ہمارے درود شریف کیسے پیش کئے جائیں گے  
 حالانکہ آپ مٹی ہر جائیں گے۔ راوی نے کہا کہ ہماری بیعت کیا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین  
 پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

**مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر خداوند کریم سے مانگنا**

ابن السنی { أخبرني علي بن أحمد بن علي بن سليمان حدثنا أحمد بن سعيد  
 إلهمداني حدثنا زياد بن يونس حدثني ابن لهيعة عن حميد  
 بن مالك أبي هانئ الطولاني عن عمر بن مالك الجهني عن

فضالة بن عبيد رضي الله تعالى عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَعْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالتَّنْائِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ  
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَا شَاءَ -

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ جب تمہارا کوئی ایک دعا مانگے تو خداوند کریم کی حمد سے شروع کرے اور اللہ کی تعریف سے  
 پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔

کنز العمال { عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الدَّاعِي  
 فَإِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَذِ اصْلَى عَلَى النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم رَفِیعُ الدِّیْلِی وَعَبْدُ الْقَادِرِ دِهَادِی فِی الْارْبَعِیْنَ  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جب کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگے تو بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری  
رہتی ہے پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حلوہ پڑھتا ہے وہ بارخداوندی میں پیش کی  
جاتی ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جب تک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود  
شریف نہ پڑھا جائے تو دعا مانگنے والے کی دعا دربار خداوندی میں پیش نہیں ہوتی۔  
سوال: مولوی صاحب یہ جو تم نماز کے بعد صلی اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھنا شروع  
کرتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے۔

محمد عمر ابن تیم نے لکھا ہے سنئے (الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ)

{ ذکرہ الحافظ ابو موسیٰ وغیرہ وَ لَمْ یَلْکُمَا  
فی ذَالِکَ سَوِی حَکَایَۃً وَ کُھَا اَبُو موسیٰ

المَدِیْنِی مِنْ طَرِیقِ عَبْدِ الْغَنِیِّ بْنِ سَعِیدٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
بْنَ اِبْنِ عَبَّاسٍ الْحَاسِبَ قَالَ اخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ

مَعَهُ ابْنِ بَكْرٍ بَنِ مَجَاهِدٍ فَجَاءَ السَّبِيحُ فَقَامَ اَيْتُهُ ابُو بَكْرٍ بَنِ  
مَجَاهِدٍ فَعَاظَهُ وَقَالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا سَيِّدِي تَفْعَلُ هَذَا  
بِالْمَشْبُوعِ وَ اَنْتَ وَ جَنَّتُهُ مِنْ يَبْعَدُ اَوْ يَتَصَدَّقُ اَنْتَ بَعْضُكُمْ  
فَقَالَ لِي فَعَلْتُ بِهِ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَلَّ بِهِ وَ ذَا لِكَ اِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی

الْمَنَامِ وَقَدْ أَقْبَلَ السَّبِيلُ فَقَامَ إِلَيْهِ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَفْعَلُ هَذَا بِالسَّبِيلِ؟ فَقَالَ هَذَا  
يَقْرَأُ بَعْدَ صَلَاتِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ  
إِلَى آخِرِهَا وَيَتَّبِعَهَا بِالْصَّلَاةِ عَلَيَّ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ لَمْ  
يُصَلِّ صَلَاةً فَرِيضَةً إِلَّا وَ يَقْرَأُ خَلْفَهَا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ  
مِّنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَيَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ السَّبِيلُ سَأَلْتُهُ عَمَّا يَذْكُرُ بَعْدَ  
الْصَّلَاةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

محدثین نے کہا کہ میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا تو شبلی آیا تو اس کے استقبال کے  
لئے ابو بکر بن مجاہد کھڑا ہو گیا پھر اس سے معائنہ کیا اور اس کی دونوں آنکھوں کے  
درمیان بوسہ دیا تو میں نے اس کو کہا یا سیدنا شبلی کے ساتھ یہ بڑناؤ؟ حالانکہ آپ  
اور جو شخص بھی بغداد میں ہے تمام خیال کرنے میں کہ یہ دیوانہ ہے تو اس نے کہا کہ میں نے  
اس کے ساتھ کیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس کے  
ساتھ کیا اور یہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس وقت شبلی  
آیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کھڑے ہو کر استقبال کیا اور شبلی کی دونوں  
آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ  
کیا کرتے ہیں شبلی کے ساتھ تو آپ نے فرمایا یہ شبلی اپنی ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ  
رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ اَلَمْ يَذْكُرْ ہوتا ہے اور میں دھڑکھڑکتا ہوں صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ  
یَا مُحَمَّدٌ تو جب شبلی داخل ہوا میں نے اس سے سوال کیا کہ تم نماز کے  
بعد کیا پڑھتے ہو تو اس نے ایسا ہی کہا۔

## الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کا ثبوت

عن ابی بردہ بن نیار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 { مجمع الزوائد }  
 مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَواتٍ مِنْ تِلْكَاءِ أَنْفُسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا  
 ۱۰  
 وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ رَدَّ

البلاد ودجَّاله ثقات -

ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جس شخص نے مجھ پر اپنے نفس کی طرف سے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر اس  
 کے بدلے دس درجہ رحمت نازل فرماتا ہے اور دس بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس درجہ بلند  
 کئے جاتے ہیں۔

كَامِنْ عَبْدٍ مِنْ أُمَّتِي يُصَلِّي عَلَى صَلَوةٍ صَادِقًا بِهَا مِنْ قَبْلِ  
 { كنز العمال }  
 نَفْسِهِ إِلَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَواتٍ وَكُفِبَ لَهُ  
 ۱  
 بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَحُفِيَ بِهَا عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ حَلَّ

عن سعيد بن عمير الانصاري -

سید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ میری امت سے کوئی ایسا بندہ نہیں جو مجھ پر صدق دل سے درود شریف پڑھتا ہے  
 اپنے نفس کی طرف سے مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس درجہ رحمت بھیجتا ہے  
 اور اس ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں

مذکورہ بالا احادیث میں مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي اور مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ نے الصلوٰۃ والسلام علیہ و آلہ وسلم کا ثبوت دے دیا اور پڑھنا جائز ثابت کر دیا۔

**مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو خود بھی حوائج میں**

مجمع الزوائد }  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ لَيْسَ لَهُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي أَحْتِى أَرُدَّ عَلَيْهِ رَدَاءَ الطَّبْرِانِ فِي الْاَوْسَطِ .  
۱۰۱۲

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام پڑھے مگر اللہ تعالیٰ مجھ پر روح کو واپس لٹاتا ہے تاکہ میں اس پر اس کا جواب دوں۔

جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا جائے آپ کے روح مبارک کو واپس لٹایا جاتا ہے تو کوئی آن ایسا نہیں کہ جس وقت آپ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا جائے آپ ہر وقت صلوٰۃ و سلام کا جواب روح مع جسم ہی عطا فرماتے ہیں۔

**خصوصاً صبح اور عشا کے وقت دُر و شریف پڑھنا**

مَنْ صَلَّى عَلَى حَبِيبٍ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمِئُ عَشْرًا اَوْ ذَكَرَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ (طب عن ابی الدرداء)  
ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم }  
کنز العمال  
۱۲۴

نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر صبح اور عشاء کے وقت دس دس درود شریف پڑھا قیامت کے دن اس کو میری شفاعت پہنچے گی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک پڑھا جائے تو درود شریف

پڑھنا فرض ہے،

عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذكره عندك فليصلي علي رواه الطبرانی في الأوسط ورجالہ رجال الصحيح۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس ایماندار کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو اس کو چاہیے وہ مجھ پر صلوٰۃ پڑھے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی مومن کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یعنی اسم پاک لیا جائے یا درود شریف پڑھا جائے تو سننے والا بھی درود شریف پڑھے صفوں سے علیحدہ ہو جانا یا مجلس درود شریف سے نکلنا منع ہے سوائے کسی عذر خاص کے۔

مبجد میں داخل ہونے کے وقت صلوٰۃ سلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

المستدرک ۱/۲۸۰ حدیث ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن سنان

القزاز ثنا ابوبکر عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی ثنا الضحاک ابن عثمان  
حدثنی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اجِرْنِی مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ هَذَا حَدِیثٌ صَحِیْحٌ عَلَى شَرْطِ  
الِیْتِخَانِ وَلَمْ یَخْرُجَا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ جب تم سے کوئی بھی مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے  
اور چاہیے کہ کہے اے اللہ مجھے شیطان مردوس سے بچالے۔

حد ثنا محمد بن عثمان الاسبقی ثنا عبد الحزیز یعنی  
الدر اور دی عن ربیعہ بن ابی عبد الرحمن عن  
عبد الملک بن سعید بن سوید قال سمعت ابا حبیہ  
او ابا اسید الانصاری یقولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ  
فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی  
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔  
ابو اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب  
تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے پھر ضرور کہے  
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ پھر جب مسجد سے نکلے تو ضرور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ  
مِنْ فَضْلِکَ۔



نبیہتی شریف } انبا محمد بن عبد اللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد  
بن سنان القزاز ثنا ابو بکر عبد البکیر بن عبد المجید  
الحنفی ثنا الضحاک بن عثمان حدثنی سعید المقبری عن

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ  
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ الْخ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جب تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے اور ضرور کہے  
اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ الخ

شرح شفا شریف } اِنَّ لَّمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ فَقُلْ اَسْلَامٌ  
عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اِنَّ لَّانَ  
رَوْحَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرٌ فِيْ بَيْتِ اَهْلِ  
الْاِسْلَامِ۔

اگر گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو اسلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے کیونکہ مسلمانوں  
کے گھروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روح مبارک حاضر ہوتا ہے۔

شرح شفا } عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ ابْنَ قَتِيْبٍ الْفُقَيْهَ (اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ)  
اَنَّ اَنَا رَأَيْتُ لَمْ اَسْلَمْ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ  
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتا ہوں

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ کہتا ہوں۔

## مصافحے کے وقت درود شریف

ابن سنی { اخبرنا ابو یعلیٰ ثنا خلیفہ بن خیاط ثنا درست بن حمزہ  
 ثنا مطر الوراق عن قتادة عن أنس عن النبي صلى الله  
 عليه وسلم قال ما من عبد بن مئذنين في الله ليقتبل  
 أحدهما صاحبه فيصافحه ويصليا عن النبي صلى الله عليه وسلم  
 إلا لم يتفرقا حتى يغفر لهما ذنوبهما ما تقدر منهن ما تأخر  
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں دو  
 بندے جو خالص اللہ ہی کے ملاقات کریں۔ ایک دوسرے کا استقبال کرتا ہے تو اس سے  
 مصافحہ کرتا ہے اور دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں ان کے  
 مصافحہ سے علیحدہ ہونے کے پہلے ہی اللہ تعالیٰ ان دونوں کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف  
 فرما دیتا ہے۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ مومن کا بھی مومن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر درود شریف پڑھنے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

## جلسے میں تمام مجلس کامل کر دو شریف پڑھنا

کنز العمال { ۱۲۸ } مَا جَلَسَ قَوْمٌ يَدُ كُرُونِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 لَمْ يَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمُ إِلَّا كَانَتْ ذِالِكُ

الْمَجْلِسِ عَلَيْهِمْ سِتْرَةٌ وَلَا تَعْدَ قَوْمٌ لَيْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ سِتْرَةٌ (رو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم جلسہ کرے اللہ تعالیٰ کا اس میں ذکر نہ کریں اور نہ ہی اپنے نبی پر انہیں نے درود شریف پڑھا اس مجلس والوں پر اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے رچا ہے بخشے چاہے عتاب کرے۔

## منکر بن رواد شریف کے لئے عتاب

إِنَّ الْمَجْلِسَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ (الحادث عن عوف بن مالک)

عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا۔

الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ (عن الحسن بن علی)

جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ فَقَدْ شَقِيَ (ابن سنی عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جس شخص کے پاس میں ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا تو ضرور۔  
وہ بدبخت ہوا۔

ان احادیث صحیحہ مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک  
لیا جائے تو جس شخص نے درود شریف نہیں پڑھا وہ بفتویٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
نخیل ہے بدبخت ہے۔

کنز العمال ۱۲۸ { مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى خَطِئٍ طَرِيقِ الْجَنَّةِ رَهَبٌ  
عن ابی ہریرہ (۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے مجھ پر درود شریف ترک  
کیا اس پر جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک سے تکالیف کا دور ہونا

ابن سنی ۱۷۲ { أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُنَابٍ

عَنْ ابْنِ لَيْلَى بْنِ مَرْثَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لِمَرْثَةَ  
أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُتْرُقٍ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ هَذَا  
قَدْ أَصَابَهُ لَمْ تَقْضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَحْسَأَعْدُو اللَّهِ قَالَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ بَعْدُ۔

یعنی بن مرثہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا  
کہہ کر حاضر ہوئی تو اس نے کہلے ٹک یہ نبی ہوں اور اس بیٹے کو تکلیف ہو؟ تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کے منہ میں شکر دیا پھر آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے شکر کا ڈالنا ہر بل  
محمد اللہ کا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ کا دشمن ذلیل ہوگا اس نے کہا کہ اس کے بعد اس لڑکے کو  
کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

## نعرہ رسالت بلند آواز سے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے تو اسم و ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند کرنا یہ  
طاقت خداوندی سے ہے کسی فرشتے کے بلند کرنے سے بلند نہیں ہوا اور کسی فرشتے کے پست  
کرنے سے بھی آپ کا اسم پاک پست ہو سکتا ہے فافهم۔

مسلم شریف ۲/۴۱۹ { عثمان بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف  
لے گئے فَصَعِدَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ قَوَاقِبَ الْبُيُوتِ وَانْفَتَحَ الْغُلَّامُ وَالْغُدُرُ  
فِي الطَّرِيقِ يُبَادُونَ يَا مُحَمَّدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔  
تو آدمی اور عورتیں گھروں پر چڑھ کر غلامانِ درخوام راستوں میں نعرے لگاتے پھرتے تھے  
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نعرہ رسالت نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مدینہ طیبہ کے بچے جو ان گھروں پر چڑھ کر زور سے یا محمد یا رسول اللہ  
کے نعرے لگاتے تھے۔

## نعرہ تکبیر بلند آواز سے

فَاصْبِرْ عُمَرُ وَكَانَتْ الدَّعْوَةُ يَوْمَ الْأَدْبَاءِ  
 فَاسْلَمَ عُمَرُ يَوْمَ الْحَمِيسِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ تَكْبِيرَةً  
 سَمِعْتُ بِأَعْلَى مَكَّةَ -

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی اور دعا بدھ کے روز ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعرات کے دن اسلام لائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایک نعرہ تکبیر بلند کیا میں نے کتے کے پہاڑوں پر سنا۔

فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَوْفَى بِاللَّهِ وَ  
 بِرَسُولِهِ فَكَبَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْبِيرَةً عَمَوْتَ  
 مَنْ فِي الْبَيْتِ إِنَّ عُمَرَ اسْلَمَ -

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا ہوں تاکہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرہ تکبیر کہا اہل بیت علیہم السلام کو معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر اسلام لے آئے۔

## مراقبہ از احادیث

مسلم ۲/۲۵۷ { وحدثنا محمد بن بشاش قال نا معاذ بن هشام قال نا ابي

عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشي عن عباد بن الصامت  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ  
وَنُكِنَ أَصْحَابُهُ رُؤُوسَهُمْ فَلَمَّا أَتَى عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ -

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر  
جب وحی نازل کی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو جھکا لیتے اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی آپ پر پڑھی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو اٹھا لیتے۔

## تمام رات قیام کرنا بدعت نہیں سنت

متدرک ۲۸۱ { حد ثنا ابو بکر بن اسحاق الفقیہ انباء ابو المشی ثنا  
مسدد ثنا یحییٰ بن سعید ثنا قدامتہ بن عبد اللہ  
العامری قال حدثنا جهماء بنت دجاجة قالت سمعتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ حَقٍّ انْصَبْتُمْ مِيزِدُ هَذَا الْآيَةِ إِنَّ لَعْنَتَهُمْ  
فَانْتَهُمُ عِيَادُكَ وَإِنْ لَغَفِرُ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ هَذَا حَدِيثٌ  
صَحِيحٌ وَلَمْ يَخْرُجْ جَاهٌ -

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُت صبح  
ہم قیام فرمایا اور ایک ایت کو ہی بار بار تلاوت فرماتے اور یہ آیت تھی اِنَّ لَعْنَتَهُمْ  
فَانْتَهُمُ عِيَادُكَ وَإِنْ لَغَفِرُ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یہ  
حدیث صحیح ہے لیکن بخاری مسلم نے اس کو نہیں بیان فرمایا۔

”سائل“ مروی صاحب کیا ایک رات یا ایک دن میں قرآن کریم ختم کرنا جائز ہے یا ناجائز

شبِینہ کرنا آج کل نیا رواج ہو گیا ہے اور بعض لوگ بدعت کہتے ہیں اور بعض اس کو فضیلت سمجھ کر ایک ہی رات بیداری میں قرآن کریم تراویح یا نوافل پڑھ کر قرآن کریم ختم کرتے ہیں۔  
 ”محمد عمر“ تمام رات شب بیداری کرنا حدیث مذکورہ سے سنت ثابت ہو چکا اب ایک ہی رات یا دن میں قرآن کریم ختم کرنے کا ثروت عرض کرتا ہوں۔

## امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل شبِینہ پر

خبر الحسان { وَأَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ فِي رَمَضَانَ سِتِّينَ خْتَمَةً  
 خْتَمَةً بِاللَّيْلِ وَخْتَمَةً بِالنَّهَارِ }  
 لابن حبشی ۷ اور بے شک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں  
 ساٹھ قرآن کریم ختم فرماتے ایک ختم رات میں اور ایک ختم دن میں۔  
 اے حنفیت کا دعوے کرنے والو! ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا حضرت امام  
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول ثابت ہوا۔

اگر تم حقیقی ہو تو شبِینہ پر اعتراض نہ کرنا ورنہ حنفیت سے خارج ہو جاؤ گے۔

## امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ قرآن کریم ختم کرنا

روزانہ قرآن کریم ختم کرنا محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وطیرہ رہا ہے شبِینہ  
 طبقات سبکی ۲ { وَكَانَ الْبُخَارِيُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ نَهَارًا }  
 اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہر دن قرآن ختم کرتے۔  
 طبقات سبکی ۲ { وَكَانَ يَخْتِمُ بِالنَّهَارِ فِي كُلِّ يَوْمٍ خْتَمَةً وَيَكُونُ



خَتَمَهُ عِنْدَ الْفُطَايَا كُلِّ لَيْلَةٍ وَيَقُولُ عِنْدَ كُلِّ خَتْمٍ دَعْوَةَ مُسْتَجَابَةٍ  
اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن ہی دن میں قرآن کریم ختم کر دیتے اور  
ایک قرآن کریم افطار کے وقت رات کو ختم کرتے اور فرماتے قرآن کے ختم کرنے کے وقت  
اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا قبول ہوتی ہے۔

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قرآن کریم کے نشینے کا ثبوت

وَالْمَشْهُورُ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ بَعْلِهِ أَنَّهُ  
كَانَ يُحِبُّ اللَّيْلَ كُلَّهَا فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ يَخْتِمُ فِيهَا  
الْقُرْآنَ - { غنیۃ الطالبین ۷۶۹

اور حضرت غوث الاعظم پیر پیران عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات  
سے تھا کہ آپ تمام رات بیدار فرماتے ایک ہی رکعت میں قرآن مجید ختم کرتے۔

ختم قرآن کریم پر دعوت اجتماع اور ختم کے بعد ووشرف اور دعا

فَضَّلَ الْمَوْطِنُ السَّابِعُ عَشَرَ فِي مَرَاتِنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقِبَ خَتْمِ الْقُرْآنِ  
وَهَذَا لِأَنَّ الْمُحَلَّ فَحَلُّ دُعَاءٍ وَقَدْ نَصَّ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَى الدُّعَاءِ عَقِبَ الْخَتْمَةِ فَقَالَ فِي رِوَايَةٍ ابْنُ الْحَارِثِ كَانَ  
أَبُو إِخَاخَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَذَلِكَ وَقَالَ فِي رِوَايَةِ يُوسُفَ  
بْنِ مَوْسَى وَقَدْ سِيلَ عَنِ التَّوَجُّلِ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ ثُمَّ

فَيَدْعُونَ قَالُ لَعَمْرُائِيتُ مَعْمَهُ اَيَفْعَلُهُ اِذَا خَتَمَ - وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ  
حَرْبٍ اِسْتَحَبَّ اِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ اَنْ يَجْمَعَ اَهْلَهُ وَيَدْعُوهُ -

**تمہارے امام الطائفہ ابن قیم سترھویں مقام پر تحریر فرماتے ہیں**

سترھواں مقام قرآن کریم ختم کرنے کے بعد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا  
اور یہ ختم قرآن کے بعد درود شریف اس لئے پڑھا جاتا ہے کیونکہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا  
ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ختم قرآن کے بعد دعا پر درود شریف کو نص سے ثابت کیا ہے پھر  
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن کریم ختم کرتے اپنے اہل و عیال  
کو جمع کرتے اور یوسف بن موسیٰ کی روایت سے آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو  
قرآن ختم کرتا ہے اور اپنے پاس مسلمانوں کو جمع کر لیتا ہے پھر وہ دعا مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں  
نے عمر کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے تھے جب بھی قرآن ختم کرتے اور حرب کی روایت میں ہے کہ جب  
آدمی قرآن ختم کرے وہ اپنے اہل و عیال کو جمع کرے اور دعا مانگے۔

**کتاب الاذکار للنووی** { کَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا خَتَمَ  
الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَدَعَا - ۴۹

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے اپنے تمام اہل کو جمع کر لیتے  
اور دعا کرتے۔

**الدارمی ۴۴۰** { حَدَّثَنَا عَفَانُ بْنُ جَعْفَرٍ سَيِّمَانُ ثَنَا ثَابِتٌ قَالَ كَانَ  
أَنَسُ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ

فَدَعَا لَهُمْ -

حضرت انس جب قرآن کریم ختم کرتے اپنی اولاد اور اہل بیت کو جمع کرتے پھر ان کے لئے دعا فرماتے۔

## ختم میں قُلْ هُوَ اللہ شریف کا پڑھنا

اخبرنا ابوالمغیرہ عن عتبہ بن عمرو بن حبیب { الدارمی شریف  
عن ابيه أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ فَخْتَبَهَا ۴۳۶  
اَتَّبَعَهَا بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ -

عتبہ بن ضمیرہ اپنے باپ عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ قرآن کی سورۃ پڑھتے اس کو ختم کرنے کے بعد متصل ہی سورۃ قُلْ هُوَ اللہ احد بھی پڑھتے۔

## فضیلت قُلْ هُوَ اللہ احد

ثنا ثابت عن انس ان رجلا قال واللّٰهُ لَا حُجُبَ { الدارمی شریف  
هَذِهِ السُّورَةُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ ۴۳۷  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ

الْجَنَّةَ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا خدا کی قسم میں اس سورۃ قُلْ هُوَ اللہ احد کو بہت محبوب سمجھتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ قُلْ هُوَ اللہ احد کو تیرا محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔

## قرآن ختم کر کے پھر شروع سے پڑھنا

حدثنا اسحق بن عيسى عن صالح المدي عن قتادة عن

الدارمي

۴۴۰

ترمذی

۲  
۱۱۸

زاده بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل  
أَتَى الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ قَبْلَ وَ مَا الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ  
قَالَ صَاحِبُ الْفُرَّانِ لِيَضْرِبَ مِنْ أَوَّلِ الْفُرَّانِ إِلَى آخِرِهِ  
وَمِنْ آخِرِهِ إِلَى أَوَّلِهِ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا حال و مرتحل  
عرض کیا گیا حضور حال و مرتحل کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے والا شروع قرآن سے اخیر تک  
پڑھتا ہے اور اخیر سے اول تک جب ختم کرے شروع سے پڑھے۔

## موجودہ مروجہ ختم کا طریقہ

الْحَالُ وَالْمُرْتَحِلُ فِي جَوَابِ أَتَى الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ  
وَفُسْرًا بِالْخَاتِمِ الْمُفْتَتِحِ وَهُوَ مَنْ يَخْتِمُ  
الْقُرْآنَ بِتِلَاوَتِهِ ثُمَّ يَفْتَتِحُ بِتِلَاوَتِهِ

مجمع بحار الانوار

۲۹۴

أَدْلَى شَبْهَهُ بِالْمَفَاسِرِ بَلَغَ الْمُنْزِلَ فَيَحُلُّ فِيهِ ثُمَّ يَفْتَتِحُ سِرَّهُ  
أَنَّهُ يَبْنِدُهُ وَلِذَا قُرْءُ مَكَّةَ إِذَا خَتَمُوا الْقُرْآنَ ابْتَدَءُوا  
وَقَرَأُوا الْفَاتِحَةَ وَخَمْسَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ إِلَى مُفْلِحُونَ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے الحال و المرتحل کے جواب میں فرمایا اس شخص کو جس نے سوال

کیا کہ کوئی عمل تمام اعمال سے اچھا ہے تو آپ نے جواب دیا الحال ذالمرتل جس کی تفسیر کی گئی ہے کہ قرآن کریم کو ختم کر کے شروع سے پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ یعنی جو شخص قرآن مجید کو تلاوت کر کے ختم کرتا ہے پھر اول سے تلاوت شروع کرتا ہے۔ مفسرین نے اس کو تہیہ دی ہے کہ جو شخص منزل پر پہنچا پھر اس سے آرا پھر اپنی سیر کی ابتدا کرتا ہے یعنی ابتدا سے سیر شروع کرتا ہے اسی لئے مکے کے قراہ جب قرآن کو ختم کرنے قرآن کریم کو شروع سے پڑھنے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے اور پانچ آیتیں سورہ بقرہ کے اول سے مفلحون تک پڑھتے۔

تو اس طریقے سے قرآن کریم کو ختم کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت متقدمین ثابت ہوا۔

## نوافل میں ختم قرآن کا یہی طریقہ

مَنْ يُخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي الصَّلَاةِ إِذَا نَزَعَ عَنْهُ الْمَوَدَّعَيْنِ  
 فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يَسْرُكُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ  
 الثَّانِيَةِ وَيَقْرَأُ فَاتِحَتَا الْكِتَابِ وَشَيْئًا مِنْ سُورَةِ  
 الْبَقَرَةِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ الْحَالِمُ الْمُرْتَلِ  
 أَيْ الْخَاتِمُ الْفَتْحُ اسْتَهَى۔

جو شخص نماز میں قرآن کریم ختم کرتا ہے جب پہلی رکعت میں مودعین سے فارغ ہو کر رکوع کرے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ پڑھے اور کچھ سورہ بقرہ سے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے بہتر الحال المرتل ہے یعنی قرآن ختم کر کے شروع کرنے والا ہے۔

## ختم کا ثبوت اکابرین کے ارواح کو

کتاب الاذکار  
للفنوی  
۵

وَذَهَبَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَجَمَاعَةٌ  
مِنَ اصْحَابِ الشَّافِعِيِّ إِلَى أَنَّهُ يُصَلُّ فَا لْأَخْنِيَانِ  
يَقُولُ الْقَارِئُ بَعْدَ فَرَاغِهِ أَلْتَهَمَ أَوْصِلُ  
ثَوَابَ مَا فَرَّاتَهُ إِلَى فُلَانٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ایک جماعت علماء محدثین کی اور جماعت اصحاب اہم شافعی  
کی اس طرت گئی ہے کہ ثواب پہنچتا ہے تو پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ قرآن پڑھنے والا قرآن پڑھنے سے  
فارغ ہو کر کہے اے اللہ جو میں نے پڑھ لیا ہے اس کا ثواب میں فلاں شخص کو پہنچاؤ اور اللہ بہتر  
جانتا ہے۔

## پہلے چل پر دعا مانگنا پھر بچوں کو تقسیم کرنا

ابو نعیم بن حماد عن عبد العزیز بن محمد عن  
سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَى بِالْبَاكُوْنَةِ

۲۴۵

بَادِلِ الْخَمْرَةِ قَالَ أَلْتَهَمَ بَارِكُ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي نَسْرَتِنَا وَفِي مَدَنِيَّتِنَا  
وَفِي صَاعِنَا بِرُكَّةٍ مَعَ بَرْكَةٍ لِّمَنْ يُعْطِيهِ أَصْغَرُ مَنْ يَحْضُرُكَ مِنَ الْوُلْدَانِ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس جب پہلا چل شروع میں لایا جاتا آپ دعا فرماتے اے اللہ ہمارے شہر میں برکت

فرما اور ہمارے پھل میں برکت فرما اور ہمارے صانع میں برکت ہی برکت فرما پھر اس پھل کو آپ چھوٹے بچے جو حاضر ہوتے ان میں تقسیم فرماتے۔

## کھانے پر ختم کا ثبوت

سورۃ النعام { فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ بِكُمْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بَايَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝  
۱۴

پھر تم کھاؤ اس چیز سے جس پر اللہ تعالیٰ کا اسم پاک کا ذکر کیا گیا اگر تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ ایمان لانے والے ہو۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس کھانے پر اللہ کا کلام و نام پڑھا جاوے اس کو کھانے کا انشاء خداوندی ہوا اور یہ بھی حکم خداوندی ہوا کہ اگر تمہارا خداوند کریم کی آیتوں کے ساتھ ایمان ہے تو جس کھانے پر خداوند کریم کا نام یا کلام پڑھا جاوے اس کو کھاؤ اور جو نہیں کھانا اس کا قرآن کریم پر ایمان نہیں۔

سورۃ النعام { وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ بِكُمْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بَايَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝  
۱۴

اور تمہیں کیا ہوا کہ جس پر اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کا ذکر کیا گیا تم کھاتے نہیں۔

جس کھانے پر خداوند کریم کا نام و کلام پڑھا گیا جو اس کو حرام سمجھا ہے یا کھانے سے گریز کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس مذکورہ آیت کریمہ میں اس کو ڈانٹا ہے کہ تمہیں کیا ہوا تمہیں کیا نعمت ہے کہ جس کھانے پر اللہ کا نام یا کلام پڑھا گیا تم اس کو کیوں نہیں کھاتے تو بجاوے خداوندی کے اب بھی جو شخص کھانے پر کلام خداوندی پڑھنے کو برا مناد ہے تو اس کو خداوندی برا سمجھے گا۔

# کھانے پر ختم کا ثبوت

جامع صغیر } اَجْتَمَعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَادْكُمُ وَاِسْمَ اللّٰهِ تَبَارَكَ  
لَكُمْ فِيْهِ (حم وہ جب ک  
۸  
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کھانے پر اجتماع کرو یعنی  
بل کر کھاؤ اور اللہ کے نام کا ذکر کرو تنہا رہنے لے اس میں برکت کی جائے گی۔

سنن البیہقی } حد ثنا محمد بن مثنیٰ و ہشام ابو مراد ان المعنی قال  
محمد بن المثنیٰ نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی سمعت  
یحییٰ بن ابی کثیر یقول حدثنی محمد بن عبد الرحمن  
۲۵۸

بن اسعد بن ذرارة عن قیس ابن سعد قال اُرِنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمْ فِی مَنَزِلِنَا فَقَالَ اَسْلَامٌ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدُّ سَعْدٌ رَدًّا  
خَفِیًّا فَقَالَ قَیْسٌ فَقُلْتُ اَلَا تَاذَنَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
ذَرَهُ بَیْکُمْ عَلَیْنَا مِنْ اِسْلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
اَسْلَامٌ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدُّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِیًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَامٌ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَابْتَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللّٰهِ اِنِّی کُنْتُ اَسْمَعُ تَسْلِیْمَکَ وَارَدُّ عَلَیْکَ رَدًّا خَفِیًّا لِنُکْرٍ عَلَیْنَا مِنْ  
اِسْلَامٍ قَالَ فَاِضْرَبْ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَامْرَلَهُ  
سَعْدٌ بِغُصْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ تَارَلَهُ لِحْفَةً مَّصْبُوعَةً بِرُغْصَرَانِ اَوْ دُرَّی



فَأَشْتَمَلَ بِهَا شَرَّ رَفَعِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى إِلَيْهِ ذَهْوًا يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ  
صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ الْخ

قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
میں اپنے گھر میں بیٹھے دیکھا کہ آپ نے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا تو سعد رضی اللہ عنہ نے آہستہ سلام  
کا جواب دیا تو قیس نے کہا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں دیتے تو سعد نے  
کہا اس بات کو چھوڑ حضور ہم پر زیادہ سلام بھیج لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسلام علیکم ورحمۃ اللہ  
فرمایا تو سعد نے آہستہ جواب دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا پھر رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور آپ کے پیچھے حضرت سعد ہرے اور عزن کیا کہ حضور میں آپ کے سلام  
کو سنتا تھا اور آپ کے سلام کو آہستہ جواب دیتا تھا تاکہ آپ ہم پر زیادہ سلام فرمادیں تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے سعد کی طرف زجر فرمائی اور فرمایا کہ غسل کر کے آؤ تو سعد غسل کر کے آئے پھر زور دنگ کی  
چادر لپیٹ کر آئے زعفران یا درس کے پھولوں سے رنگی ہوئی چادر تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنے درنور دست پاک اٹھائے اور فرماتے تھے اے اللہ اپنی صلوٰۃ اور رحمت سعد بن عبادہ پر نازل فرما  
پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا۔ (الح)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کھانے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت ہے  
بدعت نہیں۔

## نذرانے پر دعا کرنا

ابن ماجہ { حد ثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن شعبہ عن عمر بن مرۃ  
قال سمعت عبد الله بن ابي اوفی یقول ما کان رسول  
الله صلی الله علیہ وسلم اذا اتاه الرجل بصدقة ۱۲۹

مالہ صلی علیہ فانتہی بصدقة ما لی فقال اللهم صل علی آل ابي  
اوفی عبد الله بن ابي اوفی رضی الله تعالی عنہما فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے مال سے نذرانہ پیش کرتا آپ اس پر دعا فرماتے ہیں  
نے بھی اپنے مال سے نذرانہ پیش کیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ الی ابی اوفی  
پر رحمت نازل فرما۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی بزرگ کو نذرانہ پیش  
کیا جائے تو اس پر وہ بزرگ اگر معطی کئے لئے دعا کرے تو یہ سنت ہے بدعت نہیں۔

## کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے

المستدرک { ۲ اخیرنا ابو ذکریا العنبری ثنا محمد بن عبد السلام  
ثنا اسحق بن ابراہیم ابن عبد الرزاق ابن ابی معمر

عن ابي عثمان عن انس بن مالك رضي الله عنه قال لما تزوج النبي صلی الله  
علیہ وسلم زینب بعثت امرسکیم حلیما فی تور من حجارة قال انس فقال  
لی النبی صلی الله علیہ وسلم اذ هب فاورع من لقیته من المسلمین فذہبت فما

رَأَيْتُ أَحَدًا إِذَا دَعَوْتُهُ قَالَ رَضِعَ اللَّبَنُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ  
وَدَعَا فِيهِ الْخ-

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے کے ایک  
سن میں میٹھا دیا پکا کر بھیجا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بنی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ترجبا اور جو تجھے مسلمان ملے اس کو بلا لڑتوں میں گیا جو مجھے نظر آیا میں نے اس کو دو  
دی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست پاک کھانے  
پر رکھا اور اس پر دعا فرمائی۔ الخ

”سوال“ مروی صاحب ذکر میلاد شریف کے بعد جو تم کھڑے ہو کر دست بستہ یا بنی سلام علیک  
یا حبیب سلام علیک پڑھتے ہو اس کو ہمارے علماء مشرک کہتے ہیں کوئی بدعت کہتا ہے یہ کہاں  
ملک صحیح ہے

”محمود عمر“ بعض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر شرک و بدعت کہا جاتا ہے  
حالانکہ شرک وہ ہوتا ہے کہ جو کام خداوند کریم کے لئے کیا جائے وہ مخلوق کے لئے ہو سلام پڑھنا  
خلق کے لئے ہے خالق کے لئے نہیں کیونکہ خالق خود سلام ہے نبی

## قرآن کریم سے خدا خود سلام ہے

الحشر ۲۸ { اَلْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُتَعَبِّدُ }  
اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے سلاطین  
امن دینے والا ہے تمہاری کرنے والا ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم خود

سلام ہے خداوند پر سلام پڑھنا کفر ہے کیونکہ خداوند کریم الحی القیوم ہے خداوند کریم زندہ باد  
کا نعرہ لگانا کفر ہے۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ خدا خود سلام ہے

(۱) ابو داؤد و شریف ۱۴۶ { حدیث شامہ دنا یحیی عن سلیمان الاعمش حدثنی  
شقیق بن سلمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال  
کُنَّا إِذْ اجْلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا أَسَلَّمَ  
عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا  
جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اتَّخِذْتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا  
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّمَا  
إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ سَبَيْتِ  
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْحَيَّ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں (التحیات) بیٹھتے تو ہم کہتے سلام علی فلان و فلان یعنی اللہ کے  
بندوں پر سلام پڑھنے کے پہلے سلام علی اللہ۔ اللہ پر سلام پڑھنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ تم سلام علی اللہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ خود سلامت ہے اور لیکن جب تم سے کوئی ایک  
التحیات بیٹھتے تو کہیے سب عبادات کے تحفے اللہ کے لئے ہیں اور تمام صلواتیں اور طیبات آپ پر  
سلام ہوا ہے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہم پر بھی سلام ہوا اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک

بندوں پر پھر تم جس وقت یہ کہو گے تو آسمانوں اور زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب پر یہ تمہارا سلام پہنچے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

(۱) خداوند کریم خود سلامت ہے اللہ تعالیٰ پر سلام پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

(۲) الصلوٰۃ علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ علیک ایہا النبی یا دیگر صفات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے صلوٰۃ پڑھنا سنت ہے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صفات طیبہ منسوب ہو سکتی ہیں صفات سوسے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہے۔

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ندایہ سلام پڑھنا اسلام علیک ایہا النبی یا اسلام علیک یا رسول اللہ یا نبی سلام علیک یا آپ کے دیگر صفات طیبہ سے سلام پڑھنا بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنت ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۵) سب کریم کی رحمتوں اور برکتوں کو بلکہ ندائیہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ پر بھیجا فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۶) اَسَلَامُ عَلَیْکُمْ اَوْ عَلَی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ سے ثابت ہوا کہ سلام پڑھنے والے اکٹھے ہو کر اپنی ذات پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام صالحین بندے جو زمینوں آسمانوں میں ہیں سب پر سلام پڑھیں تو سنت ہے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۷) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

نے ثابت کر دیا کہ سلام پڑھنے والے کا سلام بلا واسطہ خداوند کریم کے تمام صالحین انس و جن و ملائکہ زمین کے اوپر والوں اور نیچے والوں کو سابعین و آخرین و موجودین و غیر موجودین کو فوراً پہنچتا ہے کیا امتیاز کو بلا واسطہ سلام پڑھنے والے کا سلام پہنچ جاتا ہے اور بنی الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کو بلا واسطہ سلام نہیں پہنچ سکتا؟۔

جب اس حدیث شریفہ سے صلوۃ و سلام بلکہ ندایتہ یا نبی سلام علیک یا السلام علیک ایہا النبی فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلمانوں کے سلام پڑھنے کو تم شرک و بدعت کہو یہ سوائے تعصب اور ضد کے اور تفرقہ بازی کے اور کوئی وجہ نہیں۔ حالانکہ تم خود بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کو ہر نماز میں خطاب سے پڑھتے ہو۔

**مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا حکم خداوندی ہے بدعت شرک نہیں**

(۲) الاحزاب {۱۲۲} يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اے ایمان والو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھو

اور سلام پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو صَلُّوا عَلَيْهِ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا سے حکم خداوندی صادر ہوا کہ اے ایمان والو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھو جیسا کہ حق پڑھنے کا ہے۔ اس آیت کریمہ میں حکم خداوندی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دو امروں کے لئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر جاری ہوا۔

(۱) صَلُّوا عَلَيْهِ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھنے کا فرضی حکم صادر ہوا اسی لئے

ہم سنی پاک مجلسوں میں نمازوں کے بعد اس خداوندی فریضہ کو بلند آواز سے ادا کرتے ہیں۔

(۲) وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ صلی مصطفیٰ علیہ وسلم پر مودبانہ سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی جاری ہوا اسی لئے ہم اہل سنت و جماعت اس ارشاد خداوندی کو بجالانے کے لئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مودبانہ سلام پڑھتے ہیں اور سلام میں ادب کا لحاظ چونکہ ضروری ہے اور ہمارے رواج میں اور سنت طریقیہ میں بھی یہی طریقہ ہے کہ کھڑا ہونے والا بیٹھنے والے کو سلام کہے اور بیٹھ کر اسلام علیکم کہنے والے کو گستاخ سمجھا جاتا ہے جب ایک دوسرے کو ہم اسلام علیکم کہتے ہیں تو بیٹھ کر سلام کہنے والے کو بے ادب اور گستاخ سمجھا جاتا ہے اسی لئے ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سلام پڑھتے ہیں تو کھڑے ہو کر ہی سلام پڑھتے ہیں تاکہ گستاخوں سے نہ لکھے جاویں اور وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا حکم خداوندی چونکہ عام ہے اس لئے ہم اہل سنت و جماعت عموماً تمام سال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے ہی جاتے ہیں پھر جیسا کہ خداوند کریم نے اپنی نماز کا فرضی حکم فرمایا ایسے ہی ایسا خداؤں پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سلام کا فرضی حکم صادر فرمایا تو جو مومن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے وہ خداوند کریم کے فرائض سے ایک فریضہ کو ادا کر رہا ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کو بدعتی کہنے والا بلا بلا عند سلام سے خارج ہونے والا جماعت موحین سے خارج ہے کیونکہ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کے پہلے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا خطاب خداوندی موجود ہے جو شخص وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا پر عمل کرنے والی جماعت سے متغیر ہو رہا ہے اور خارج ہو رہا ہے وہ فرمان خداوندی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کے خطاب خداوندی کا بھی مخاطب نہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے ہم ایمانداروں کو وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کے حکم سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور خد

بھی اپنے تمام رسل پر اور ادیار اللہ پر اور اپنے تمام صالحین پر سلام پڑھتا ہے تو معلوم ہوتا کہ سلام خلق پر ہی پڑھا جاتا ہے خالق پر سلام نہیں پڑھا جاتا تو سلام پڑھنے والوں پر مخالفین کا فتویٰ شرک جبرٹنا غلط ثابت ہوتا اور ان کا شرک ٹوٹا۔

ایک دوسری عرض کرتا ہوں کہ تم بھی ایک دوسرے کو اسلام علیکم کہتے ہو اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک ہے تو تمہارا ایک دوسرے کو سلام کہنا بھی شرک ہے کیونکہ جب امتی کو کھڑے ہو کر اسلام علیکم کہہ سکتے ہیں تو نبی اللہ کو بطریق اولیٰ یا نبی سلام علیک کہہ سکتے ہیں۔ تیسرا جواب جب تم قبروں میں جاتے ہو تو اہل قبور کو پکار کر کہتے ہو اسلام علیکم یا اہل القبور کیا اس وقت تم مشرک نہیں ہوتے۔

”سوال“ مولوی صاحب قبروں پر جا کر کہتے ہیں دوسرے نہیں کہتے۔

”محمد عمر“ تمہارا مطلب یہ ہوا کہ نزدیک سے سلام پڑھنا جائز ہے دوسرے نہیں تو سلام پڑھنے سے شرک تو نہ ہوا پھر یہ نہ کہو کہ سلام پڑھنا شرک ہے نزدیک دور کا جھگوڑا ہا صاف صاف کیوں نہیں کہتے ہیرا پھیری کیوں کرتے ہو!

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ تم قبروں میں جاتے ہو اور تمہارے نزدیک اہل قبور مردہ ہیں بلکہ مر کر مٹی ہو گئے تو مٹی کو سلام کرنا چاہتے یا قبر کے ڈھیر کو کہنا چاہتے اسلام علیکم یا ربوۃ قبر اور اگر اسلام علیکم یا اہل القبور ہی کہنا ہے اور منون طایقہ بھی یہی ہے تو تمہارے قبرستان میں سلام کو جس طاقت سے وہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں مندا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوی طاقت سے ہمارے سلاموں کو سنتے ہیں اس کی تحقیق پہلے صلوۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں گور چکی ہے اور سماع کے متعلق فقیر کی تصنیف مقیاس حیرت میں ملاحظہ فرماویں۔

دوسرا جواب تم جب ہر دو رکعت کے بعد التحیات بیٹھتے ہو تو دن میں کئی بار اسلام علیکم



اَیُّهَا النَّبِيُّ کہتے ہو تو کیا اس وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نزدیک ہوئے ہیں تو سلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ہر مسجد میں بنی ہوئی ہے تو تم اسلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا بقول تمہارے نماز شریک پڑھتے ہو؟ ان تینوں وجوہات سے تمہارا اسلام علیک ایہا النبی کہنا خالی نہیں پھر یا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نزدیک تسلیم کرو اور حاضر و ناظر ماننا پڑے گا۔ یا دور سے سننے والے تسلیم کر کے سماع موتی کا قائل ہونا پڑے گا یا سب کا انکار کر کے تمہاری نماز شریک ثابت ہوگی۔

اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام سے انکار کرنے والو اور شرک کہنے والو! اپنے اکابرین کو کہو کہ اس کا کوئی حل بتائیں ورنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ندائیہ سلام پڑھنا شرعاً صحیح اور منون تسلیم کر لو۔

غیر اجواب بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب تم کسی دوست یا رشتہ دار کو خط لکھتے ہو تو شروع خط میں اسلام علیکم لکھتے ہو کیا وہ مکتوب الیہ تمہارے پاس ہوتا ہے یا وہ دور سے سنتا ہے یا تم ہر وقت شرک کرتے ہو ایسے شرکیہ فتوؤں کو کفار پر استعمال کرو مسلمانوں سے شرکیہ فتوے محفوظ رکھو ورنہ دنیا میں تمہارے نزدیک کوئی مسلمان نہ رہ جائے گا اور نہ کوئی عبادت فریضہ صحیح ہوگی وہ بھی تمہارے فتویٰ سے مشرک ہی مشرک بن جائیگی تَوُبُّوا إِلَى اللَّهِ وَارْجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّيَّهَا الْمُنْكَرُونَ

انبیاء علیہم السلام کا نام لیکر انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنا سنت اللہ ہے

۳۔ الصفت ۲۳ { سَلَامٌ عَلَى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِينَ نوح علیہ السلام پر تمام

جہانوں میں سلام ہو۔

- ۴۔ اَلصَّفَاتُ ۲۳ { سَلَامٌ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ اِبْرٰهٖمَ عَلَیہِ السَّلَامُ پُر سلام ہو۔  
 ۵۔ اَلصَّفَاتُ ۲۴ { سَلَامٌ عَلٰی مُوسٰی وَهٰرُونَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی  
 الْمُحْسِنِیْنَ۔ موسٰی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پر سلام ہو ہم نیکی کرنے والوں  
 کو ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

تمام رسولوں پر سلام پڑھنا خداوندی سنت ہے

- ۶۔ اَلصَّفَاتُ ۲۵ { وَ سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ اور تمام رسولوں پر سلام ہو۔

تمام اولیاء اللہ اور خداوند کریم کے نیک بندوں پر سلام پڑھنا  
 ۷۔ النمل ۱۹ { سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ  
 بندوں پر سلام ہو۔

- ۸۔ طہ ۱۶ { وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَنَا اِلَہْدٰی اور سلام ہے اس شخص  
 پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

نوٹ: اور تم بھی تو ہر وقت کئی انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھتے ہو جب کسی  
 نبی اللہ کا نام لیتے ہو تو مثلاً کہتے ہو نبی علیہ السلام آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام ابراہیم  
 علیہ السلام موسٰی علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام تو کیا تم بھی انبیاء علیہم السلام پڑھنے سے مشرک ہو گئے؟  
 فناہم۔

(پس پردہ) سبحان اللہ رب کریم بڑا بے نیاز ہے اپنے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ  
 و صلحاء پر منین پر خود بھی سلام بھیجتا ہے پھر اپنے قرآن کریم میں بھی ان تمام سلاموں کو درج

فرمایا تاکہ مسکین سلام نمازیں دست بستہ کھڑے ہو کر قبلہ رخ میرے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ و تمام صلحاء مومنین پر سلام پڑھیں تاکہ ان کا شرک ٹوٹ جائے اب تم اپنے اکابرین سے دریافت کرو کہ تم جب قیام میں قبلہ رخ دست و دست بستہ کھڑے ہو کر سلام علی فح فی العالمین یا سلام علی ابراہیم یا سلام علی المرسلین پڑھتے ہو تو کیا یہ تمام رسل و صلحاء تمہارے نزدیک ہونے ہیں کہ تم قبلہ رخ دست بستہ کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہو کیا یہ شرک نہیں؟

قَدْ مَا تَوَابَتْ هَٰذَا كَعَمَلَاتِ كُنْتُمْ مُصَلِّينَ۔

”سوال“ مولوی صاحب ہم نمازیں قیام کر کے ان سلاموں کو خدائی کلام نقل کر کے پڑھتے ہیں نہ کہ اپنی طرف سے پڑھتے ہیں۔

”محمد عمر“ اچھا بھئی یہ بتاؤ کہ جب تم نماز میں کھڑے ہو کر الحمد للہ رب العالمین خدائی کلام پڑھتے ہو تو یہ بھی نقل پڑھنے یا اپنی طرف سے خدائی تہریف کرتے ہو اگر الحمد شریف میں یا باقی خدائی تہریف اپنی طرف سے پڑھتے ہو تو سلام بھی اپنی طرف سے اگر الحمد شریف کو نقل ہی کرتے ہو تو سلام بھی نقل ہی کرتے ہو۔

دوسرا جواب ہم بھی سنت اللہ سمجھ کر پڑھتے ہیں چونکہ رب کریم نے ہمیں اپنی عبادت میں انبیاء علیہم السلام پر اور صلحاء مومنین پر سلام پڑھنا ایک جزو عبادت رکھا ہے تو ہم اس سلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ہم علیحدہ بھی مردانہ دست بستہ قیام کر کے پڑھیں گے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا سلام پڑھنا عبادت خداوندی ہی لکھی جائیگی کیونکہ ہم خداوندی حکم و سلسلہ اتالیجا کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کے ذاتی عمل پیرا ہو کر نیک نواہات حاصل کرتے ہیں۔

(۱) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا ارشاد خداوندی کو بجا لا رہا ہے۔

(۲) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا عبادۃ خداوندی کے دعوے جزو کو اپنی محبت

ادا کر رہا ہے۔

(۳) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا سنت اللہ پر عمل کر رہا ہے۔

## ولادت اور وصال کے دن خصوصاً سلام پڑھنا

(۱۰) مریم {۱۲} اَلْعِثُّ حَيًّا۔  
 ﴿وَسَلَامٌ عَلٰی یَوْمِ مَوْلِدِیْ وَ یَوْمِ مَوْتِیْ وَ یَوْمِ یُبْعَثُ حَیًّا﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا کیا گیا اور جس دن میرا وصال ہوگا اور جس دن میں زندہ اٹھایا جائوں گا۔

(۱۱) مریم {۱۲} اَلْعِثُّ حَيًّا۔  
 ﴿وَسَلَامٌ عَلٰی یَوْمِ مَوْلِدِیْ وَ یَوْمِ مَوْتِیْ وَ یَوْمِ یُبْعَثُ حَیًّا﴾  
 دیکھی علیہ السلام کو رب کریم نے فرمایا اے عیسیٰ علیہ السلام پر سلام ہے جس دن وہ پیدا کئے گئے اور جس دن ان کا وصال ہوگا اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔

سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ سابقہ آیت سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام پر رب کریم کی طرف سے عموماً سلام نازل ہوتا ہے اور ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ رب کریم کی طرف سے نبی اللہ کی ولادت اور وصال کے دن رب کریم کی طرف سے نبی اللہ پر عمل کرنے کے لئے ان خصوصی دنوں میں اپنے پیارے مجرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد از صفت و ثنا خصوصاً سلام پڑھتے ہیں کہ ارشاد خداوندی وَسَلِّمْ اَسْلِمًا پر بھی عمل ہو جائے اور ان مذکورہ آیتوں کے رو سے سنت اللہ کی مقررہ سنت پر عمل کرتے ہوئے خداوندی مقررہ دنوں میں عمل صحیح ہو جائے گا دنیا میں تو خواص کو خاص دنوں میں یعنی یوم ولادت و وصال میں خصوصاً اور باقی دنوں میں عموماً خداوندی

سلام سے بھی نوازا گیا اور مومنین سے بھی ان کو سلام کی تہنیت پیش ہو چکی اب قیامت کے دن  
 يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا وَيَوْمَ يَبْعَثُ حَيًّا کا منظر قرآن کریم سے سمیٹئے۔

قیامت کے دن تمام جنیتوں کو سلام خداوندی سے نوازا جائے گا

{ ۱۲۲ } الاحزاب ۲۲ { اَجْرًا كَثِيرًا } نَحْنُ نَعْتَبُهُمْ يَوْمَ يُلْقَوْنَ سَلَامًا وَاَعَدَّ لَهُمْ

جس دن خداوند کریم سے وہ ملاقات کریں گے ان کو خداوند کریم کی طرف سے سلام کا تحفہ  
 ملے گا اور ان کے لئے رب کریم نے اجر کریم تیار کیا ہے۔

{ ۱۲۳ } البین ۲۳ { سَلَامًا تَتَوَلَّوْنَ رَبَّ رَحِيمًا } مہربانی پر درگاہ  
 کی طرف سے جنیتوں کو سلام کہا جائے گا۔

اب ہم سوچ کر رب کریم سلام زور سے فرمائے گا یا آہستہ فَا نُهَمُّ

بجست میں ملائکہ جنیتوں پر سلام پڑھیں گے

{ ۱۲۴ } المدثر ۱۳ { وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامًا } عَنَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

اور جنیتوں پر فرشتے ہر سمت کے دروازے سے سَلَامُ عَلَیْكُمْ کہتے ہوئے

داخل ہوں گے کیونکہ تم نے دنیا میں صبر کیا۔

جنتی جنت میں ایک دوسرے کو زور سے سلام کہیں گے

(۱۵) یونس ۱۱ { دَعَوْهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّاتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ } جنت میں جنتیوں کا نعرہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ ہوگا اور جنت میں ان کا ایک دوسرے کو تحفہ سلام کا ہوگا۔

اعراف والے بھی جنتیوں کو سلام کہیں گے

۱۶۔ الاعراف ۸ { وَنَادُوا الصَّحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ } اور اعراف والے جنتیوں کو السلام علیکم زور سے کہیں گے۔  
معلوم ہوا کہ تم جنتیوں پر سلام پڑھنے سے گریز کرتے ہو جنت تو کجا تم اعرافی بھی نہیں بن سکتے۔ قَاتِلُہُمْ

سوال "مر لوی صاحب سلام سلام ہم ہر وقت کہتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں لیکن اس کے معنی سے خبر نہیں ذرا اس کے معنی تو سمجھا دیں۔

"محمد عمر" بھائی اپنی طرف سے فقیر کچھ نہیں عرض کرتا قرآن کریم سے ہی سلام کی تفسیر عرض کر دیتا ہوں۔

سلام کے معنی قرآن مجید سے

۱۷۔ المائدہ ۶ { مَنْ أَتْبَعَهُ رِضْوَانُهُ سُبُلَ السَّلَامِ }

۱۸۔ الانعام ۱۵ { لَقَدْ دَارَ السَّلَامُ -  
ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے۔

۱۹۔ یونس ۱۱ { وَ اللّٰهُ يَدْعُنَا اِلَى دَارِ السَّلَامِ  
اور اللہ تعالیٰ تم کو دارِ ابقار کی طرف بلاتا ہے (موسویٰ اشرف علی)

۲۰۔ صود ۱۲ { قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَ بَرَكَاتٍ عَلَيْكَ  
اَوْ عَلٰى اٰمَمٍ مِّنْ مَّعَكَ۔ کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے  
سلامتی کے ساتھ کشتی سے اتر اور ہماری طرف سے آپ پر برکتیں ہیں (سلامتی اور برکتیں)  
ان گروہوں پر بھی جو آپ کے ساتھ ہیں۔

۲۱۔ الانبیاء ۱۵ { قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ  
ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی اور سلامتی والی  
ہو جا۔

۲۲۔ الحج ۱۴ { اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَ عِيْنٌ يِّنْ اَدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ  
بے شک خداوند کریم سے ڈرنے والے لوگ باغات اور چشموں میں رہیں گے  
(اور ان کو کھا جائے گا) کہ تم سلامتی اور امن کے ساتھ مسافران میں داخل ہو۔

اب تمہارے علماء دیوبند کا فتویٰ دکھا دیتا ہوں تمہارا اول چاہے تو ان پر بھی فتویٰ شرک  
جسٹ دینا۔

علماء دیوبند اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام و قیام

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ قیام میلاد شریف کی کمی متعلق

امداد المشتاق { فرمایا کہ کوود شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے  
جست کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا  
مولوی مشتاق احمد صاحب { ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام  
مولوی شرف علی صاحب بخاری { کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں  
حاصل ہوتی ہے۔

تقیے سے مولوی شرف علی صاحب کا قیام میلاد شریف میں شامل ہونا

تذکرۃ الرشید ۱۱۸ { میں نے دیکھا کہ وہاں بدون شرکت ان مجالس کے کسی طرح قیام ممکن نہیں  
ذرا انکار کرنے سے وہابی کہہ دیا درپے تذلیل و توبہ بین زبان و جسمانی  
کے ہو گئے اور حیلہ و بہانہ ہر وقت ممکن نہیں یہ تو ممکن ہے اور کرتا بھی ہوں کہ فیصدی نوے  
موقع پر غدر کر دیا اور اس جگہ شرکت کہ لی اور شرکت بھی اس نظر سے کہ ان لوگوں کو ہدایت ہوگی  
اور یوں خیال ہوتا ہے کہ اگر خود ایک مکروہ کے ارتکاب سے دوسرے مسلمانوں کے فرائض و  
واجبات کی حفاظت ہو تو اللہ تعالیٰ سے امید تسامح ہے بہر حال وہاں بدون شرکت قیام کو کاترین  
بحال دیکھا اور منظورِ بخا وہاں رہنا کیونکہ دینی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔

مولوی حسین علی صاحب دیوبندی کا فتویٰ سلام کے متعلق

الشہاب الثاقب { مولفہ مولوی حسین علی صاحب ۷۰ { دہلیہ جیشہ کثرۃ صلوة و سلام و



دروود بر غیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بروہ و قصیدہ ہمزید وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے درود بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بروہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً

يَا أَشْرَفَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنْ الْوُدِّ بِهِ  
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعُصَمَى

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں، بجز تیرے ہر وقت نزولِ صراط کے۔

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرۃ درود و سلام و تحزیب و حزب اور درود بنانا و قرأت دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں ہزاروں کو مولانا گندھپی و مولانا نانوی رحمۃ اللہ علیہما نے اجازت عطا فرمائی۔

کیوں بھٹی اب تم فیصلہ کرو کہ تمہارے حسین احمد صاحب دیوبندی نے تو درود و سلام سے منع کرنے والوں کو دہابی خبیثہ لکھا ہے اب تم فیصلہ کرو کہ اپنے اکابر کی زبانی تم کون ہو۔

تمہارے مولوی ظفر احمد صاحب عثمانی اپنی بیوی کے مرنے کے بعد غائبانہ سلام پڑھیں تو جائز ہے شرک نہیں اور ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں تو شرک ہے کچھ خدا کا خوف کرو۔

رسالہ ندائے حرم  
بابت ماہ ربیع الآخر  
۱۳۹۵ھ  
جنوری صفحہ ۳۳

لَا تَبْعُدِي فَلَأَنْتِ بَيْنَ قُلُوبِنَا  
وَصَدُورِنَا وَعُيُُونِنَا وَرُؤُوسِ  
حَيَاتِكَ رَبِّكِ ذَا الْمَلَايِكَةُ الْكِبَرَا  
مُ بَقْتُ لِيَهُمْ نَا مِي كُنُوهُمْ عُرُوسِ  
مِئِّي اسْلَامْ عَلَيْكِ يَا رُوحَ الْحَيَا  
ةِ وَعُنْدَتِي فِي كُلِّ يَوْمٍ عُبُوسِ

بخدیوں کی طرف سے حجاز کے سکولوں میں سٹر گانڈھی ہینڈ پر

سلام پڑھا جاتا ہے

شعر

القرآۃ الاعداویۃ  
البحر المثنائی  
سلام النیل یا غنادی  
وهذا الزهر من عندی  
۲۳۵

۲۳۶ پر فرماتے ہیں۔ سَلَامٌ كُلُّهَا صَلَّيْتُ عُرْيَانًا ذِي اللَّبَدِ

خدا کا خوف رکھو اور تفرقہ بازی کو ترک کرو اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کو شرک نہ کہو اگر خود نہیں پڑھتے تو صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو شرک نہ کہو بلکہ خود صلوٰۃ و سلام کے عامل بنو تا کہ نجات پاؤ۔ الحمد للہ کہ فقیر کی کتاب مقیاس صلوٰۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوٰۃ و سلام پر ختم ہوئی۔

وإسلام على من اتبع الهدى

## غیر متقلدین کے اکابرین نے سلام پڑھا

نیزک اسلام { مصنف مولوی ثناء اللہ انصاری <sup>۸۶</sup> } سلام اس نور رب العالمین پر  
سب اس کی ال اور اصحاب دین پر

مقدس رسول { مصنف مولوی ثناء اللہ <sup>۸۶</sup> } مرحا سید کی مدنی السرب  
دل و جان با دفداشت چہ عجب خوش فتنی

شمع توحید { مصنف مولوی ثناء اللہ انصاری } شمس فیض آباد کے شعر کو نقل کیا  
سلام اس پر جو مصطفیٰ ہو کے آیا  
وہ بندوں میں بندہ بڑا ہو کے آیا

نور توحید { مصنف مولوی ثناء اللہ انصاری } مولوی عبدالعزیز کی زبانی مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں  
اور اصحاب محمد پر سلام  
ہو میری جانب سے ہر دم صبح و شام

تخفہ و ہامیہ { سلا م علیٰ نجد و من حل بالنجد } سجدہ پر سلام ہو اور جو سجدہ میں آجائے اس پر بھی سلام ہو

مرتبہ مولیٰ سخیل انصاری } کیوں بھی سجدہ پر سلام جائز اور جو سجدہ میں چلا جائے اس پر بھی سلام لے سکتا  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک کچھ خدا کا خوف کرو اور پھر اس پر ہی اکتفا  
نہیں بلکہ جو سجدہ میں چلا جائے وہ بھی قابل سلام لیکن سجدہ کیوں کے نزدیک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
پر سلام پڑھنا شرک ہے تو آپ کے گھر کی بات ہے جس پر چاہا شرک کر دیا۔ ہذا کم اللہ

# اہلسنت و الجماعت

مرتبہ: محمد عمر اچھرہ - لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

سراسر موم یا تو سنگ ہو جا

ومن الناس من يقول آمنا بالله وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين

اور بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو کہتا ہے ہم ایمان لائے اللہ

کے ساتھ اور دن آخرت کے ساتھ حالانکہ وہ مومن نہیں۔

دیوبندی مولوی مہر محمد صاحب دمیان قمر دین صاحب و اکبر علی شاہ و حاجی

محمد اکرم صاحب و فتح محمد صاحب عطا اور ان کے حواریوں کی فاش گوئی اور فود جبین

ہونے کی حالت اور شکست بر شکست دو تین ماہ گزر چکے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی جیات و ممات پر مذکورہ بالا دیوبندی حضرات کے درمیان اور بندہ کے درمیان

بحث جاری ہے۔ خداوند ایزد نے ان کو تین دفعہ اس مضمون پر شکست

فاش دی۔ لیکن وہ پجارے ابھی تک العزة العزلة الاثر خبیہ جہنم

کے ماتحت گرفتار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عنایت فرمائے

چنانچہ مولوی صاحب مذکور نے اپنی دہائیت کے تیار شدہ شاگرد رشید

(جو ظاہراً اور باطناً مخلوق صورت و سیرت ہیں) سے ایک رسالہ

نکلوایا جس میں اپنی اور اپنے استاد کی تصویر خوب کھینچی، کیا آپ کے

دونوں کفروں کا جواب یہ خرافات ہے۔ سبحان اللہ جیسے روح ویلے

فرشتے استاد تو استاد تھے شاگرد ان سے بھی بڑھ گئے کل طویل الاعمر

رہ لبا جمق ہوتا ہے سوائے حضرت عمرؓ کے، کے مکمل بورڈ ہیں اس بات کا کوئی افسوس نہیں کہ انہوں نے مجھے جو کچھ کہا۔ کیونکہ جب یہ دیوبندی وہابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے ٹھیکیدار ہیں تو مسلمانوں کو ان سے کیا تعلق کہ لحاظ کریں لیکن میں یہ انصافاً عرض کرتا ہوں کہ تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا اس واسطے ہے کہ آپ بڑے ہیں۔ خدا کم کرے ایسی بڑائی کو جو کفر کی گامزن ہو۔ آپ مسلمانوں میں بیٹھ کر اپنے کفریات کی کیوں نہیں صفائی کر لیتے اپنے تمام عمر کے کاموں میں فرقہ پرستی سے کام لیا اب دین میں بھی دھڑا بندی شروع کر دی مجھے آپ کے سامنے اپنا علم یا مقابلہ بد نظر نہیں بلکہ آپ کی ہدایت اور یکجہتی مقصود ہے کہ یا تو آپ مکمل حنفی بن جا دیں یا مکمل وہابی۔ آپ حنفیت کے دانت دکھا کر وہابیت کے دانتوں سے چبانا چاہتے ہو پوشیدہ پوشیدہ اپنے بہت مسلمانوں کو دیوبندی وہابی بنا دیا ہے قرب قیامت ہے۔ اس نفاق کو چھوڑ دیجئے ذرا اپنے ایمان دھرم سے کہیئے کسی اہلسنت والجماعت نے بھی آج تک حضور صلعم کی ہتک کا مسک اختیار کیا ہے کہ بروز وصال سید الانام بھی کسی اہلسنت والجماعت نے کبھی ایسی تقریر کی ہو عا شا وکلا اس ہتک والی وہابیہ تقریر کے قائل اور پھر دعویٰ حنفیت یہ ہے۔ کالائی ہولاء وکلا الی ہولاء دئے اچھروی دیوبندی ایسے منکم اجل رشید کیا تم سے کوئی ہدایت والا آدمی نہیں جو مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی کی اس وہابیہ تقریر کو کسی اہلسنت والجماعت کے پاس لے جاوے تاکہ ان کی قلعی کھل جاوے کہ آیا یہ واقعی کافر ہیں یا نہیں۔ تقریر مولوی مہر محمد

صاحب امام مسجد جٹاں اچھرہ و مدرسہ دیوبند یہ فتیحہ اچھرہ

آپ حضور صلی اللہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی تردید فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں کہ یہ لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں یہ کتنا بکو اس ہے بنا بیئے عزرائیلؑ نے آپ کا روح قبض نہ کیا دو دن جسم بلا روح نہ پڑا رہا کیا حاضر و ناظر اور زندہ کو نہلایا جاتا ہے اگر آپ زندہ ہوتے تو خود نہ نہالیتے حضرت فاطمہ الزہراءؑ و ابابہ پیکار کر کیوں روئیں ابوبکر صدیقؓ کیوں روئے زندہ کو روئے کیا معاذ اللہ زندہ درگور کئے گئے۔ جنازہ زندہ کا پڑھا جاتا ہے یہ سب دلائل حاضر و ناظر کے خلاف ہیں آیات سے انک میت انهم میتون خدا نے کیوں فرمایا کل من علیھا فان کیوں فرمایا کل نفس ذائقۃ الموت کس واسطے نازل ہوئی ان آیات سے ثابت ہوا کہ آپ میت ہیں (معاذ اللہ) حاضر و ناظر نہیں قبر کس کی ہے۔ حاجی کیا دیکھ کر آتے ہیں<sup>۱</sup> یہ ہے مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی دہا بی کی تقریر اسی تقریر کو دو دفعہ جمعہ میں بیان کیا گیا مولوی صاحب کی اس تقریر کو سن کر مسلمانان اچھرہ بہت متنفرد ہوئے تو مولوی صاحب مذکور نے پھر منبر پر فرمایا کہ یہ کافر ہیں جو حضور کو (معاذ اللہ) مردہ نہیں سمجھتے میں نے کہا مولوی صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے بعینہ یہ تقریر غیر مقلدین کرتے ہیں اور میں نے اسی مضمون پر دو ہاویوں سے کئی مناظرے کئے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے شکست دی۔ چنانچہ حال ہی میں میں نے مولوی عبدالقادر روپڑی کو اس مضمون میں شکست ناش دی اور کئی دہا بی تائب ہوئے آپ نے تو اس سے بھی بڑھ کر کفر یہ رویہ اختیار کیا بلکہ راجپال بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں آپ کا خاک پا ہے۔ دوسرا مسلمانوں کو کافر کہہ کر خود پکے کافر بن گئے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا میں قال لافیه مسلم یا کافر فقد ربا، جہا جو شخص کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے مولوی صاحب جلدی توبہ کرو، مولوی صاحب کی اس ہٹ دھرمی پر مسلمانوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اب چونکہ مولوی صاحب نے اسی حضور صلعم کی ہتک کو اچھرہ میں اچھی طرح درس دینا تھا، آپ کی اس اشاعت میں آڑ بن گیا تو کہنا شروع کر دیا کہ محمد عمر حضور صلعم کے وصال کا منکر ہے حالانکہ حضور صلعم کی قبر موجود ہے پھر ہر روز اسی تقریر کو دہراتے بھلا اس عقلمند سے کوئی دریافت کرے آپ کے وقت وصال کا کون منکر ہے اگر انکار ہے تو آپ کی توہین آمیز و بابیت کا انکار ہے جو دلائل پیش کرتے اے ہو یہ تمام دلائل و بابیہ ہیں اور عقیدہ بھی و بابیہ یہ چال ہے دیوبندیت کی کہ عنوان حنفیت اور معنوں و بابی اب نمبر پر چڑھ کر ہر جمعہ اعتبار جمایا جاتا ہے۔ ہاں مسلمان اس مکر کو پہلے ہی جانتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی یوسف علیہ السلام کو غیبت الحب میں ڈال کر باپ کے سامنے روئے جل جلالہ نے فرمایا ہجاء ابابہم عشاء، سیکون کے وقت روئے ہوئے آئے اور خود ہی کہتے ہیں وما انت بمومن لنادو لکنا صدقین، رلے باپ، تو ہماری بات نہیں مانیں گناخواہ ہم سچے بھی ہوں گے ایسے ہی یزید بھی امام حسین علیہ السلام کو شہید کر کے روایا۔ آپ کا بھی وہی نمونہ موجود ہے آپ کے رواسا کہتے ہیں کہ دیکھئے ہمیں دیوبندی کہا جاتا ہے حالانکہ ہم عارف باللہ حافظ فتح محمد صاحب کے خاندان سے ہیں۔ کیا یہ آپ کی صداقت کی نشانی ہے نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر نہ تھا کیا حافظ صاحب کا عقیدہ اور آپ کا ایک ہے۔ ہرگز نہیں انہوں نے تو پہلے ہی آپ کو جکڑا لیا لکھا ہے کہ جو حیات النبی صلعم کا قاتل نہیں یہ جکڑا لوی کا شیدہ ہے سینے رو دکڑا لوی ۳۴-۳۵ ہم تو انبیاء کی حیات کے قاتل ہیں بلکہ ان کے معاونوں کے لئے جنہوں نے اعلا کلمتہ الحق میں ان کی معاونت کی انکی خدمت اور مدد میں جان نثاری کی ان کیلئے ۱۔ جیسے قرآن مجید ایمان داری سے پڑھنا ثواب ہے اور بدعتی سے پڑھنا کفر ہے۔



قرآن میں حیات ثابت ہے پارہ دوم سورہ بقرہ لا تقولوا لمن يقتل فی سبیل اللہ الموات بل احياء ولكن لا تشعرون چکر الوی یہاں پر بھی تاویل فاسد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ قیامت کے دن زندہ ہوں گے تو ہم کہتے ہیں قیامت کو تو سب آدمی زندہ ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء کی کیا خصوصیت ہے جو ان حضرات پر احسان رکھا گیا غرض ایسی تاویلیں فاسد کہنا اسی کا ثبوت ہے اب ہم اصل مطلب کی طرف آتے ہیں غرض کہ شہداء کی حیات قرآن مجید سے بوضاحت و صراحت ثابت ہے جس کو ایک دوسری آیت آل عمران ولا تحبن الدین قتلو فی سبیل اللہ امواتا الخ بخوبی تمام ثابت کر رہی ہے بھلا یہ ممکن ہے کہ جس انعام سے سپاہی اور فوجی سرفراز ہو تو سپہ سالار اور فوجی ان سرفروم رکھے جائیں حاشا وکلا غرض کہ حیات انبیاء کی بطریق اولیٰ ثابت ہے کہ ان کو بوجہ قبو ع ہرنے کی شہداء پر ہر طرح فضیلت ثابت ہے۔

یہ ہے جناب ہاتھی مدرسہ حافظ فتح محمد صاحب کی عبارت جو حیات نبی صلعم کے بحسبہ قائل ہیں دعا ففتح محمد یہ نہیں جو جانب مغرب رہتے ہیں یہ تو کہتے ہیں کہ میں آپ کی قبر دیکھ کر آیا ہوں (معاذ اللہ) اب ان کی تسیم کریں یا ان کی لہذا اگر ذوقہ دیوبندی مولوی صاحب کی تقریر کے پیچھے اپنے دین کو بگاڑو گے تو شرعاً آپ کے کفر میں شک نہیں اور آپ کے نکاح فاسد اور ملاؤں کے ساتھ ہرناؤ بھی حرام، امامت بھی ناجائز یہ نہ سمجھیے کہ محمد عمر مقابلہ کر رہا ہے یہ غلط ہے ابراہیم علیہ السلام کو مروونے آگ میں ڈالا وہ نہ ڈر سے دہاں بھی ایمان و کفر کا مقابلہ تھا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا مالی اور دستی مقابلہ کیا اور ایمان نہ لایا وہ پچھاڑا گیا ایسے ہی ابو جہل نے حضور اکرم صلعم کا مالی اور بدنی مقابلہ کیا ایمان نہ لایا اس کا کیا حال ہوا۔ یزید نے امام حسین علیہ السلام

کا مقابلہ کیا ایمان نہ لایا یہاں تیج کیا نکلا مالی اور بدنی مقابلہ کوئی مقابلہ نہیں بھائیو  
 صداقت کو دیکھو ہمیشہ یاد رکھو صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے  
 خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے اگر آپ دیوبندی نہیں تو جن دیوبندیوں  
 نے حضور صلعم کی توہین کی ہے ان کو کافر لکھئے۔ وان لم تفعلو ولن تفعلو فالتقو  
 النار لتی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین اور اگر نہ کرو تم اور ہرگز نہ کر سکو  
 گے تم تو ڈرو تم آگ سے جس کے ایندھن لوگ ہیں اور پتھر تیار کی گئی ہے کافروں  
 کے واسطے۔

ایک عرض قابل غور یہ ہے کہ مولوی مہر محمد صاحب منبر پہ کھڑے ہو کر اپنے  
 منتقدیوں کو خوش کرنے کے واسطے انخیر منہ کی شیطانی بڑھارتے ہوئے  
 فرماتے ہیں کہ دیکھو، تمام لاہور میں کتابیں پڑھانے والا میرا کوئی ثانی نہیں حالانکہ  
 کیوت کلمۃ تخریج من افواہم یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی  
 ہے کہ جناب کی وسعت علمی کا اندازہ مسلمان لگا چکے ہیں کہ میدان میں نکل کر ایک  
 ادنیٰ اعرابی خواندہ طالب العلم سے بات نہیں کر سکتے اور فخر انکا کہ میں نے یہ کیا  
 وہ کیا فرمائیے آج تک کس میدان میں آپ کھڑے ہوئے اور کامیاب رہے  
 یا کوئی تصنیف کی ہے یا غیر مذہب کو اپنا بنایا ماشاء اللہ آپ کی تقریر سن کر  
 مسلمان بیزار ہو رہے ہیں چہ جائیکہ غیر مسلم مسلم بن جاوید خفۃ راخفۃ کے کنڈیدار  
 شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے آپ ہی کے واسطے فرمایا ہے کہ تو قرآن  
 بریں غلط خوانی بہ بری رونق مسلمان مولوی صاحب آپ کو کہاں کی دستار بندی  
 ہے۔ ذرا جواب لو دیں پائے کج راموزہ مے بایست کج ٹیڑھے پاؤں کو موزہ

بھی بیڑھا چاہیے نہ کہ آپ کسی چھوٹے آدمیوں کو بگاڑتے تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔  
 آپ نے مسلمانوں کے اس قلعہ کو گرایا ہے جن کے گرنے سے تمام اچھرو بلکہ  
 قرب و جوار کو بھی گرا کر جہنم میں لے جاؤ گے۔ مولوی صاحب میں سچ کہوں گا "ناخن  
 نہ دے تجھے اسے پیچہ جنوں" دیگا تو اپنی عقل کے بجیے ادھیڑیوں خدا کے  
 واسطے اب بھی سنبھل جائیے تاکہ امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمانوں  
 کی تعداد کم نہ کریں اور ان بیچاروں کو اپنے دین پر ہی رہنے دیکھئے۔ آپ نے  
 تمام اچھرو میں یہ مسئلہ نکال کر شور برپا کر رکھا ہے اگر آپ یہ مسئلہ نہ  
 نکالتے تو آپ کے اعمال نامے میں کیا فرق ہوتا اپنی ہی رو سیاسی تو لے جاتے  
 دو مردوں کو تو امن سے بیٹھے رہنے دیتے۔ اگر نہیں تو میں نے اپنے رسالہ اظہار  
 دیوبندیت میں آپ کے واسطے ایک ہزار روپیہ انعام رکھا ہے کیوں نہیں حاصل  
 کرتے۔ وما علینا الا البلاغ

محمد عمر۔ اچھرو

قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين  
 تحقیق تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور و صلعم اور کتاب بیان کرنے والی آئی  
 یہ یوں لپیٹا نور اللہ با خواہم واللہ متصم نورہ ولو کلا الکافرون ط  
 ارادہ کرتے ہیں وہ ناکہ وہ اللہ کے نور کو بچا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرے جو الہام کو کفار پر لٹا دیں  
 قال النبی صلعم نبی اللہ صلی ————— (نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ کا نبی زندہ ہے)

## اچھرہ میں

# دیوبندیت کا اظہار اور شک

منجانب: مفتی محمد عمر سند یافتہ دہلی۔ اچھرہ۔ ضلع لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باطل سے دینے والے اے آسمان نہیں تم

سوار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

اچھرہ کے روسار دیوبند پارٹی مولوی مہر محمد صاحب و میاں قمر دین صاحب

و میاں جان محمد صاحب و حاجی محمد اکرم صاحب و اکبر علی شاہ صاحب و فتح محمد عطا صاحب

اور ان کے حواریوں کی تین دفعہ شکست اور اسلام کا بول بالا۔

اچھرہ ضلع لاہور کے مدرس عربی استاد دیوبندیت دو بابیت مولوی مہر محمد صاحب

عرصہ تقریباً پندرہ سال کی اندرونی کوشش سے دیوبندیت اور بابیت کی تبلیغ فرما رہے

ہیں اور ان کے مدرسہ میں زیر اہتمام میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ علی الاعلان دیوبندی

اور وہابی کی سند دے کر ان دونوں مذہبوں کی ترقی کر رہے ہیں عرصہ دو ماہ ہوا مولوی مہر محمد

نے ایک مسئلہ دو بابیت ظاہر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مفتاح خمسہ عطا نہیں فرمائے

عاجز نے مولوی صاحب مذکور کی خوب تردید کی جب میاں قمر دین اور حاجی محمد اکرم صاحبان اور

انکے حواریوں نے سمجھا کہ ہماری دیوبندیت مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی ظاہر کر رہے ہیں۔ تو حمبر

پر بروز جمعہ مولوی صاحب سے توبہ کرائی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میری پھلی تمام غلطی پر

گزری لیکن اب میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مفتاح خمسہ اللہ جل شانہ نے

عطا فرمائے کیونکہ میں نے بزرگوں کی کتابیں اب پڑھی ہیں "خیر کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے" قرآن

مجید و حدیث شریف سے نہ سہی بزرگوں کی کتابوں سے سہی، یہ دیوبندیوں کی پہلی شکست

ہے بعد ازاں مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر نبی کی تردید فرمائی۔ جو

لوگ حضور کو حاضر ناظر جانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ پھر اس پر تمام اچھرہ والوں نے شور اٹھایا کہ

یہ میں نے خود مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

مولوی صاحب ہر محمد دیوبندی وہابی بن گئے وہابی بن گئے۔ یہ شور سن کر میاں  
 قمر دین صاحب نے بڑے زور سے دن دھاڑے اپنے طلباء کو کہا کہ تم اتنے طلباء ہو  
 تم سے ایک محمد عمر نہیں سمیٹا جاتا۔ تو تیس چالیس طلباء دیوبندی اور وہابی ہاتھ میں چاقو  
 لے کر میری دکان پر مجھے قتل کے ارادے کے لئے آئے اور حملہ کیا اور گالی گلوچ  
 بھی نکالیں۔ میں خدا کے فضل سے خاموش رہا۔ انہیں بازار والے میری دکان سے  
 دھکیل کر دور لے گئے۔ اخیر جب روسا رنئے دیوبندیوں نے یہ سمجھا کہ اب بات  
 ظاہر ہو گئی ہے۔ اب محمد عمر کو چیلنج دو۔ مولوی چراغ دین سے میری طرف چیلنج  
 دلویا۔ کہ تم تمام اس مسئلہ پر مناظرہ کریں گے کہ حضور صلعم حاضر ناظر نہیں ہیں۔ میں  
 نے چیلنج منظور کیا۔ حاجی محمد اکرم صاحب تحریراً فساد کے ذمہ دار بنے (جن کی  
 تحریر ہمارے پاس موجود ہے) اس شرط پر کہ مناظرہ مسجد جامعہ نتیجہ دیوبندیہ میں  
 ہو۔ اور تاریخ مناظرہ ۲۷ مئی کو ہو۔ عاجز نے منظور کیا۔ اور وقت  
 مقررہ پر قرآن مجید اور کتب حدیث شریف اور اسماء جال و بزرگان دین لے جا  
 کر مسجد جامعہ دیوبندیہ میں بعد نماز عشاء رکھ دیں۔ کتب کے انبار دیکھ کر  
 تمام نئے دیوبندیوں کے طوطے اڑ گئے۔ مولوی چراغ دین بیچارے تو خدا کے فضل و کرم  
 سے حق کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کی تاب نہ لا سکے۔ اور ان کے حضرت مآب  
 مولوی ہر محمد صاحب دیوبندی گھر سے ہی تشریف نہ لائے۔ اب تمام گاؤں کے  
 اجتماع کو کیا جواب دیں۔ آخر یہ جواب سوچا کہ حافظ عطاء محمد سے کہلو دو۔ کہ ہم  
 نبی صلعم کو حاضر ناظر تسلیم کرتے ہیں۔ عاجز نے عرض کی مولوی ہر محمد صاحب اور  
 مولوی چراغ دین صاحب ویسے ہی وکالت کر واتے ہیں۔ کیا خود نہیں کہہ سکتے

کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضور صلعم حاضر و ناظر ہیں۔ یا تحریر لکھ کر بھیج دیں۔  
لیکن بعد اصرار تمام دیوبندی روسا نے تلی دی۔ کہ مولوی مہر محمد صاحب اب تسلیم  
کرتے ہیں۔ ہم شاہد ہیں یہ ہے دیوبندیوں کی دوسری شکست۔

بعد میں بروز جمعہ مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے جمعہ کے دن پھر تقریر  
فرمائی کہ یہ لوگ تو حضور کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت  
صلعم کو موت آئی۔ جب موت آئی۔ اب مردہ ہوئے (الیا ز باللہ) تو مردہ حاضر و  
ناظر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس اعتقاد کے بیان کرنے پر لوگوں نے مولوی مہر محمد صاحب  
کے پیچھے غماز پڑھنی چھوڑ دی اور عام لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ مولوی صاحب  
نبی صلعم کو مردہ کہتے ہیں کہ جو حضور کو مردہ کہے اس کے پیچھے ہماری غماز نہیں ہوتی  
چنانچہ مولوی مہر محمد صاحب نے خطبہ میں بیان فرمایا۔ کہ جو حضور کو (نعود باللہ

من هذه الاعتقاد) مردہ نہیں سمجھتے وہ کافر ہیں۔ جب میں نے یہ بات سنی تو  
میں نے جواباً کہا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے مِنْ قَالَ لِلْخِيَةِ مُسْلِمٌ يَأْكُلُ خُبْزَهُ  
بِهَا نَبِيَّ صَلَواتِہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَواتِہِا نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے۔ وہ خود کافر  
ہے لہذا جو حیات النبی سمجھنے والوں کو کافر کہے گا وہ از روئے شرع محمدی کافر ہے  
لہذا مولوی مہر محمد صاحب اور ان کے ہم عقیدہ اس فرمان نبوی کے لحاظ سے کافر  
ٹھہرے۔ اب مہتمم مدرسہ میاں قمر دین صاحب کو معلوم ہوا کہ ہمارے مدرسہ  
میں تو ایسے طلباء موجود ہیں۔ جو حضور صلعم کے حاضر ناظر اور حیات النبی صلعم کے  
تامل ہیں۔ چنانچہ جن طلباء کا یہ عقیدہ تھا۔ ان کو دریافت کر کے نکال دیا اور صاف  
کہہ دیا۔ کہ اگر تم حضور صلعم کو حاضر ناظر سمجھتے ہو۔ تو ہمارے مدرسہ سے نکل جاؤ۔

جن طلباء نے کہہ دیا۔ کہ ہمارا عقیدہ استاد صاحب کا ہے ان کو رہنے دیا باتیوں کو نکال دیا۔ بعض ایسے بھی تھے۔ کہ جنہوں نے تمام کتابیں ختم کر کے دورہ حدیث شریف بھی ختم کر لیا تھا۔ اور ان کو سند ملنی تھی۔ لیکن انہوں نے جواب دے دیا کہ اگر تم حضور کے معاذ اللہ نابود ہونے کا اقرار کرو گے تو سند دیتے ہو تو ہم ایسی سند کو حضور صلعم کی محبت پر قربان کرتے ہیں۔ وہ نکل گئے لیکن آنجناب صلعم کی شان کے واسطے میت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اب اس مسئلہ پر دیوبندی روساء کو مولوی ہر محمد صاحب نے وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا مستحکم بنا دیا ہے کہ جب کوئی میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ اور حاجی محمد اکرم اور ان کے حواریوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دریافت کرتا ہے۔ تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ آپ میت ہیں۔ تمام اچھرہ میں ان نئے دیوبندیوں نے معاذ اللہ وفات نبی صلعم کا وظیفہ پکار رکھا ہے۔ جب ان سے معاذ اللہ محرمات نبی صلعم پر دلائل دریافت کئے گئے تو خود تو قاصر رہے۔ اپنا وکیل مولوی غلام محمد صاحب گھوٹوی شیخ الجامعہ کو بلایا۔ وہ تشریف لائے۔ تاکہ دیوبندیت کی ہر لگا جاویں حضرت گھوٹوی صاحب نے تشریف لاتے ہی وفات نبی صلعم پر زور ڈال دیا۔ چنانچہ حاجی محمد اکرم نے مجھے دکان پر پیغام بھیجا کہ آؤ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ جیسے دل چاہے تسلی کر لو۔ عاجز بتاریخ ۲۴۔ ۳ کو اسی وقت جامعہ دیوبند میں پہنچ گیا۔ تو مولوی غلام محمد صاحب نے دریافت کیا کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں حضور اکرم صلعم کو حیات اور حاضر ناظر سمجھتا ہوں۔ اس کے مخالف کو از روئے قرآن مجید و احادیث مسلمان نہیں سمجھتا



مولوی غلام محمد صاحب نے دلیل طلب کی۔ عاجز نے دو آیتیں پیش کیں مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ آیتیں شہدائے حق میں آئی ہیں۔ ہم شہداء کو مردہ نہیں کہہ سکتے لیکن نبی اکرم صلم کو مردہ کہہ سکتے ہیں۔ بندہ نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب آپ کے نزدیک شہداء انبیاء سے بالاتر ہیں۔ حالانکہ اللہ فرماتا ہے "النبی اولى بالمؤمنین" نبی صلم تمام مومنوں سے بالاتر ہیں۔ خواہ شہید ہوں یا صدیق دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے شہداء کو تیسرے درجہ پر رکھا ہے۔ اولیٰ مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء۔ پہلا درجہ نبی کا دوسرا صدیق کا تیسرا شہید کا۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنے خلاص بیان فرمایا کہ پہلا درجہ شہید کا۔ نبوت بعد میں۔ حالانکہ شہادت کے واسطے پہلے مہربوت کی ضرورت ہے۔ جب حضور مہر لگادیں تو کسی کو شہادت کا درجہ ملتا ہے ورنہ نہیں لیکن آپ نے الٹ بنالیا ہے۔ بعد ازاں مولوی صاحب نے آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی بعد ازاں عاجز کی باری آئی۔ میں نے پانچ منٹ میں ان کے تمام اٹلے بیان کئے ہوؤں کو سیدھا بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے قرآن مجید و حدیث شریف میں کبھی سے کام لیا ہے۔ بعد ازاں دس منٹ میں میں نے بارہ آیتیں پیش کیں جو حیات النبی پر دال تھیں۔ ابھی میری تقریر جاری ہی تھی کہ مولوی صاحب نے متحیر ہو کر فرمایا کہ میں نے شکست کھائی اور آپ جیتے۔ تمام سامعین مچھائو! خدا کے سامنے گواہ رہنا کہ میں اس مضمون میں جھوٹا ہوں۔ اور مولوی محمد عمر صاحب سچے ہیں۔ مولوی غلام محمد صاحب نے گلے لگایا اور مصافحہ کیا اور تشریف لے گئے اور میں دکان پر واپس آگیا۔ یہ ہے اچھروی روسا نئے دیوبندیوں

کی تیسری شکست ۔

باوجود تین شکستوں کے ابھی تک انہیں مسائل پر اڑے ہوئے ہیں ۔  
 اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں ۔ یہ اشتہار پبلک کی ہدایت کے واسطے شائع کیا  
 جاتا ہے تاکہ لوگ اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں ۔ کیونکہ حضور اکرم تاجدار مدنی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت از روئے شرع محمدی ہمارے اعمال و اقوال پر ضرور  
 موقی ہے ۔ لہذا حضور ان نئے دیوبندیوں پر بھی انشاء اللہ ضرور شہادت دیں  
 گے کہ یہ لوگ ہیں یا اللہ ۔ تو نے تو مجھے ان کی شہادت کے واسطے مقرر کیا ہوا تھا  
 لیکن یہ لوگ مجھے معاذ اللہ مردہ کہتے تھے اور اسی بات کا درس دیتے تھے اور اسی  
 بات پر لوگوں کو مولوی بنا کر سند دیتے تھے ۔ حضور صلعم کو مردہ کہنے والو (نعوذ باللہ منہم)  
 کلمہ بھی چھوڑ دو ۔ کیونکہ اس میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں ۔ اب  
 میاں سر اجدین صاحب بغل زن ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھا پہلے تمام اچھرہ  
 نے عجب پرفتویٰ لگایا تھا ۔ کیونکہ میں حیات النبی کا قائل نہ تھا ۔ لیکن اب تو معاذ اللہ  
 مہمات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جامع فتحیہ اچھرہ میں لہرا رہا ہے ۔  
 افسوس ! اس مدرسہ کا پودا اس ولی اللہ کا لگا ہوا ہے جس کا مذہب  
 یہ تھا کہ دیوبندی کا فر ہے اور جو دیوبندیوں کا فر نہ سمجھے ۔ وہ بھی کافر ہے ، میں  
 نبی صلعم کو حیات سمجھتا ہوں اور جو نہ سمجھے کافر ہے اب تک مدرسہ کی  
 حالت یہ ہے ۔ کہ کھانا مسلمانوں کی گیارہویں کا ۔ لیکن استاد دیوبندی  
 طلباء دیوبندی اور وہابی ناظم وغیرہ معاون وہابی ۔ ہا علیہنا الا البلاغ  
 المسبین ۔ ۵

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو

تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

حضرت عالم عامل عارف مجتہد غلام محی الدین صاحب قصبویؒ نے خوب فرمایا ہے

ہست یکے فرقہ رہا بیباں	منکر ز امداد دلی در جہاں
بلکہ ز امداد دلی منکر اند	باہم اموات مساوی نہند
لعنت حق بادبرائیں اعتقاد	رفت مسلمانی ایشان بباد
صورت شان صالح و باطن پلید	صحبت ایشان نمن اے سعید

## خوشخبری

میں ان تمام دیوبندیوں اور دہابیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے جیات نبی صلعم پر مناظرہ کر لیں اور یہ لوگ معاذ اللہ حضورؐ کی ممت ثابت کر دیں۔ ان کے ثابت کرنے پر ان کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بشرطیکہ فساد کے ذمہ دار خود بنیں۔ ورنہ لوگوں کو گمراہ نہ کریں کیونکہ بوقت وصال حضورؐ صلعم فرشتہ بھی آتا ہے تو عرض کرتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد اشتاق الی لقاءک یا محمد صلعم بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے، مسلمانو! تم ایسے لوگوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ جو معاذ اللہ حضورؐ کو ردہ کہتے ہیں۔

مخادم . محمد عمر . چھوڑ

# مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام  
 نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام  
 نوشہِ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام  
 ان جہنوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام  
 اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام  
 اس چمک دالیِ رنگت پہ لاکھوں سلام  
 چشمِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام  
 اسکی نافذِ حکومت پہ لاکھوں سلام  
 موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام  
 آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام  
 اس دل افروز سات پہ لاکھوں سلام  
 اسکی طاہر ریاست پہ لاکھوں سلام  
 مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام  
 کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
 شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم  
 شبِ اسری کے دولہا پہ دائمِ درود  
 جنکے سجدے کو خراب و کعبہ جھکی !  
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا  
 جس سے تاریکِ دل جگمگانے لگے  
 وہ دین جھکی ہر بات وحیِ خدا  
 وہ زبان جس کو سب کن کی کنی کہیں  
 ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا  
 کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی  
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند  
 عرشِ تافرش ہے جس کے زیرِ نگین  
 ”کَلِمَةُ الْقَدَرِ“ میں مطلعِ الفجر حق  
 دور و نزدیک سننے والے وہ کان

اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام	جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا رہا
اس مرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام	جس کے آگے سرِ مردانِ خسم رہیں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام	پتلی پتلی گلِ فخر کی پتیاں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام	جسکی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام	جسکو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں،
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام	نور کے چشمے لہرائیں وریا بہیں
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام	کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام	اک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	نچھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

السلام اے رحمت اللعالمین	السلام اے شَفِیعُ الْمَرْزُومِینِ
السلام اے بے نظیر و بے مثال	السلام اے جمال و باکمال
السلام اے پیشوائے مرسلین	السلام اے سبز گنبد کے مکین
السلام اے باعثِ ہر دو جہاں	السلام اے مالک کون و مکاں

یہ سلام عاجزانہ ہو قبول	اے خدا کے لاڈلے پیارے رسول
سبز گنبد کی زیارت ہو فیض	اے خدا کے لاڈلے پیارے حبیب

